صلاح ذات البين

ببیان ما للزوجین

طبع فی مطبع مفید عام آگره

سنة ۱۳۰۱ الهجریة

القدسیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل التزوج اغض للبصر واحصن للفرج وصان بہ النفوس عن الفرج والھرج والصلوۃ والسلام علی خاتم انبیائہ محمد الذی کان مروج الاسلام دخلہ والخرج وعلی الہ وصحبہ خیر من رکب فی سبیل اللہ السرج ما طاب لامرج وکان الضرج اما بعد

مخفی نرہے کہ مسائل تزوج وحقوق لسوجیت مین اگرچہ کئی رسالے اردو زبان کے دیکھے سُنے مگر کوئی رسالہ کافی وافی شافی نظر نہین آیا اسلئے اس رسالے مین جو کچھہ لکھا جاتا ہے اوسکے دیکھنے پڑھنے سے یہہ بات معلوم ہوجاویگی کہ دین اسلام مین جو احکام اس کام سے تعلق رکھتے ہین اونمین زیادہ قصور و فتور کسکی طرف سے ہوتا ہے میان کیطرف سے یا بی بی کی جانب سے پھر انجام اس فتنہ و فساد کا کسکے لئے اچھا ہے کسکے لئے برا

نالہ بلبل شیدا تو سنے ہنس ہنس کر		اب جگر تھام کے بیٹھو میری نوبت آئی

یہہ نکاح عجب چیز ہے ایک طرف تو اسکی عبادت و دین سے ملی ہوئی ہے تو دوسری طرف اسکی معاملہ دنیا سے لگی ہوئی ہے جب دونون طرفون کا سارے مرد و عورت خیال

رکہین گے تب توکہین اصلاح دنیا مغفرت آخرت کی امید قائم ہوگی ورنہ اس دہندے
کے پیچہے اکثر لوگون کی دنیا وآخرت تباہ ہوجاتی ہے اونکو معلوم بہی نہین ہوتا کہ کیا
ہوا جب مرجاتے ہین تب کہین اونکی آنکہین کہلتی ہین مگر پہر اوسوقت کیا بند وبست ہوسکتا
ہے وقت تو نکل گیا جو ہونا تہا سو ہوگیا اب بیٹہے ہوئے افسوس کیا کرو اللہ تعالےٰ نے
قرآن شریف مین فرمایا ہے اعلموا انما الحیوٰة الدنیا لعب ولهو وزینة وتفاخر بینکم وتکاثر
فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباته ثم یهیج فتراه مصفرا ثم یکون
حطاما وفی الآخرة عذاب شدید یعنی جان رکہو کہ جینا دنیا کا کہیل ہے تماشا ہے
بناؤ ہے بڑائی مارنا ہے آپسمین زیادتی ڈہونڈہنا ہے مال مین اولاد مین جیسے کہاوت
ایک مینہہ کی جو خوش لگا کسانون کو سبزہ اوسکا پہر زور پر آتا ہے تو دیکہے زرد ہوگیا
پہر ہوجاتا ہے روندن اور آخرت مین سخت مار ہے معلوم ہوا جو لوگ کہیل تماشے بناؤ
مال اولاد کے دہندے مین لگے رہتے ہین تہہ دنیا دار ہین انکا انجام وہی ہے جو کہیت
کا انجام ہے کہ پہلے تو خوب پہولا پہلا نظر آتا ہے کہیت والون کو اچہا بہلا معلوم ہوتا ہے
پہر روندن ہوجاتا ہے اسیطرح کہیل تماشے بناؤ والون کا یہ انجام ہونیوالا ہے کہ آخر
مین یہ روندن ہوجاوینگے اونکو سخت عذاب ہوگا پہر اس آیت کے بعد یہہ فرمایا ہے سابقوا
الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ
ورسله یعنی دوڑو معافی کو اپنے رب کی اور بہشت کو جسکا پہیلاؤ ہے مثل آسمان وزمین کے
یہہ طیار کر رکہی ہے اونکے لئے جو ایمان ویقین لائے ہین اللہ ورسول پر معلوم ہوا
جنت اونکو ملیگی جو ایماندار ہین اپنا ایماندار وہ ہے جسنے آخرت پر یقین کرکے یہانکا کہیل تماشا
بناؤ وغیرہ چہوڑ دیا تہہ دولت ونعمت ہر شخص کو مرد ہو یا عورت نہین ملتی ہے اسی لئے بعد
اس آیت کے یہہ بہی سنا دیا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء یہہ مہربانی ہے اللہ
کی جسکو چاہے دیوے یعنی ہر آدمی اس فضل کو حاصل نہین کرسکتا ہے اسکو وہی حاصل کرتا ہے

جو اللہ و رسول پر اور اونکے وعدونپر یقین رکتا ہے نہ وہ جو لہو ولعب وزینت وتفاخر وتکاثر مال و اولاد مین پہنسا رہتا ہے غرضکہ جب ہمکو یہہ حکم دیا کہ ہم معافی چاہین جنت طلب کرین تو یہہ معافی بے اسکے نہین ہو سکتی کہ جتنا ہم سے ہو سکے اوتنا ہم کہیل تماشے بناؤ کو چہوڑین اگر ہم اسکو نہ چہوڑینگے اور امید معافی کی رکہین گے تو یہہ شیطان ونفس امّارہ کا دہوکا ہے ہم اسی امید مین رہے وہان کام تمام ہو گیا وبدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون یعنی جس عذاب وتباہی کا گمان بہی نہ تہا وہ خدا کی طرف سے آپڑے

مقدمہ اس بیان مین کہ مرد طرف اجنبی عورت کے نہ دیکہے

ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلعم نے اللہ کیطرف سے فرمایا ہے کہ نظر کرنا ایک زہر بہرا تیر ہے ابلیس کے تیرون مین سے جسنے یہہ نظر کرنا میرے ڈر سے چہوڑا مین اسکے بدلے اوسکو وہ ایمان دونگا جسکا مزا وہ اپنے دلمین پاویگا اسکو طبرانی وحاکم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے حدیث ابی امامہ مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن وجمال کو دیکہکر اپنی آنکہہ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اوسکے لئے ایسی عبادت نکالدیتا ہے جسکی حلاوت وہ اپنے دلمین پاتا ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے طبرانی نے نظر اول کی قید لگائی ہے یعنی پہلی ہی نظر کو اوسکی طرف سے پہیر لے اصبہانی کی روایت مین ابو ہریرہ سے یون آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ہر آنکہہ دن قیامت کے رو ویگی مگر وہ آنکہہ جو محارم خدا سے مڑ گئی لفظ حدیث کا یہہ ہے کل اعین باکیۃ یوم القیامۃ الا عین غضت عن محارم اللہ ہے دوسری حدیث معاویہ بن حیدہ مین مرفوعًا یون آیا ہے وعین کفت عن محارم اللہ اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے سب راوی ثقہ ہین مگر ایک قنوی جسکا حال معلوم نہین یعنی جس آنکہہ نے یہان حرام کیطرف نہ دیکہا وہ دوزخ نہ دیکہیگی حدیث عبادہ بن صامت مین آنحضرت صلعم نے چہہ کام کرنے پر جنت کی ضمانت

بی ہے اونمین سے ایک نگاہ رکہنا شرمگاہ کا بند کرنا آنکہہ کا بہی ہے اسکو احمد و ابن حبان
و حاکم نے روایت کیا ہے صحیح الاسناد بتایا ہے علی مرتضیٰ سے کہا تیرے لیے بہشت مین
ایک خزانہ ہے تو دونون طرف سے اوسکا مالک ہوگا جب ایک بار نظر پڑے تو اب دوبارہ
دیکہہ پہلی نظر تجہکو معاف ہے نہ دوسری اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی و ابو داؤد
نے اسکو حدیث بریدہ سے نقل کیا ہے حسن غریب کہا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے ابن آدم کے نصیب مین جو زنا لکہا گیا ہے وہ ضرور ہی اوسکو پاویگا
آنکہونکا زنا دیکہنا کانون کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا ہاتہہ کا زنا پکڑنا پاؤن
کا زنا چلنا ہے دل چاہتا ہے تمنا کرتا ہے اب ستر چاہے اوسے سچا کر دے یا جہوٹا رواہ
مسلم والبخاری باختصار و ابو داؤد والنسائی ایک روایت مسلم و ابو داؤد مین
یہ بہی آیا ہے کہ موتہہ کا زنا بوسہ لینا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر ستر سے ستر لگے تو پورا
زنا ہوگیا ورنہ گناہ آنکہہ کان ہاتہہ کی پاؤن کی توبہ یا نیکی کرنے سے معاف ہوسکتی ہین زنا حد جم
کرنے سے معاف ہوتا ہے جریر نے پوچہا کہ ناگہان نظر پڑ جاوے تو کیا کیا جاوے
فرمایا آنکہہ پہیر لے اسکو مسلم و ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے ابی امامہ کی حدیث
مرفوع مین آیا ہے تم اپنی آنکہین بند رکہو اپنے ستر بچاؤ نہین تو تمہارے چہرونکو
گہن لگ جاویگا رواہ الطبرانی یعنی صورت بے رونق ہو جاویگی عیاشون اوباشو
کی صورت پر بسبب ظلمت گناہون کے بالکل نور ایمان نہین ہوتا ہے گو چکنے چپڑے
کیون نہون یہ بات تجربے سے سب پر ظاہر ہے انکی نیت مرد ہون یا عورت ہر وقت
بہکتی رہتی ہے یہ خدا کا ڈر مطلق نہین رکہتے ہر صبح کو دو فرشتے پکارا کرتے ہین خرابی ہے
مردون کی عورتون سے عورتون کی مردون سے اسکو ابن ماجہ نے ابی سعید سے مرفوعاً
روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے یہ خرابی اونہین مردون عورتون کی
ہوتی ہے جو فسق و فجور مین رہتے ہین جنکو خدا نے اس بلا سے بچایا ہے وہ اوس خرابی

بہی انشا اللہ تعالے بچ جاوینگے اونکا بال بیکا نہوگا ٭

فصل اس بیان مین کہ اجنبی عورت سے تخلیہ کرنا نچاہیئے

عقبہ بن عامر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے خبردار جو تم پاس اجنبی عورتون کے گئے ایک مرد انصاری نے کہا بہلا دیور کا کیا حکم ہے فرمایا موت ہے اسکو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا اسکا مطلب دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب کوئی مرد اکیلا پاس کسی عورت کے بیٹہتا ہے تو تیسرا ونمین شیطان ہوتا ہے لفظ حدیث کا حمو ہے بفتح حا و تخفیف میم منذری نے کہا حمو کہتے ہین شوہر کے باپ بہائی چچا چچا کے بیٹے کو لیث بن سعد نے کہا یہان یہی مراد ہے بی بی کے باپ یا شوہر کے رشتہ دار کو بہی حمو کہتے ہین جب عورت کو اپنے سسر کے پاس اکیلا بیٹہنا درست نہین ہے تو پہر کسی اور اجنبی قریب کا کیا ذکر ہے عمر بن خطاب نے رسول خدا سے روایت کیا ہے لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان رواہ الترمذی جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مت جاؤ پاس اون عورتون کے جنکے شوہر غائب ہین شیطان خون کیطرح ہر ایک مین دوڑتا پہرتا ہے صحابہ نے کہا کیا آپکے اندر بہی اسیطرح چلتا پہرتا ہے فرمایا ہان لکن اللہ تعالے نے میری مدد کی ہے اور سپرد وہ مسلمان ہوگیا ہے رواہ الترمذی دعاء نبوی مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے پناہ مانگی ہے شر سے منی کی **فائدہ** اسو وہ عورتین ہرگز اس مسئلے پر عمل نہین کرتین اپنے یا شوہر کے قریب کیسے جتنے جیسے میاں نوکر چاکر دہوبی ہنگی بہشتی نائی بہوبی سقہ خدم ہین انسے کسی طرح کا پردہ نہین ہوتا انکیلے وہ کیسے سبطرح کی اوٹہنا بیٹہنا رہتا ہے حالانکہ یہہ کام ولنے سے بد ترہے مرجاوے تو بہتر مگر یہہ کام نکرے اسطرح کا آنا جانا گناہ کبیرہ ہے مگر کون مانتا ہے نہ مانو لکن پہر دعوی مسلمانی کا بہی نکرو اپنا دہ دین بتاؤ جس دین مین پردہ نہین ہے جیسے ہندو عیسائی [illegible]

وغیرہم حدیث مین عورتون کو مشابہت مرد سے منع کیا ہے ایسی عورتون کو ملعون ٹہرایا
ہے پردہ نکرنا عورت کا مشابہت ہے مرد سے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً صریح نہی آئی
ہے اس بات سے کہ کوئی آدمی کسی عورت کے پاس بیٹھے مگر ہمراہ اوسکے محرم کے اسکو
بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے مرآد اوسکا بیٹھنا ہے جس سے پردہ نہین جس سے پردہ ہے
اوسکے پاس کسیطرح پر بہی بیٹہنا درست نہین ہے اسیلیئ ایکی حدیث مین جو نزدیک طبرانی
کے ہے یہہ لفظ آیا ہے کہ جسکو خدا پر ایمان روز آخرت پر یقین ہے وہ کسی عورت سے
اسطرح پر تخلیہ نکرے کہ اسکے اور اوسکے بیچ مین کوئی محرم موجود نہو معقل بن یسار کہتے
ہین رسول خدا نے فرمایا ہے کسی کے سر مین لوہے کی سوئی چبہونا اس سے بہتر ہے کہ وہ
غیر حلال عورت کو چہوئے رواہ الطبرانی والبیھقی طبرانی کے رجال سند مثل رجال
صحیح کے ہین ابی امامہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے خبردار ہو تو اکیلا پاس کسی عورت
کے بیٹھا قسم ہے خدا کی جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے تو شیطان درمیان اون
دونون کے گہس آتا ہے کیچڑ بہرے سور سے بدن کا لگ جانا بہتر ہے اس سے کہ اسکا
کندہا کسی ایسی عورت کے کندہے سے لگ جاوے جو کہ اسپر حلال نہین ہے رواہ الطبرانی
یہہ حدیث غریب ہے گویا غیر عورت برابر کیچڑ بہرے سور کے ہے **فائدہ** رسول خدا
صلعم مسجد مین بیٹھے تہے ایک عورت مزینہ کی اچہی بنی سنوری آئی فرمایا
اے لوگو اپنی عورتونکو منع کرو کر زینت و ناز سے مسجد مین نہ آیا کرین بنی اسرائیل پر جب ہی
لعنت ہوئی کہ اونکی عورتین اچہا لباس پہنکر اتراتی ہوئی مسجد مین آئین رواہ ابن
ماجہ یہہ اسلیئے ہوا کہ انہون نے اونکو منع نہ کیا چپ ہو رہے خدا نے اونپر لعنت کی اسامہ
بن زید نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے نہین چہوڑا مینے کوئی فتنہ زیادہ تر مضر مردون
پر عورتون سے متفق علیہ یہہ حدیث گویا معجزہ ہے جناب رسالت کا امرا و رؤسا
و ملوک و سلاطین کے حال سے جو کوئی واقف ہے وہ یہہ بات خوب جانتا ہے کہ جہان تجربے

زیادہ یہہ فتنہ انہین کے گھر مین رہا کرتا ہے وطن دہلی اس فساد کا انہین کے محل کا تماشا ہے

دیوانگی و مستی از بوے تو می خیزد ہر فتنہ کہ میخیزد از کوے تو می خیزد

اسکو جانتے ہو کہ جو عورت پسند آے اوسکو اونہون نے بے نکاح گھر مین ڈال لیا بچے جنائے یا سر سے نکاح کرنے کی رسم ہی نہین ہے یہہ تو غضب خدا دیکھو کہ جو محرمات ہین جیسے سوتیلی ما ن یا بہو یا بہن یا سالی اونہین بہی تصرف واہبی کرنے لگتے ہین عورت کے پیچھے نوبت کشت وخون کی آتی ہے جان بہی گئی ایمان بہی گیا جنکے پاس صدہا عورتین ہین وہان ہنگامہ فسق محقق کا سب سے زیادہ گرم رہتا ہے گھر کے چیلے چاپڑ دن سے کام نکل جاتا ہے یہہ حضرت دیوث بنے بیٹھے رہتے ہین یا تو خبر ہی نہین ہوتی یا ہوتی ہے تو ٹال دیتے ہین یا آپ بی بی صاحبنے اتنا انکو دبا رکہا ہے کہ کسی بات پر دم نہین مار سکتے تمہین کہو کہ اس سے زیادہ اور کیا فتنہ ہوگا جہنم مین جانے کیواسطے ایک ہی عورت بدکا گھر مین ہونا کافی ہے حاجت کسی اور گناہ کی نہین پہر جب یہہ مرد بسبب عورت کے لائق جہنم ٹہیرے تو سمجھو کہ وہ عورت تو ضرور ہی مسند نشین جہنم ہوگی اسیلئے حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے بچو عورتون سے پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا انہین عورتون سے ہوا ہے رواہ مسلم بنی اسرائیل مین ایک مرد تہا اوسکے بھتیجے یا چچازاد بہائی نے کہا کہ تو اپنی بیٹی مجھکو دے اوسنے نہ مانا اس نے اوس شخص کو مار ڈالا تا کہ اوسکی بیٹی یا اوسکی جورو سے نکاح کرے سورۂ بقر کا قصہ اسی مقدمہ مین اوترا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو اونہون نے کیا ہے وہی کام تم بہی کروگے سو یہہ کام اس امت مین آج کل کس قدر کہلا بندی وہوم دہام سے گہر گہر خانہ بخانہ ہوتا ہے خانگیون کسبیون کی ہر گہر مین آمد و شد ہے ناچ رنگ کے سوا یاری آشنائی بہی ایک بڑے ثواب کا کام ٹہیرا ہے عاقبت درست ہو خاتمہ بالخیر ہو تو کیا ہو ٭

فصل بیان مین عورت نیک و عورت بد کے

حدیث سعد بن وقاص مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے تین چیزین ہین سعادت
بنی آدم کی اور تین اوسکی بدبختی کی سعادت تو یہہ ہے کہ عورت گہر سواری بہتر و نیک اور بدبختی
یہہ ہے کہ عورت و گہر و مرکب بد ہو اسکو امام احمد نے باسناد صحیح اور طبرانی و بزار و حاکم نے
بسند صحیح اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین کچہہ زیادہ کرکے روایت کیا ہے دوسری حدیث
مین سعد سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ تین باتین نیک بختی کی ہین ایک عورت جسکو تو دیکہکر خوش
ہو جب تو باہر جاوے تو اوسکی طرف سے امن مین ہو الخ تین باتین بدبختی کی ہین ایک عورت
جسکو تو دیکہکر ناخوش ہو وہ تجہہ سے زبان درازی کرے جب تو غائب ہو تو تجہکو اوسپر بہروسا
نہو رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ عورت کا باعصمت وعفت ہونا مرد کی سعادتمندی ہے بی بی
کا بدزبان بدکار ہونا مرد کی بدبختی ہے ابن عمرؓ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے نحوست تین
چیز مین ہے عورت مین گہر مین گہوڑے مین متفق علیہ عورت کی نحوست یہہ ہے کہ بچا نجنے
زیادہ مہر مین آئے بدخلق بدزبان پہوہڑ ہو شوہر کو ستائے اوسکی اطاعت خدمت نکرے
بے وقار رکہے جسکے پاس ایسی عورت ہے سمجہو اوسکا گہر ابہی سے دوزخ ہے آسودہ عورتون
مین غالباً یہہ سب وصف یکجا جمع ہوتے ہین تیہہ تو بچارا بدبخت ہوا سو ہوا اگر وہ نیکبخت بہی
یہان یا وہان انجام اس کام کا دیکہہ ہی لیتی ہے تیہہ کب ہو سکتا ہے کہ اسکا صبر اوسکا جبر
بے جزا سزا رہیگا ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی ذرہ برابر بدی بہی آنکہون کے
سامنے آئیگی **فائدہ** ابن عمرؓ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے دنیا برتاؤ ہے
اچہی متاع دنیا کی نیک عورت ہے اسکو مسلم نسائی نے روایت کیا ہے ابن ماجہ کا لفظ یون
ہے دنیا متاع ہے دنیا کی متاع مین کوئی شئے بہتر نیک عورت سے نہین ہے دوسری روایت
مین تفسیر اس نیکی کی یہہ آئی ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کو آخرت کے کام مین مدد دیتی ہے
ذکرہ رزین اب تو اس مدد کی جگہہ یہہ ٹہیری ہے کہ جو رسم فسق و بدعت ہم کرین اوسمین
تم بہی شریک ہو تم ان رسوم شادی ولہو ولعب مین ہمارے مددگار شریک دربار و بازار

رہا کرو ورنہ تم کوڑی کام کے نہین ہو پڑے ہوئے تو کیا ہوا پھر شوہر نے اگر یہہ کام کیا تو خیر
ورنہ ساری خوبیان اوسکی برباد بے بنیاد ہو جاتی ہین ابی امامہ نے رسول خدا صلعم سے
روایت کیا ہے کہ بعد خدا سے ڈرنے کے کوئی چیز مومن کے ہاتھہ بہتر زوجہ صالحہ سے نہین
لگتی اگر اوس عورت کو یہہ کوئی حکم دیتا ہے تو وہ اوسکی اطاعت کرتی ہے اگر اوسکی طرف
دیکھتا ہے تو اوسکو خوش کرتی ہے اگر اوسکو قسم دیتا ہے تو اوسکو سچا بناتی ہے اگر کہین چلا جاتا
ہے تو اپنی جان کو نگاہ رکھتی ہے اوسکی چیز مین اوسکی خیرخواہ رہتی ہے رواہ ابن ماجة
عن علی جس بی بی مین یہہ چارون باتین ہین وہ بی بی صالحہ ہے ورنہ بدبختی تو پہلے ہی سے
شوہر کے نصیب مین لکھہ گئی ہے تم کیا کر رہے ہم کیا کرین انتہی حدیث سے معلوم ہوا کہ بی بی
کو اطاعت شوہر کی واجب ہے شوہر کو خوش رکھنا اوسکے پیچھے پاکدامن رہنا لازم ہے جب
تو یہہ نیکبخت ٹھیرےگی ورنہ بدبخت ہے حدیث ابن عباس مین منجملہ خیر دارین کے ایک ایسی
بی بی کو بھی گنا ہے جو اپنے نفس مین گناہ نہین کرتی یعنی ارادہ بدکاری سے باز رہتی ہے
اسکو طبرانی نے بسند جید کبیر و اوسط مین مرفوعًا روایت کیا ہے حدیث ثوبان مین مرفوعًا
زوجۂ مومنہ کو جو ایمان کے کام مین مددگار شوہر ہو بہتر مال فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ
ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے یہہ بہتر مال اکثر غریب مسلمانون ہی کے ہاتھہ لگتا ہے
نہ مالدار عورتون کے شوہر جنکو آسودہ عورتین تو فسق و کفر پر مدد کرتی ہین انکو ایمان
سے کیا کام یہہ ایمان کو کیا جانین انکا ایمان انکی شرمگاہ ہے جب تک عمل سفلی چلتا ہی خوش
ہین ورنہ شوہر کی صورت سے بیزار ہین ہر بات پر اوس بیچارے سے خواہی نخواہی حجت
و تکرار ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ انس کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسکو
خدا نے نیک بی بی دی اوسکو آدہے دین پر مدد کی اب اوسکو چاہیئے کہ آدہے دین باقی
مین خدا سے ڈرتا رہے اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے
بیہقی کا لفظ یہہ ہے جب آدمی نے بیاہ کر لیا آدہا دین پورا کیا اب باقی آدہے مین خدا سے

دُوسرے یہہ آدھا دین بیاہ کرنے سے جب ہی پورا ہوتا ہے کہ نیک عورت ہاتھہ لگے ورنہ آوارہ
وہ تو سارا ایمان چھین لیتی ہے شیطان کیطرح اکیلا آگ مین جانا اپنا پسند نہین کرتی اُسکو
بھی طوعاً وکرہاً گندہ دوزخ بنانا چاہتی ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جو شخص عفت
کے لئے نکاح کرتا ہے اللہ پر اوسکا مدد کرنا لازم ہے اسکو ترمذی نے مرفوعاً روایت کیا ہے
حسن صحیح کہا ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم **فائدہ**
ابی نجیح نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے جو شخص نکاح کرسکتا ہو پھر وہ نکاح نکرے تو ہم مین سے
نہین رواہ الطبرانی باسناد حسن والبیہقی مرسلاً حدیث انس بن مالک مین بذیل
ایک قصے کے یون آیا ہے کہ مین نکاح کرتا ہون جو میری سنت سے بیزار ہو وہ مجھہ سے نہین ہے
رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم وغیرہما نکاح کی تاکید یہان اسلئے ہے کہ جب نکاح نکریگا
تو حرام کریگا پھر جب حرام کیا لائق تازیانہ ہوا مرتکب کبیرہ ٹھیرا اس سے یہی بہتر ہے کہ نکاح
کرلے کہین گناہ سے تو بچے یہانتک تو رسول خدا صلعم یون فرماتے ہین بے غیرت بیحیا لوگ نکاح
کے بعد بھی حرام سے نہین بچتے ہزارون بار مستحق رجم ٹھیرتے ہین حکومت اسلام باقی نہین
ہے کہ رجم کیا جاوے دیکھو دین سے کسقدر دوری ہوگئی ہے عثمان بن مظعون نے جب
ترک نکاح کیا تو رسول خدا صلعم نے انکار فرمایا یہہ مضمون حدیث متفق علیہ مین آیا ہے ہان
جو کوئی طاقت نکاح کی نرکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ حدیث متفق علیہ ابن مسعود مین
مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ اے گروہ جوانون کے جسکو تم مین طاقت جماع یا گھرداری کی ہو وہ
بیاہ کرلے کہ اسمین آنکھہ کا بڑا بچاؤ ستر کی بڑی چوکسی ہے ورنہ روزہ رکھو کہ یہہ خصی ہونا ہے
رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی ایضاً پھر فرمایا جو کوئی یہہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ
سے پاک صاف ہوکر ملے تو وہ آزاد عورتون سے بیاہ کرے رواہ ابن ماجہ عن انس
یعنی لونڈی باندی سے بچے حدیث ابی ایوب مین نکاح کرنیکو سنت مرسلین سے گنا ہے رواہ
الترمذی وقال حدیث غریب پھر فرمایا بڑی برکت کا نکاح وہ ہے جسکا بوجھہ کم ہے

رواہ البیہقی عن عائشہ فی شعب الایمان ؛

فصل اس بیان مین کہ بہتر عورت کون ہوتی ہے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اون عورتون مین جو اونٹ پر سوار ہوتی ہین بہتر نیک عورتین قریش کی ہین بڑی شفیق ہین بچے پر اوسکے بچپن مین بڑی نگاہبان ہین شوہر کے مال کی یہہ حدیث متفق علیہ ہے اسمین مستورات قریش کی تعریف ہے کہ یہہ حق مین شوہر اور اولاد دونون کے بہتر ہین اونٹ کی سواری کا ذکر اسلیئے فرمایا ہے کہ عرب مین یہی ایک سواری سب مردوزن کے لئے تھی حدیث سالم بن عتبہ مین مرفوعاً آیا ہے تم بیاہ کیا کرو کنواریون سے کیونکہ انکے مونہہ بہت میٹھے انکے رحم بہت صاف ہین یہہ تھوڑی سی چیز پر زیادہ راضی ہوجاتی ہین رواہ ابن ماجہ مرسلا اس حدیث مین تعریف ہے کواری بی بی کی اسکے مونہہ و رحم کو اچھا بتایا اسکو کم طمع ظاہر کیا جابر سے پوچھا تونے کواری سے نکاح کیا ہے یا بیاہی سے انہون نے کہا بیاہی سے فرمایا بھلا کواری سے کیون نکاح نکیا وہ تجھسے کھیلتی تو اوس سے کھیلتا متفق علیہ کھیلنے سے یہہ مراد ہے کہ آپسمین جائز ہنسی دل لگی ہو نہ یہہ کہ کھیل تماشے میلے ٹھیلے کی سیر باغون کا گشت بازارون کا چکر گھیتون شکرمون وغیرہ کی سواری رہا کرے سب طرف تاک جھانک ہو آنحضرت صلعم کی بی بیون مین سوا ے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کوئی بی بی کواری نتھی قرآن شریف مین ذکر بیاہیوت کا اول کواریون کا بعد مین کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم سے پوچھا کون سی عورتین اچھی ہین فرمایا وہ عورت جب شوہر اوسکی طرف دیکھے تو وہ اوسکو خوش کرے جب اوسے کچھ حکم دے تو وہ اوسکا حکم اوٹھاوے شوہر کی مخالفت اپنی جان و مال مین نکرے جس سے وہ ناخوش ہو رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان یعنی ایسی بی بی اچھی ہے جو شوہر سے کشادہ پیشانی رہے ہنسی خوشی

بشاشت خندہ روئی سے سامنے آوے نہ وہ جو خاوند کو دیکھکر ناک بھون چڑھاوے سلام نہ لے بات کا جواب نہ دے بشاشت سے نہ بولے نافرمان ہو وہ تو کچھ کہے یہہ کچھ اور ہی کہے سُننے وہ بلاوے تو اوسکے پاس نجاوے اپنی جان کو اوس سے بچاوے ملنے سے انکار کرے پاس بیٹھنے سے اختلاط کرنے سے بھاگے یا محتاج شوہر کو اپنا مال نہ دے بخل کرے کہ ایسی عورتین بری ہوتی ہین اس زمانے مین اکثر عورتین اسی قسم کی ہین کہو اوس شوہر کا جی کیا خاک خوش رہیگا جسکی بی بی پاس نہ بیٹھے اختلاط سے بھاگے ٥

اس نزاکت کا برا ہو کہ بھلے ہین تو کیا		ہاتھ آئین تو اونہین ہاتھ لگائے نہ بنے

فائدہ معقل بن یسار نے کہا رسول خدا صلعم کے پاس ایک آدمی آیا اوس نے کہا مجھے ایک عورت ملی ہے حسب منصب جمال والی مگر جنتی نہین ہے تین اوس سے نکاح کرلون آپنے منع کیا پہر دوبارہ آیا پہر وہی فرمایا پہر سہ بارہ آیا کہا نکاح کرو دوست رکھنے والی جننے والی سے مین بڑا چاہتا ہون تمہاری سات اور امتون پر اسکو ابوداؤد نسائی نے روایت کیا ہے یہہ لفظ حاکم کا ہے حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ مجرد حسب وجمال ومال کے اوپر گرنا کچھ نہین ہے غرض نکاح سے عفت و اولاد ہے جب یہہ بات حاصل نہوئی تو نرا حظ نفس باقی رہا یہہ خلاف مقصود اسلام ہے ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عورت سے کسی ایک خصلت کے لیے نکاح کیا جاتا ہے جمال مال خلق ودین تجھکو لازم ہے کہ دین وخلق والی عورت سے نکاح کر خاک مین ملے داہنا ہاتھ تیرا اسکو احمد نے باسناد صحیح وبزار وابویعلی وابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے یعنی لوگ عورت مین یہی دو چار باتین دیکھتے ہین سو ان چارون باتون مین دیندار خوش اخلاق ہونا عورت کا اچھا ہے اگر اسکا خیال نکیا تو خاک پڑے کچھ نہوا یہود نکاح کے لیے مال دیکھتے تھے نصاری جمال دیکھتے ہین اسلام مین اعتبار دین کا ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے نکاح کیا جاتی ہے عورت چار سبب سے مال کے لیے حسب کے لیے

جمال کے لیے دین کے لئے سو تو دین والی سے نکاح کر مٹی پڑے تیرے دونون ہاتھون پر
یعنی اگر تونے دیندار کو چھوڑا یہہ حدیث متفق علیہ ہے اسکو شیخین وابوداؤد ونسائی وابن
ماجہ نے روایت کیا ہے یہہ لفظ کہ تیرے ہاتہہ خاک آلودہ ہون اسکے معنی یہہ ہین رغبت
دلانا دیندار عورت پر یا بددعا ہے کہ تو فقیر محتاج ہوجاوے یا تیرا فقیر ہونا اس تونگری سے
بہتر ہے یا تو ذلیل وہلاک ہوجاوے یا انکار وتعجب ہے کہ باوجود مسلمان ہونے کے تو کیون
عورت دیندار کو چھوڑ کر مال جمال وحسب پر گرتا ہے حسب اسکو کہتے ہین کہ عورت بڑے گھر کی ہو
جیسے مثلاً کسی امیر رئیس بادشاہ امام عالم کی بیٹی ہو جمال کہتے ہین خوبصورتی کو مال سے
مراد یہہ ہے کہ عورت آسودہ مالدار ہو تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین لکہا ہے
دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب ہوتی ہے سو فرمایا
کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکہہ زندگی آرام سے بسر ہوگی مال حسب نسب خوبصورتی
پر نظر نکر کہ اکثر دبو کا ہوتا ہے اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے اور اگر
دینداری کے ساتہہ مال نسب جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ہے انتہٰی غرضکہ جو کوئی
مرد عورت کی دینداری نہین دیکہتا فقط مال کا لالچ حسن عورت کی طمع حسب کا خیال کرتا ہے
تو وہ آخر کو ذلیل وخوار ہوتا ہے ایسے نکاح مین برکت نہین ہوتی بلکہ اوسکے دین مینا
بگاڑ پڑ جاتا ہے اسیلئے حدیث انس مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جس نے
بیاہ کیا کسی عورت سے اوسکی عزت دیکہکر اللہ تعالے اوسکی ذلت بڑہا دیگا جس نے مال
دیکہکر کیا اوسکو محتاج کر دیگا جسنے حسب دیکہکر کیا اوسکا کمینہ پن زیادہ ہوگا ہان جس نے
اسلئے کیا کہ آنکہہ کو بچاوے ستر کو روکے صلہ رحم کرے تو اللہ اوس مرد وعورت مین برکت
دیگا رواہ الطبرانی فی الاوسط یہہ بات اور ہے کہ کوئی حسب یا مال یا جمال والی کسی
مرد سے خود نکاح کرلے کہ اسمین مرد بے قصور ہے مرد کو نہ چاہئے کہ وہ آپ سے ایسی جگہہ میل
پڑے اسیلئے حدیث مین آیا ہے کہ اون سات شخصون مین جنکو قیامت کے دن عرش کے

نیچے سایہ ملیگا ایک وہ آدمی ہے جسکو کسی منصب وجمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا وہ اللہ کے ڈر سے اوس سے نملا ابن عمرؓ نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے ہین بیاہ نکرو عورتون سے اونکے حسن کے لئے قریب ہے کہ یہہ حسن اونکو ہلاک کردیگا اور نہ مال کے لئے نزدیک ہے کہ یہہ مال اونکو بہکا دیگا ہان بیاہ کرو دین پر کالی نکٹی یا کان کٹی لونڈی دیندار بہتر ہے یعنی حسین مالدار آزاد سے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بلا کی حسن مین یہہ ہے کہ حسین عورت کے گاہک بہت ہوتے ہین کوئی اپنا عشق ظاہر کرتا ہے کوئی کسی اور طرح سے لگتا لگاتا ہے کوئی مال یا قوت باہ کا لالچ دیتا ہے وہ بہی اپنے حسن کی قدر دانی کراتی ہے اسکا انجام ہلاک ہے پھر اگر دو چار رقیب ہین تو تلوار ہی چل جاتی ہے کبھی یہہ خود کبھی اسکے آشنا مارے جاتے ہین دین دنیا دونون برباد تری سی بربادی دین کی اس امت مین اسی مال وجمال کے ہاتھ سے ہوئی ہے یہہ فتنہ سب فتنون سے زیادہ ہے

فائدہ جسطرح عورت مین تین امر کا لحاظ ہے ایک یہہ کہ کواری بہتر ہے بیاہی سے دوسرے یہہ کہ جننے والی ہو تیسرے یہہ کہ دیندار ہو اسیطرح مرد مین بہی اسی دین وخلق کا اعتبار کیا گیا ہے حسن ومال کا اعتبار نہین رکہا گیا ہے اگر مرد مالدار بدخلق ہوا تو کس کام کا ہے کچھہ اسکا مال سارا عورت کو نہین مل سکتا بدخلق ہے تو عورت عذاب مین رہیگی دیندار ہوگا تو سارے حقوق شرعی ادا کریگا بی بی چین سے بسر کریگی مراد دینداری مرد وزن سے یہہ ہے کہ موحد متبع نمازی خداترس ہو کبائر سے محفوظ ہو قرآن پڑہتا ہو مسئلہ مسائل سے حرام حلال سے آگاہ ہو رسوم شرک وبدعت اوسکے گہر مین نہوتے ہون احکام دین پر حتی الامکان قائم ہو ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب بیٹی مانگے تم سے ایسا شخص جسکے دین وخلق کو تم پسند کرتے ہو تو اوس سے بیاہ کردو تم اگر یہہ کام نکروگے تو زمین مین فتنہ ہوگا لمبا چوڑا فساد اوٹھیگا رواہ الترمذی یعنی جب دیندار کو بیٹی ندی حسب مال جمال ڈہونڈہا تو اکثر لڑکیان بے شوہر اکثر مرد

بے عورت رہ جاوینگے زنا پھیلے گا فتنہ اوٹھیگا فساد پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہوتا ہی
یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا اس حدیث مین رسول خدا صلعم نے اعتبار نسب
کا نہین کیا ہے دین و خلق کا اعتبار فرمایا ہے کفاءت کے لیے فقط اسلام کافی ہے حسب
کے لیے خلق یعنی علم و فضل وافی شافی ہے نسب ہوا دین نہو تو دین دنیا دونون خراب ہے
اہل قصبات مین فقط نسب دیکھا جاتا ہے سید سوا سید کے شیخ سوا شیخ کے پٹھان سوا پٹھان
کے مغل سوا مغل کے دوسرے کیسا ہی افضل کیون نہو ناتا رشتہ نہین لگاتے حالانکہ اگر
کفو کا اعتبار بہی کیا جاوے تو یہہ اعتبار اوس جگہہ ہے کہ اپنے نسب سے نسب شوہر یا بی بی
کا کم ہو اگر بہتر ہو تو پہر کون مانع ہے *

فصل بیان مین عورتونکی مذمت کے

جابر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عورت کا آنا جانا شیطان کی صورت مین ہوتا
ہے تمکو جب کوئی عورت اچھی بہلی معلوم ہو دلکو بہاوے تو تم اپنی عورت کے پاس جا کر صحبت
کرو اس سے وہ وسوسہ جو دلمین بستا جاتا رہیگا روایۃ مسلم یعنی شیطان کا سامنے آنا
اور عورت کا روبرو ہونا دونون برابر ہین پہر وسوسہ شیطانی کا کیا عمدہ علاج بتایا
کہ اپنی بی بی سے صحبت کرے اس سے وہ خیال فاسد جو اوس عورت کیطرف ہوا تہا
دور ہو جاویگا اسلیے کہ اسکے پاس بہی تو وہی چیز ہے جو اوسکے پاس ہے یہہ واقعہ خود
رسول خدا صلعم پر بہی گزر چکا ہے ابن مسعود نے کہا حضرت صلعم نے ایک عورت کو دیکہا
وہ آپکو اچھی معلوم ہوئی سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے یہہ کچھہ خوشبو بنا رہی تہین
انکے پاس اور بی بیان بہی بیٹھی تہین حضرت نے انکو اکیلا کرکے صحبت کی پہر فرمایا جو کوئی
مرد کسی عورت کو دیکھے پہر وہ عورت اوسکو پسند آوے تو اپنی بی بی کے پاس جاوے فان
معہا مثل الذی معہا اسکو دارمی نے روایت کیا ہے یعنی عورت حسین ہو یا بدصورت

دونون کے پاس ایک ہی چیز ایک ہی لذت ہے اس حدیث مین اگرچہ ذکر مرد کا ہے مگر عورت کے لیے بہی یہی حکم ہے کہ جب کوئی مرد اجنبی اوسکو اچہا معلوم ہو تو وہ اپنے شوہر کے پاس اگر صحبت کرے وسوسہ مذکور جاتا رہیگا اسلیے کہ جو چیز پاس اوس مرد کے ہے وہی چیز پاس اوسکے شوہر کے ہے پہر گناہ مین گرنے کی کیا ضرورت اوس سے اور کیا زیادہ مزا حاصل ہوگا جو شوہر سے نہین حاصل ہوسکتا ہے مگر مردون کی نسبت عورتین ایسے گناہون مین اپنی اُمنگ سے یا دوسرونکے بہکانے سے زیادہ تر پہنس جاتی ہین ابن مسعود کہتے ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے عورت ستر ہے جب باہر نکلتی ہے شیطان اوسکی طرف دیکہتا ہے رواہ الترمذی مطلب یہہ کہ عورت کے دیکہنے تاکنے جہانکنے والے حکم شیطان کا رکہتے ہین اسیطرح جو عورت طرف مرد کے بُری نگاہ کرے وہ شیطانی ہے عورتون کو مردون کے سامنے آنے سے اسیلیے منع کیا ہے کہ مبادا یہہ کسی مرد کو پسند کرین ہلاکت مین پڑین ام سلمہ نے کہا مین نزدیک رسول خدا صلعم کے بیٹہی تہی وہان میمونہ بہی تہین اتنے مین ابن ام مکتوم آئے آپنے فرمایا چہپ جاؤ مینے کہا کیا یہہ اندہے نہین ہین انکو کچہہ سوجہتا ہے فرمایا تم دونون تو اندہی نہین ہو تمہین تو سوجہتا ہے رواہ احمد والترمذی وابوداؤد معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مرد کے سامنے آنا کسیطرح درست نہین ہے گو وہ مرد اندہا ہی کیون نہو اجتو اسوقت عورتین بلکہ جاہل غریب عورتین بہی اکثر غیر محرم کے سامنے آتی ہین جو اندہی بہی نہین ہین سو درحقیقت یہہ انکا پردہ نہین ہے انکا حکم اور بے پردہ عورتون کا حکم یکسان ہے گناہ مین دونون برابر ہین مرد اجنبی کیا عورت اجنبی کے سامنے بہی کسی عورت کو آنا جانا درست نہین ہے مخنث کا بہی یہی حکم ہے کہ وہ گہر مین نزدیک مستورات کے نشست وبرخاست کرے اوس سے بہی عورت کو پردہ کرنا ضرور ہے حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم انکے پاس بیٹہے تہے گہر مین ایک مخنث عبداللہ بن امیہ برادر ام سلمہ سے کہہ رہا تہا اگر کل اللہ نے طائف کو تمہارے لیے فتح کردیا تو مین تمہین دختر غیلان کو بتادونگا وہ جب

سامنے آتی ہے چار بل پڑتے ہین جب جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہین یعنی بہت موٹی اچھی بھاری بھر کم عورت ہے رسول خدا نے فرمایا یہ لوگ یعنی مخنث تمہارے گھر مین نہ آیا کرین یہہ حدیث متفق علیہ ہے مخنث اوس شخص کو کہتے ہین جو عورت کی شکل بناوے بات چیت چال ڈھال حرکات سکنات مین بی بیون کیطرح ہو اگر یہہ بات کسی مین پیدایشی ہے تو وہ بے قصور ہے اور جو خود اوسنے یہہ عادت اختیار کی ہے تو ملعون ہے اس حدیث سے اہل علم نے مخنث وخصی وہیجڑہ کا آنا جانا گھر مین منع سمجھا ہے اس حدیث سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ مرد کو غیر عورت کا حال سننا عورت کو غیر مرد کا حال سننا منع ہے آدمی کو غیر عورت کا حال مرد سے مرد کا حال غیر عورت سے کہنا بھی حرام ہے اسیطرح جو عورت مردانہ صورت رکھتی ہے لباس مردانہ پہنتی ہے اوسکو گھر مین نہ آنے دے ایسے مرد وعورت دونون ملعون ہوتی ہین جب گھر مین رات دن لعنت برستی رہے تو پھر کہو نجات کی کیا صورت ہے *

فصل اس بیان مین کہ دیکھنا مخطوبہ کے درست ہے

یعنی جس سے منگنی ٹہیری ہے بیاہ سے پہلے اوسکو دیکھ لینا کچھ منع نہین ہے بلکہ اچھا ہے ابوہریرہ نے کہا ایک آدمی پاس رسول خدا صلعم کے آیا کہا مینے ایک عورت انصاری سے بیاہ کیا ہے یعنی ارادہ نکاح کا فرمایا تو اوسکو دیکھ لے انصار کی آنکھو مین کچھ ہے رواہ مسلم انکی آنکھین کرنجی چھوٹی ہوتی ہین اسلئے اوسکو اجازت دیکھنے کی دی معلوم ہوا جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لے تاکہ آخر کو افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ آئے اسی سبب سے عورت کا نقصان بیان کردینا بھی درست ہے اب یہہ ہوتا ہے کہ دولہا کی طرف کی بعض عورتین دولہن کو دیکھ لیتی ہین کہ وہ کیسی ہے مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین مینے ایک عورت سے منگنی کی حضرت نے پوچھا تونے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہین مینے کہا نہین فرمایا اوسکو دیکھ لے یہہ دیکھنا سبب دوام محبت کا ہوتا ہے رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

دیکھنے مین دو فائدے ہین ایک یہہ کہ اگر کوئی عیب ہے تو معلوم ہوجاویگا دوسرے جب پسند
کرکے بیاہ کریگا تو باہم ان دونون کے محبت رہیگی اسی لیے حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے
لم نر للمتحابین مثل النکاح یعنی نکاح کیطرح کسی دو دوستون مین محبت نہین ہوتی میان
بی بی کی محبت سب محبتون سے زیادہ ہوتی ہے بشرطیکہ حسب پسند خاطر یکدیگر میسر آجاوین جابر
نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب منگنی کرے تم مین سے کوئی کسی عورت سے تو اگر ہوسکے
کہ دیکھے اوسکی وہ چیز جو اسکو طرف نکاح کے بلاوے تو دیکھ لے رواہ ابوداؤد اس حدیث
مین صاف حکم ہے اسبات کا کہ دیکھنا مخطوبہ کا منع نہین ہے بلکہ جہان تک بن سکے دیکھ
ہی لے دیکھا بھالا کام اچھا ہوتا ہے مجبوری کی اور بات ہے **فائدہ** ابن مسعود
کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا خلط ملط نکرے ایک عورت دوسری عورت سے پھر اوسکا
حال اپنے شوہر سے کہے گویا وہ اوسکو دیکھ رہا ہے متفق علیہ جب بی بی اپنے میان سے
کسی عورت کا حال کہیگی اوسکا رنگ روپ بیان کریگی ضرور ہے کہ کوئی فتنہ کھڑا ہوگا اسی
طرح جب کسی کی بی بی سے کوئی عورت حال کسی مرد کا بیان کریگی تو خوف فتنہ کا رہیگا
حدیث ابی سعید مین آیا ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے نہ دیکھے مرد ستر مرد کا نہ عورت
ستر عورت کا ننگے مرد کپڑے مین کسی مرد کے نہ عورت کسی عورت کے کپڑے مین اسکو
مسلم نے روایت کیا یعنی مرد کا مرد کے پاس عورت کا عورت کے پاس ایک اوڑھنے
بچھونے ایک کپڑے مین سونا نہ چاہیے **تنبیہ** مرد غلام کر بیٹھے عورت چپٹی کھیلنے لگے یہہ بھی فرمایا
ہے کہ مرد رات کو کسی بیاہی یا بے شوہر عورت کے گھر نرہے مگر جبکہ کوئی محرم یا شوہر اوسکا
موجود ہو رواہ مسلم **فائدہ** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث مرفوع
مین آیا ہے کہ جب تم مین کوئی اپنی لونڈی غلام کا بیاہ کردے تو پھر طرف اوسکے ستر کے
نہ دیکھے دوسری روایت مین یون ہے ناف سے نیچے گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے رواہ
ابوداؤد جرہد نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ تونے نہ جانا کہ ران ستر ہے رواہ الترمذی

داؤد اؤد علی مرتضےٰ سے فرمایا تو اپنی ران نہ کھول نہ دوسرے کی ران کو دیکھہ زندہ ہو یا مردہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اس سے معلوم ہوا کہ مردے کو نہلاتے وقت ننگا نکر کپڑا ڈالکر نہلاوے تاکہ ستر دیکھنے سے بچ جاوے حمام غسل خانے مین کسی کے سامنے ران نہ کھولے بدن ملوانا ہو تو کپڑا پہنے ہوئے ستر چھپائے ہوئے ملواوے محمد بن جحش کہتے ہین رسول خدا صلعم معمر پر گزرے اونکی دونون رانین کھلی ہوئی تھین فرمایا انکو چھپالے یہہ دونون ستر ہین اسکو بغوی نے شرح السنۃ مین روایت کیا ہے حدیث ابن عمر مین یون آیا ہے دور رکھو تم آپکو ننگے ہونے سے تمہارے ہمراہ وہ ہے جو سوا وقت قضائے حاجت اور وقت صحبت کے الگ نہین ہوتا تم اوس سے شرماؤ اوسکا اکرام کرو رواہ الترمذی مراد فرشتے ہین جو آدمی کے ہمراہ رہتے ہین سوا ان دو حالت کے کسی وقت آدمی سے جدا نہین ہوتے انسے شرم کرنا چاہیے عوام عرب وعجم مرد ہون یا عورت دریا ندی نالے حوض باولی کنوین پر دو دو چار چار بلکہ زیادہ برہنہ ہوکر نہایا کرتے ہین یہہ بالکل بیشرمی کی بات ہے ہرگز جائز نہین اسکی حرمت شرع سے ثابت ہوچکی ہے معاویہ بن حیدہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے چھپا اپنے ستر کو مگر اپنی بی بی لونڈی سے پوچھا اگر آدمی اکیلا ہو فرمایا اللہ تعالےٰ زیادہ تر مستحق ہے اسبات کا کہ اوس سے شرم کیجاوے رواہ الترمذی وابوداؤد ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ اکیلا ننگے ہوکر نہانا بھی اچھا نہین ہے بلکہ حدیث عائشہ مین تو یہہ بھی آیا ہے کہ مینے کبھی رسول خدا صلعم کے ستر کو نہین دیکھا رواہ ابن ماجۃ حسن سے مرسلاً آیا ہے لعنت کرے اللہ دیکھنے والے کو اور اوسکو جسکی طرف دیکھا گیا ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی جو قصداً کسی کے ستر کو دیکھتا ہے اور دوسرا بلا عذر و اضطرار اوسکو دیکھنے دیتا ہے تو یہہ دونون ملعون ہین حمام مین یا تالاب پر جو مرد وعورت بے ستر ہوکر نہاتے ہین اونکے دیکھنے کو اکثر لچے شہدے جمع ہوجاتے ہین انپر یہہ حدیث صادق ہے ؛

فصل بیان مین مہر کے اور عشرت کے ہمراہ عورت کے

میمون نے اپنے باپ سے اوسنے رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے جس کسی مرد نے
بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت مہر پر اور اوسکے جی مین یہہ ہے کہ مہر ندونگا
تو یہہ فریب ہے پھر مرگیا اوسکا حق ندیا تو ملیگا وہ خدا سے دن قیامت کے اور وہ
زانی ہے رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط ورواتہ ثقات اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جسکی نیت وقت نکاح یا بعد نکاح کے یہہ ہو کہ ہم مہر نہ دینگے وہ زانی ہے امراء و
آسودہ لوگ ہزارون لاکھون کا مہر باندہ لیتے ہین اسی خیال پر کہ کچھہ دینا تو ہے نہین
یہہ لوگ گویا زانی ہین اسیطرح اکثر غربا کا بھی یہی حال ہے حالانکہ یہہ قرض سب قرضون
سے زیادہ ہے مہر کا زبردستی معاف کرانا بھی خلاف شرع ہے جبتک بی بی اپنی خوشی سے
معاف نکرے معاف نہین ہوتا بلکہ اگر بخوشی محبت مین معاف کر دیا ہے پھر اوسکا مطالبہ
کر بیٹھے تو بھی حق اوسکا ضائع نہین ہوسکتا ہے یہہ جگہہ نہایت خوف کی ہے لوگ اسمین
سخت کوتاہی کرتے ہین ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اہل ایمان مین
بڑا کامل ایماندار وہ ہے جسکا خلق بہت اچھا ہو تم مین وہ بہت اچھا ہے جو اپنی عورتون سے
اچھا برتاؤ کرے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن صحیح کہا ہے ورواہ ابن حبان فی
صحیحہ عائشہ کا لفظ یہہ ہے ان من اکمل المومنین ایمانا احسنہم خلقا والطفہم باہلہ
رواہ الترمذی والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے
یعنی جو زیادہ مہربان ہے بی بی پر وہی بڑا ایماندار ہے دوسری روایت مین اسے
یون آیا ہے بہتر تم مین وہ ہے جو بہتر ہے اپنی بی بی سے مین بہتر ہون اپنی بی بی کے لیے
رواہ ابن حبان فی صحیحہ اسی مضمون کو ابن عباس نے بھی رسول خدا صلعم سے بعینہ
روایت کیا ہے یہہ روایت نزدیک ابن ماجہ کے ہے حاکم کا لفظ یہہ ہے خیرکم خیرکم

للنساء پھر اسکو صحیح الاسناد کہا ہے بہتر ہونا مرد کا واسطے بی بی کے یہہ ہے کہ اوسکو روٹی کپڑا اچھی طرح فراغت سے بقدر مقدور دے پھر رقت اوسپر بلا سبب غصہ نکرے محبت و الفت سے ملے اوسکی بھو نکیا کرے اوسکا مہر ادا کرے اچھے کام مین اوسکا مددگار رہے اوسپر تہمت نہ لگائے بدگمانی نکرے **فائدہ** سمرہ بن جندب نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عورت بائین پسلی سے پیدا ہوئی ہے تو چاہے کہ اوسکو سیدہا کرے تو تو اوسکو توڑ ڈالیگا اسلیے اوسکے ساتہہ مدارات کر ہین سے بسر ہوگی رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے قبول کرو میری وصیت کو حق مین عورتون کے عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے پسلی مین سب سے زیادہ ٹیڑہی چیز اوپر کا رخ اوسکا ہے اگر تو اوسکو سیدہا کرنا چاہیگا تو تو اوسکو توڑ ڈالیگا اور جو اوسکو چھوڑ دیگا تو وہ ہمیشہ کج ہی رہیگی فاستوصوا بالنساء رواہ البخاری و مسلم وغیرہ ایک روایت مسلم مین یون آیا ہے عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے وہ تیرے لیے سیدہے ڈہنگ پر نہ رہیگی تجھے اوس سے فائدہ اوٹہانا ہے تو اوٹہا اوسکو کج رہنے دے اور جو تو چاہے کہ اوسکو سیدہا کرے تو پھر اوسکو توڑنا پڑیگا توڑنا کیا ہے یہی طلاق ہے یعنی ممکن نہین ہے کہ عورت بالکل سیدہی چال پر چلے اوسکی اصل پیدایش کجی پر ہے جبسے اوسکی کجی پر صبر نہو تو اوسکو چھوڑ دے تحفۃ الاخیار مین نیچے اگلی حدیث کے لکہا ہے حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہین تو عورت کی اصل پسلی ٹیڑہی پسلی کا بالکل سیدہا ہونا ممکن نہین ہے تو عورت کا بہی بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہے اسلیے حضرت صلعم نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق دینا پڑے خلاصہ یہہ ہے کہ معاملات خانہ داری مین

عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک کفر ترک فرائض گناہ کبیرہ مین ہرگز اوسکی رعایت کرنا نچاہیے
انتہے ابی ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے دشمن نرکہے کوئی مومن کسی مومنہ
کو اگر ایک عادت اوسکی ناپسند ہے تو دوسری عادت پسند ہوگی رواہ مسلم یعنی یہہ سمجہلے
کہ اسمین اگر فلان خلق برا ہے تو آخر دوسرا خلق اچہا بہی تو ہے اوسی خلق کی وجہ سے گزران
کرے اپنا کام نکالے ہ

بلا سے کوئی ادا اوسکی بدنما ہوجاے		کسیطرح سے تو مٹ جاے ولولہ دلکا

فائدہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اگر حوا نہوتین تو کوئی عورت کبہی
اپنے شوہر کی خیانت نکرتی یہہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی حوا نے حرص و رغبت دلاکر
آدم کو درخت ممنوع کا میوہ کہلوا دیا جس سے یہہ آفت آئی کہ وہ بہشت سے نکالے گئے
اسیطرح اور عورتین بہی شوہرونکو بُری صلاح دیکر بلا مین مبتلا کرتی ہین یہہ نقصان ہے
انکی عقل کا اسیلئے ایک حدیث مین یہہ آیا ہے کہ انسے مشورہ لے مگر خلاف انکے مشورہ کے
کرے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے نہ مارے کوئی تم مین اپنی
عورت کو جیسے غلام کو مارتے ہین پہر پچہلے دن اوس سے صحبت کرے دوسری روایت
مین یون آیا ہے کوئی تم مین اپنی عورت کو ایسا مارتا ہے جیسے غلام کو مارتے ہین پہر
شاید آخر دن مین اوس سے صحبت کریگا یہہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی کہبت نکمی بات ہے
کہ دن کو تو اوسے جوتونکے پیٹے پہر رات کو اوس سے ملے اکثر کمینے نالائق اسیطرح کیا کرتے
ہین یہہ بات اچہی نہین ہے رسول خدا صلعم کے خلق کو دیکہو عائشہ گڑیون سے کہیلتین
انکے پاس اور لڑکیان ہم عمر بہی موجود ہوتین جب حضرت گہر مین آتے وہ چہپ جاتین
حضرت اونکو انکے پاس بہیجدیتے کہ جاؤ کہیلو متفق علیہ یہہ گڑیان بے تصویر کی تہین
گہر کے دروازے پر کہڑے ہوکر عائشہ کو حبشیون کی نیزہ بازی کا تماشا دکہلاتے
انکو اپنی چادر سے چہپا لیتے یہہ کان اور کندہے کے بیچ مین سے تماشا دیکہتین جبتک

دیکھا کرتین کھڑے رہتے جب تھککر پھر تین تب حضرت بھی پھرتے یہہ کم عمر تہین کھیل تماشے کو
انکا جی چاہتا تہا متفق علیہ معلوم ہوا کہ جائز لہو ولعب سے کم عمر بی بی کو نہ روکے
حضرت نے انسے فرمایا جب تو مجھسے خوش ہوتی ہے یا خفا مین پہچان لیتا ہون انہون نے
کہا کسطرح فرمایا خوشی مین رب محمد کی قسم کہاتی ہے غصے مین رب ابراہیم کہتی ہے کہا سچ ہے
مین غصہ مین آپکا نام نہین لیتی اگرچہ میرے دلمین محبت ہوتی ہے متفق علیہ ۞

فصل بیان مین حق زوجہ کے

معاویہ بن حیدہ نے کہا اے رسول اللہ حق بی بی کا ہمپر کیا ہے فرمایا کھلا اوسکو
جب تو کہا وے پہنا اوسکو جب تو پہنے اوسکے مونہہ پر مت مار اوسکو بد نہ کہہ اوسکو
الگ نکر مگر اندر گھر کے اسکو ابو داؤد وابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے
مگر اسطرح کہ ایک مرد نے پوچھا حق بی بی کا میان پر کیا ہے اوسکے جواب مین یہہ فرمایا
مونہہ کی تخصیص سے یہہ معلوم ہوا کہ سوا مونہہ کے اور جگہہ مارنا درست ہے یہہ مارنا
اوسکی بد زبانی پر یا ترک نماز روزہ پر یا فاحشہ پر یا کسی مصلحت تادیب پر ہوتا ہے
حدیث شریف مین آیا ہے جب شوہر بی بی کو مارے تو دوسرا آدمی نہ پوچھے کہ کسلئے
مارا اسلئے کہ اسمین عیب جوئی ہے شاید ایسی بات پر مارا ہو جسکے ظاہر کرنے مین کوئی
عیب اوسکا ظاہر ہوتا ہے کبھی ترک صحبت پر بھی مار پڑتی ہے یا کسی برے کام کرنے پر
عمر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لا یسأل الرجل فیما ضرب امرأته علیه رواہ
ابو داؤد وابن ماجة اس سے معلوم ہوا کہ شوہر کے مارنے مین عورت کو کچھہ
حرج وگناہ نہین ہے نشوز پر مارنا عورت کا منصوص قرآن کریم ہے قال تعالے
اللاتی تخافون نشوزهن الی قوله فاضربوهن لفظ حدیث کا روایت اول مین
لا تقبح تہا یعنی عورت کو ایسی بات نہ سناوے جو اوسے بری لگے اوسکو گالی نہ دے

سبحان اللہ نہ کیے حدیث عمرو بن احوص جشمی مین آیا ہے کہ حجة الوداع مین فرمایا وصیت مانو
حق مین عورتون کے یہہ قید مین پاس تمہارے تمہارا انپر کچہہ زور نہین سوا اسکے کہ یہہ کہلا
ہوا فحش کرین سو اگر ایسی بات ہو تو انکو اپنے پاس نہ سلاؤ ایسی مار مارو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے
گوشت نہ پہٹے اگر کہنا مانین تو پہر کچہہ نہ ستاؤ سنلو تمہارا حق انپر ہے انکا حق تمپر ہے تمہارا حق
یہہ ہے کہ تمہارے بستر پر اوسکو جس سے تم ناخوش ہو نہ آنے دین جسکا آنا تمہین برا لگتا ہو
اوسکو گہر مین گہسنے نہ دین اونکا حق تمپر یہہ ہے کہ تم اونکو روٹی کپڑا اچہی طرح سے دیا کرو یعنی
تنگی بہو کی نہ ہو رواہ ابن ماجة والترمذی وقال حدیث حسن صحیح اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بی بی کا حق شوہر پر اسیقدر ہے کہ اوسکے طعام ولباس مین تنگی نکرے جو آپ کہاوے
پہنے اوسیطرح کا اوسکو کہلاوے پہناوے یہہ نہو کہ آپ اچہا کہاوے اچہا پہنے اوسکو دل
دلیا کہلاوے موٹا جہوٹا پہناوے جو لوگ بی بیون کو چاہتے ہین خدا سے ڈرتے ہین آپ گو تنگی کرین
مگر بی بی کو آرام سے رکہتے ہین اسیکا نام حسن خلق ہے لقیط بن صبرہ نے کہا اے رسول خدا
میری عورت کی زبان مین کچہہ ہے یعنی زبان دراز سخت گو دشنام باز ہے فرمایا طلاق دیدے
کہا اوس سے میری اولاد ہے وہ پرانی رفیق ہے فرمایا اوسکو نصیحت کر اگر اوسمین کوئی بہتری
ہوگی تو مان لیگی اوسکو ایسا مت مار جیسے کسی لونڈی کو مارتے ہین رواہ ابو داؤد معلوم
ہوا بدزبانی گالی گلوچ کی عادت پر طلاق ہو سکتی ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو عورت نصیحت شوہر
کی قبول کرلے اوسمین کچہہ بہتری ہے ورنہ وہ خیر سے محروم ہے ایاس بن عبداللہ نے کہا
جب رسول خدا صلعم نے یہہ فرمایا کہ تم خدا کی لونڈیون کو مارا نکرو تو عمر رضی اللہ عنہ پاس
رسول خدا صلعم کے آئے کہا ابتو انکو بڑی جرأت ہو گئی ہے اپنے شوہرون پر زبردستی تنگی
مین فرمایا مارو بہت سی عورتین جمع ہوکر پاس آنحضرت صلعم کے آئین اپنے شوہرونکا شکوہ لائین
فرمایا یہہ عورتین اپنے شوہرون کی نالشی آئی ہین یہہ لوگ اچہی نہین ہین یعنی جو انکو ستاتے
ہین رواہ ابو داؤد وابن ماجة والدارمی حاصل مطلب یہہ کہ جب تک زبان و ہاتھ سے

کام نکلے تب تک ذرا ذرا سی بات پر مارنا ٹھونکنا اچھا نہین ہے گو مجبوری سے جائز کیون نہو

فصل بیان مین جنتی ہونے عورت کے

ام سلمہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا جو عورت مرگئی اوسکا شوہر اوس سے راضی تہا وہ بہشت مین داخل ہوئی اسکو ابن ماجہ و ترمذی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے اسیطرح اگر شوہر مرگیا اور اس سے رضی مرا تو بھی یہی حکم ہے مراد رضامندی سے یہہ ہے کہ بابت اپنے حقوق کے راضی تہا ورنہ بیجا ناراضی سے عورت کا کچہ نقصان نہین ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے عورت نے جب پنجگانہ نماز پڑہی ستر کو بچایا شوہر کی اطاعت کی جس دروازہ بہشت سے چاہے داخل ہو رواہ ابن حبان فی صحیحہ یہہ اسلئے ہے کہ اکثر عورتین نماز نہین پڑہتی ہین یا بے وقت پڑہتی ہین یا کبہی پڑہی کبہی اوڑا دی یا ایک دو پڑہین دو ایک غائب کین تو ایسی عورت لائق جنت کے نہین ہے کیونکہ ایک نماز کے عمداً ترک کرنے سے کفر آجاتا ہے کافر بہشت مین نجاویگا ستر کی حفاظت اسلئے ضرور ہے کہ منجملہ اسباب جہنم کے ایک زنا ہے شوہر والی عورت نے جب زنا کیا ایک بار ہو یا کئی بار ایک یار سے ہو یا چند آشنا سے تو اب وہ لایق رجم ہو گئی رجم ہوتا تو پاک ہوجاتی مگر جبکہ نہوا تو لایق عذاب ٹہیری عذاب الٰہی دوزخ مین جاویگا بہشت سے اوسکو کیا واسطہ ہے ہان جسنے توبہ کرلی پہر زنا نہ کیا دنیا مین اوسکا یہہ عیب چہپا رہا ظاہر نہوا تو کیا عجب ہے کہ وہان بہی معاف کر دیا جاوے حشر سے عذاب ہی نہویا ہو مگر پہر بسبب ایمان کے نجات ملے یہہ حکم اوس عورت کا ہے جسنے حالت اسلام مین یہہ کام کیا مگر جو عورت آج مسلمان ہوئی ہے اوسکے سارے گناہ اگلے زنا ہو یا چوری سب معاف ہو جاتے ہین اسلام و ہجرت و حج ہادم گناہ ہے ایسی عورت تائب کو چاہئے کہ حج یا ہجرت کرلے شاید اللہ تعالے گناہ اوسکے معاف کرے اطاعت شوہر کی ہر کام مین سوا شرک و کفر کے عورت پر فرض ہے جب اطاعت بجالائی لائق جنت ہو گئی یہ بیان اگر اس حدیث مین جو

کرین اسکے بموجب نماز و حفظ ستر و اطاعت شوہر بجا لائین تو جنت انکے لیے نقد وقت ہے
مگر یہہ تینون کام دیکھنے مین آسان کرنے مین نہایت مشکل ہین عبد الرحمن بن عوف نے کہا
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب عورت نے پانچون نماز پڑہین رمضان کا روزہ رکہا
ستر کو بچایا شوہر کی فرمانبرداری کی تو اوس سے کہین گے کہ بہشت مین جا جس دروازے
سے تیرا جی چاہے رواہ احمد و الطبرانی و رواۃ احمد رواۃ الصحیح خلا ابن لھیعۃ وحدیثہ
حسن فی المتابعات اللہ تعالے کے احسان کو تو دیکھو کہ عورتون پر اکثر وہ عبادات
شاقہ واجب نہین کیے ہین جو مردون پہ واجب کیے ہین جیسے جہاد وغیرہ انسے فقط
یہی دو تین امر مطلوب ہین ایک نماز روزہ دوسرے عفت عصمت تیسرے اطاعت شوہر
اتنی ہی بات پر انکو وعدہ مغفرت کا دخول جنت کا دیا ہے انسے یہہ بہی نہوسکے تو سمجھو کہ بڑی
بدنصیبی ہے افسوس ہے کہ اکثر عورتین اس حالت سے بہی محروم رہتی ہین حصین بن محصن
نے کہا میری پہوپی پاس رسول خدا صلعم کے آئین آپنے فرمایا تو شوہر والی ہے کہا ہان
کہا تیرا برتاؤ اوس سے کیسا ہے کہا مین کوتاہی نہین کرتی مگر جس بات سے کہ عاجز ہون
فرمایا پہر کسطرح تو اوسکی ہوئی وہ تو تیری جنت و نار ہے رواہ احمد والنسائی باسنادین
جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر کا بہت بڑا حق
ہے عورت پر اسکی خوشی سے اوسکو جنت اسکی ناخوشی سے دوزخ ملتی ہے اکثر بی بیان
شوہرونکو بلا وجہ ستایا کرتی ہین کوئی رات دن طعن تشنیع کرتی ہے کوئی کوستی ہے کوئی تہمت
لگاتی ہے کوئی حق سے زیادہ مال مانگتی ہے یہہ سب کام جہنم مین جانے کے ہین حدیث
عائشہ مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا صلعم سے پوچھا لوگون مین سب سے بڑا حق عورت پہ
کسکا ہے فرمایا شوہر کا مینے کہا مرد پہ سب سے زیادہ کسکا حق ہے فرمایا ماں کا رواہ البزار
والحاکم و اسناد البزار حسن جب شوہر کا حق بی بی پر سب سے زیادہ ٹہیرا تو جسقدر بی بی
اوسکی اطاعت کرے اوسکو خوش رکہے اوتنے ہی درجے اوسکے بہشت مین زیادہ ہونگے حدیث

علیہا السلام نے رسول خدا صلعم کو پسند کرکے نکاح کیا تہا محو اطاعت رہین تہین سارا مال
اپنا حوالہ کردیا تہا کہ راہ خدا مین جہان آپکا جی چاہے اوٹہادو انکا یہ رتبہ ہوا کہ جبرئیل
علیہ السلام خدا کا سلام انکو لائے جنت مین ایک موتی کے گہر کی بشارت دی فرعون کی بی بی
نے کافر شوہر کی اطاعت کی تہی خدا نے دنیا ہی مین اونکو گہر اونکا بہشت مین دکہلا دیا ایوب علیہ السلام
کی بی بی نے ساتہ اپنے شوہر بیمار کا دیا سب نے اونکو چہوڑ دیا تہا سو انکے اللہ نے انکو
بخشدیا لوط علیہ السلام کی بی بی نے مخالفت اپنے شوہر کی کی تہی جب عذاب آیا یہ بہی ہلاک
ہوگئی ایسا ہی حال نوح علیہ السلام کی بی بی کا ہوا غرضکہ شوہر کافر کی اطاعت نے جنت
پہنچایا شوہر پیغمبر کی نافرمانی نے جہنم کا رستہ دکہایا میان کی پیغمبری بی بی کے کچہ کام نہ آئی
خاوند کے کفر نے بی بی کو کچہ نقصان نہ پہونچایا ابن عباس کہتے ہین ایک عورت نے آکر رسول
خدا صلعم سے کہا مین سب عورتون کی طرف سے آئی ہون اللہ نے مردون پر جہاد فرض
کیا ہے اگر مال پایا تو اجر ملا مارے گئے تو اللہ کے نزدیک زندہ ہین رزق پاتے ہین ہم
عورتین جو انکی خدمت کرتی ہین ہمین کیا ملیگا فرمایا تم جس عورت سے ملو کہدو کہ اطاعت شوہر
کی کرنا شوہر کے حق کا اقرار کرنا برابر جہاد کے ہے مگر تم مین ایسی عورتین تہوڑی ہین جو
یہ اطاعت و اقرار کرین اسکو بزار نے روایت کیا ہے طبرانی نے بہی اخراج کیا ہے مگر
اس لفظ سے طاعة ازواجهن والمعرفة بحقوقهم وقليل منكن من يفعله حدیث
طویل انس بن مالک مین مرفوعا یون آیا ہے کسی بشر کو درست نہین ہے کہ دوسرے بشر کو
سجدہ کرے اگر یہ بات درست ہوتی تو مین عورت کو کہتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے
اسلئے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے عورت پر اگر پاؤن سے سر تک شوہر کے پہوڑا ہو پیپ و
زرد پانی بہتا ہو یہ اگر اوسکو چاٹے تو بہی حق اوسکا ادا نہو اسکو امام احمد نے بروایت
جید جسکے سارے راوی مشہور ثقہ ہین روایت کیا ہے دروا البزار بنحوه ورواه
النسائی مختصرا وابن حبان فی صحیحه من حدیث ابی هریرة بنحوه باختصار

قیس بن سعد نے حیرہ مین دیکھا کہ وہان کے لوگ اپنے زمیندار کو سجدہ کرتے ہین آنحضرت صلعم
سے کہا آپ زیادہ تر مستحق اس سجدے کے ہین فرمایا اگر تو میری قبر پر گذریگا تو کیا تو مجھکو
سجدہ کریگا کہا نہین فرمایا تو پہر اب بہی مجھے سجدہ نکرو مین اگر کسی کو حکم سجدہ کرنیکا واسطے
کسی کے دیتا تو عورتون کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہرونکو سجدہ کیا کرین اسلئے کہ اللہ تعالے
نے انپر انکا حق فرض کیا ہے رواہ ابو داؤد وفی اسنادہ شریک وقد اخرج لہ مسلم
فی المتابعات ووثق رواہ احمد عن معاذ بن جبل اس سے معلوم ہوا کہ رعیت و
ملازم اپنے والی و رئیس و امام و بادشاہ و پیغمبر و عالم و ولی کو سجدہ نکرین یہہ سجدہ اونکے
لیے موت وحیات دونون مین حرام بلکہ کفر ہے اس سجدہ کرنے سے خواہ کسی قبر پر کرے
یا سامنے کسی زندہ پیر کے سجدہ کرنیوالا کافر ہوجاتا ہے یہہ بات کہ سجدۂ تحیت ملوک کے
لیے درست ہے بالکل بے اصل بات ہے خلاف قرآن وحدیث کے ہے ہرگز نہ چاہیے اگر کسی
مخلوق کو سجدہ درست ہوتا تو پہر شوہر ہی اسکا مستحق تہا اس سے معلوم ہوا کہ بعد اطاعت
خدا و رسول کے کسی کا حق کسی پر اتنا بڑا نہین ہے جتنا حق شوہر کا بی بی پر ہے جہانتک
بن سکے ہو سکے شوہر کو خوش رکہے ایسی ناخوشی شوہر کی جو خلاف شرع ہو وہ بہی لایق اعتبار
کے نہین ہے مثلاً بعض نالائق بیچا سارا مال بی بی کا اوڑانا چاہتے ہین اگر نہین دیتی ناراض
ہوتے ہین اس ناراضی سے بی بی کا کچہہ بہی نہین بگڑتا ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ
شوہر مال بی بی کا خلاف شرع کامون مین خرچ کرنا چاہے پہلوان رکہے چیتے پالے رشوت
مین خرچ کرے اپنے یارونکو کہلا دے پلا دے گہوڑے بگی خریدے بیہودہ کامون مین
صرف کرے یہہ کام وہی شوہر کیا کرتے ہین جنکو کوئی امیر آسودہ عورت ملجاتی ہے فقیر سے
امیر بنجاتے ہین خیرات کے ٹکڑے یا بازار مین ڈکار رتبے غربا رانہین بہی بعضے ایسے اخذا کر
ہوتے ہین کہ بی بی کا زر وزیور گرو رکہکر کہا جاتے ہین یا عیاشی مین صرف کرتے ہین
حالانکہ مہر و نان نفقہ بی بی کا شوہر پر واجب ہے نہ شوہر کا بی بی پر وہ اپنے مال و ریاست

و دولت کی مالک ہے یہہ کون ہے جو اوسکے مال مین بلا مرضی اوسکے یا اپنی زبردستی سے
تصرف کرتا ہے مرضی بہی ہو تو بہی اوسکی خیرخواہی کو نچھوڑے اوسکی جان و مال و مہر و نان
و نفقہ کو بموجب شرع کے محفوظ رکہے اوسکا حق ادا کرے ورنہ بے شبہہ بابت اوسکے حقوق کے
سخت پکڑ ہوگی حدیث ابن ابی اوفی مین آیا ہے معاذ بن جبل شام سے آئے رسول خدا کو
سجدہ کیا فرمایا یہہ کیا ہے کہا مین ملک شام کو گیا تہا مینے دیکہا کہ وہ اپنے مولویون و شیوخ
کو سجدہ کرتے ہین مینے چاہا کہ مین آپکو سجدہ کرون فرمایا پہر ایسا نکرنا اگر کسیکو کسی کے سجدے کا
مین حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین
میری جان ہے نہین ادا کریگی عورت حق اپنے رب کا یہانتک کہ ادا کرے حق اپنے شوہر کا
رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابن ماجہ کا لفظ یون ہے والذی نفس محمد بیدہ لا تؤدی
المرأة حق ربها حتی تؤدی حق زوجها ولو سألها نفسها وهی علی قتب لم تمنعه
اسکو حاکم نے بہی حدیث معاذ سے مرفوعاً باین لفظ روایت کیا ہے اگر مین کسیکو حکم کرتا کہ
کسیکو سجدہ کرے تو عورت کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے اسلئے کہ شوہر کا اوسپر
بہت بڑا حق ہے کوئی عورت لذت ایمان کی نپاویگی جب تک کہ حق شوہر کا ادا نکریگی اگرچہ بلاوے
اوسکو شوہر اوسکا اس حال مین کہ وہ پشت پالان پر ہو یعنی عورت کیسے ہی دہندے
کام مین پہنسی ہو مگر جب شوہر اوسکو واسطے صحبت کے بلاوے تو چلی آوے انکار نکرے
اوپر کی حدیثون مین گذر چکا ہے کہ حق شوہر کا یہہ ہے کہ غیر کو اوسکے بستر پر نہ بٹہاوے
جس سے وہ کراہت کرتا ہے اوسکو گہر مین آنے نہ دے یعنی خواہ مرد ہو یا عورت اس حدیث مین
اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ صحبت سے انکار نکرے ورنہ خدا کی گنہگار رہوگی تارک حق شوہر
ٹہیریگی اکثر عورتین ان حقوق کو ادا نہین کرتین یہہ تو کم ہوتا ہے کہ غیر کو اوسکے بستر پر بٹہلا
دیتی مگر یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اوسکی خوشی سے آدمی گہر مین آ دین جا دین اکثر بی بیون
کے پاس ایسی عورتین آتی جاتی ہین جو بازاری فاسق فاجر بد نگاہ ہین لہو و لعب سکہاتی

یاروں کا شوق دلاتی ہین اُدہر اودہر کی خبرین فساد انگیز لاتی ہین آپسمین میان بی بی کے فساد کرواتی ہین قصے کہانی سناتی ہین شوہر ایسی صحبت سے ناخوش رہتا ہے یہہ اونکا کہا نہین مانتین حالانکہ یہہ بات اوسکے حقوق واجبہ مین داخل ہے بلکہ آسودہ عورتین میان کے پاس اپنی خوشی کے لوگ رکہتی ہین اوسکی مرضی کا آدمی بہی رہنے نہین دیتین آپ شوہر بنتی ہین اوسکو جورو کا غلام ٹہیراتی ہین یہہ سراسر ظلم ہے جہنم نہ ملے تو کیا ہو رسول خدا صلعم نے مکرر سہ کرر بار ہا یہی فرمایا ہے لوکنت اٰمراً احداً ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا رواہ الترمذی عن ابی ھریرة وقال حدیث حسن صحیح اس سے بڑہ کر حدیث عائشہ مین یہہ آیا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی جورو سے کہے کہ تو لال پہاڑ کے پتہر کالے پہاڑ پر یا کالے پہاڑ کے پتہر لال پہاڑ پر لیجا تو اوسکو ایسا ہی کرنا چاہیے رواہ ابن ماجة من روایة علی بن زید بن جدعان وبقیة رواتہ محتج بھم فی الصحیح یہہ ایک مثال ہے اس بات کی کہ مشکل سے مشکل کام کو اگر شوہر کہے تو بہی انکار نکرے **فائدہ** انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا مردون مین سے جنت مین وہ جاویگا جو شہید ہے صدیق ہے کسی اپنے بہائی مسلمان سے کنارہ شہر مین جا کر خدا کے لیے ملتا ہے عورتون مین سے وہ جنت مین جاویگی جو شوہر کو دوست رکہتی ہے بچے جنتی ہے شوہر جب خفا ہوتا ہے تو کہتی ہے یہہ میرا ہاتہہ ہے تیرے ہاتہہ مین تین ہرگز نسوؤن گی یہانتک کہ تو راضی ہو یعنی میرا خواب وخور حرام ہے رواہ الطبرانی و رواتہ محتج بھم فی الصحیح یعنی عورت کو چاہیے کہ شوہر کو منالے اوسکی ناخوشی کو دور کرے رنجیدہ نہ رکہے شوہر کا یہانتک تو دخل ہے کہ جب عورت کا شوہر موجود ہو وہ بے اذن اوسکے روزہ نرکہے بے اوسکی اجازت کے کسیکو گہر مین آنے نہ دے یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک بخاری ومسلم وغیرہما کے آیا ہے یہہ لفظ حدیث کا بخاری کا لفظ ہے سوا فرائض اسلام کے جتنی عبادات نفل واسطے خدا کے ہے وہ سب حق مین عورت کے

موقوف ہے اذن شوہر پر خاوند کی اطاعت اس جگہہ عبادت خدا پر مقدم ٹھیرائی گئی ہی
اس سے زیادہ اور کیا حق شوہر کا عورت پر ہوگا معاذ بن جبل نے کہا رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کسی عورت کو بہی جو اللہ پر ایمان رکہتی ہے یہہ بات حلال نہین ہے کہ شوہر کے
گہر مین کسیکو اذن آنے کا دے اور وہ ناخوش ہو نہ یہہ بات کہ گہر سے باہر جاوے اور
وہ ناخوش ہو نہ کسی دوسرے کا کہنا حق مین شوہر کے مانے نہ اپنے بستر سے اوسکو علحدہ
سلاوے نہ اوسکو مارے اگر شوہر ہی اوسکا ظالم ہے تو اوسکے پاس آکر اوسکو راضی کر
منالے اگر شوہر نے اوسکا عذر قبول کر لیا تو اچہا ہوا اللہ بہی اوسکا عذر قبول فرمالیگا
اوسکی حجت غالب رکہیگا عورت پر پہر کچہہ الزام نہین ہے اور جو شوہر راضی نہوا تو عورت
کا عذر تو نزدیک اللہ تعالے کے پہونچ چکا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بڑا حق مرد کا عورت پر یہی ہے کہ جس کسی کے آنے جانے سے گہر مین وہ خوش
نہو مطمئن نہو عورت اوسکو گہر مین آنے نہ دے بے پوچہے شوہر کے گہر سے باہر نجاوے لوگون
کے لگانے بجہانے پر شوہر سے بگاڑ نکرے اپنے بچہونے سے اوسکو الگ نہ پہینکے اوسکو
نہ مارے بلکہ عذر کرے منا وے گو وہ ظالم ہی کیون نہو اگر اسپر بہی وہ نمانیگا تو خدا
کا گنہگار ہوگا عورت معذور ہے مگر اس زمانے مین کوئی ایک عورت بہی یہہ حقوق
ادا نہین کرتی نہ غریب نہ آسودہ بلکہ آسودہ عورت کے نزدیک تو قدر و عزت شوہر
کی برابر ایک لونڈی غلام کے بہی نہین ہوتی تیان سو بار خفا ہون نکل جاوین روٹہکر
بیٹہہ رہین برا مانین دلمین رنجیدہ رہین رہو مگر یہہ ہرگز نہوگا کہ گہر کی لونڈی یا غلام
یا مصاحب یا ملازم علحدہ کیا جاوے میان اگر زیادہ تڑپیں کرینگے تو بیبی طلاق لیگی
دوسرا شوہر ملجاویگا کیا پروا ہے یہہ تو سچ ہے کہ تم کیسے ہی اچہے یا برے ہو دولت کے
سبب بہت جہوٹے طالب عاشق بہت ملجاوینگے مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ جو مرد عورت اسطرح پر
مزے چکہا کرتے ہین وہ زبان رسول خدا صلعم پر ملعون ہین جو عورت بے سبب صحیح

شرعی طالب طلاق ہوتی ہے او سپر جنت کی ہوا تک حرام ہے تو مبارک ہو سیان چھوٹے تم کندۂ
دوزخ ہوئین ایسی عورت کے شوہر کو بھی یہی چاہیے کہ بمجرد درخواست طلاق کے اوسکو چھوڑ کر دے
جہنم رسید کرے آسکا کیا نقصان ہے کیا اسکو کوئی غریب مسلمانی نہین ملتی ہا کچھ اپنے جہنم
مین جانے کا ڈر ہے کہ جو ایسی بی بی کو نہین چھوڑتا ہماری تو راے ہے کہ جب عورت سے کسیطرح
نہ بنے عورت شوہر سے ناخوش رہے تو ایسی عورت کو ہرگز اپنے پاس نرکھے چھوڑ دے ورنہ دنیا
و آخرت کی رسوائی وخرابی نقد وقت ہے بے غیرت بے حیا بے شرم کمینہ وضع نالائق سب کچھ
سہتے ہین روٹی کے لالچ یا حکومت کی خوشامد یا رسم جاہلیت کے سبب سے علحدہ نہین کرتے
حدیث ابن عمرو مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے نہین دیکھتا اللہ طرف اوس عورت
کے جو شکر اپنے شوہر کا نہین کرتی حالانکہ بے اوسکے نہین رہ سکتی ہے رواہ النسائی
والبزار باسنادین رواۃ احدھما رواۃ الصحیح والحاکم وقال صحیح الاسناد معاذ
بن جبل کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا مین نہین ستاتی مگر اسکی
بی بی حورعین کہتی ہے تو اوسکو مت ستا ایذا نہ دے خدا تجھکو مارے غارت کرے وہ تو تیرے
پاس مہمان و مسافر ہے یعنی مہمان و مسافر کے طور پر تیرے گھر آرہا ہے قریب ہے کہ وہ تجھکو
چھوڑ کر ہماری طرف آجاویگا رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن
ابن عمر کہتے ہین مینے سنا رسول خدا صلعم کو فرماتے تھے عورت جب اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے
اور شوہر اوسکا ناخوش و ناراض ہوتا ہے تو ہر فرشتہ جو آسمان مین ہے ہر چیز جسپر اوسکا
گزر ہوتا ہے سوا جن وانس کے وہ سب اوسپر لعنت کرتے ہین جب تک کہ پھر آوے
رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ ثقات الاسوید بن عبد العزیز آجکل شوہرون
کا کیا مقدور ہے کہ وہ بی بی کو سیر تماشے باغ بازار محلات بھائی بندون کے گھر جانے
سے منع کر سکین اگر منع کرین تو ابھی بی بی اوسسے علحدہ ہونے پر طیار ہوتی ہین گو اسکا
انجام جہنم ہی کیون نہو یا خدا کی لعنت پڑے یا محرومی جنت سے ہو خاوند بھی بھلا کوئی ایسی

چیز ہے کہ جسکی خوشی ناخوشی کو کسی کے ملنے یا کسی کے گھر جانے یا کسی کے سامنے
آنے یا کسی کو اپنے گھر مین بلانے یا کسی رشتہ دار مرد و عورت سے راہ و رسم رکھنے
مین کچھ دخل ہوپہنچ سکتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ خاوند کیا ہے ایک بم پلس کا داروغہ
ہے کہین ہوسکتا ہے کہ اوسکی کوئی بات کیسی ہی بیجا ہی کیون نہو حق مین کسی بھائی بند
رشتہ دار نزدیک دور کی سنی جاسکتی ہے گو رسول خدا صلعم فرمایا کرین کہ سب سے زیادہ
حق شوہر کا ہے یا عورت کی بہشت و دوزخ رضاے شوہر پہ موقوف ہے آسودہ عورتون
کے نزدیک مالدار بی بیون کے سامنے متقی شوہر فاسق فاجر رشتہ دار سے بھی بدتر ہوتا ہے
جو اوسکی قدر ہے وہ اسکی نہین مگر اسکا انجام دن قیامت کے معلوم ہوگا ۔

فصل اس بیان مین کہ عورت کو وقت طلب شوہر کی صحبت سے انکار کرنا منع ہے

طلق بن علی نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے مرد نے جب بی بی کو اپنی حاجت کے لیے بلایا
تو اوسکو آنا چاہیے گو تنور ہی پہ کیون نہ بیٹھی ہو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
والنسائی وابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ اگرچہ عورت کیسی ہی شغل و کام مین ہو مگر انکار
نکرے گو وہ کام ضائع ہو یا ایسی جگہہ ہو جہان اس بات کا موقع نہین ہے تو بھی انکار نکرے
اسجگہہ کوئی عذر اوسکا شرع شریف مین مسموع نہین ہے ہان یہ اور بات ہے کہ بیمار ہو طاقت
صحبت کی نرکھتی ہو ورنہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے بستر پہ
بلایا وہ نہ آئی وہ غصے مین سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہین
یہ حدیث بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی ہے ایک روایت بخاری مین یون
آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی مرد نہین ہے جو اپنی بی بی کو بستر پہ
بلاوے وہ انکار کرے مگر وہ شخص جو آسمان پر ہے اوس عورت پر خفا رہتا ہے یہانتک
کہ شوہر اوس سے راضی ہو دوسری روایت شیخین مین یون آیا ہے جب کوئی عورت بستر

شوہر کو چھوڑ کر علحدہ سوتی ہے تو صبح تک اوسپر فرشتے لعنت کیا کرتے ہین حدیث مرفوع ابن عباس
کا یہ لفظ ہی جو عورت سو رہی اور اوسکا خاوند اوسپر غصے ہے اوسکی نماز اوسکے سر سے بالشت
بہر بہی اونچی نہین ہوتی رواہ ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لابن ماجۃ وروی الترمذی
نحوہ من حدیث ابی امامۃ وحسنہ جابر نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے نہین قبول
ہوتی نماز اور نہ چڑہتی ہے کوئی نیکی اوس عورت کی جسپر شوہر اوسکا غصہ ناک ہے یہانتک
کہ وہ اوسکو راضی کرے رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن خزیمۃ وابن حبان واللفظ
لہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً یون آیا ہے تجاوز نہین کرتی نماز اوس عورت کی جو نافرمان ہے
اپنے شوہر کی یہانتک کہ رجوع کرے رواہ الطبرانی باسناد جید والحاکم ان حدیثون
سے معلوم ہوا کہ جماع حق شوہر ہے گو کسیقدر عورت کا بہی حق ہو مگر زیادہ حق اسمین مرد ہی
کا ہے حق بہی کیسا کہ عورت کیسے ہی کام کاج مین پہنسی ہو وقت طلب شوہر کے ہرگز انکار نکرے
خواہ جی چاہے یا نہ چاہے اگر انکار کریگی علحدہ رہیگی یا جدا سوویگی تو نہ نماز فرض قبول ہے
نہ نفل ساری رات ہے اور خدا کا غصّا اور فرشتون کی لعنت ہے نعوذ باللہ منہ اکثر عورتین
اس امر مین شوہرونکو نہایت درجہ تنگ رکہتی ہین کسیطرح موافق مرضی کے اونسے نہین
ملتین علحدہ پلنگ پر آرام فرماتی ہین اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ تہوڑی دیر گہڑی دو گہڑی ہی
ہمارے پاس پڑ کر چلی جاؤ تو بہی نہین سنتین بلکہ ایک دو صلواتین سنا دیتی ہین کہو یہ حق
ادا ہوا یا بالکل لعنت کا طوق پہنا نہ خدا کی ہوئین نہ خاوند کی غریب بی بی پر تو کسیقدر زور
بہی چل جاتا ہے آسودہ پر بالکل قدرت خلوت کی میسر نہین آتی شوہر کی کیا ہستی ہے کہ وہ
اپنی امنگ کے وقت پر اوس سے مل سکے بلکہ جب اوسکی مرضی ہو یا خواہش یا حاجت ہو تو وہ
خاوند کو بلا لیوے خواہ طبیعت شوہر کی اوسوقت حاضر ہو یا نہو ایسی عورتون کے سامنے
مرد ہار جاتا ہے ۔ شعر

تیری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات ۔۔۔ تو بہی نکرا ہے زلف یار ہاری رات

جگر کو تمام کرکے دلکو دیا جو صبر تو کیا | تڑپ تڑپ کے گذاری تو کیا گذارتے ہیں

یہی سبب ہے کہ رسول خدا صلعم نے دیندار عورت سے نکاح کرنیکو فرمایا ہے اور بد صورت
سے ڈرایا ہے بھلا کسی دیندار عورت سے یہہ کب ہوگا کہ وہ شوہر کو اپنا غلام بناکر رکھے
اوسکو ناراض کرکے خود ملعون بنے نماز پڑہکر برباد کرے خدا کا غصہ اوٹھاوے نیہ ہمت
بہادری جرأت دلیری اونہین بی بیون کو نصیب ہوتی ہے جنکو نشہ اپنی حکومت یا دولت
کا ہوتا ہے ایک پر قناعت کرنا پسند نہین آتا ہے کبھی یار ہین تو کبھی اغیار کبھی اگلے عاشق
نثار ہین تو کبھی پچھلے تبہ کاتے ہین تمام خوار انا للہ وانا الیہ راجعون یہہ حدیثین بھی ویسی ہی
ہین جیسے فرضیت نماز روزہ حج وزکوٰۃ کی یا حرمت زناکاری شراب خواری چوری کی دونون
قسم کی حدیثین ایک ہی رسول نے ارشاد فرمائی ہین کسی شوہر نے اپنے جی سے نہین بنائین
ان عورتون کی مثال ایسی ہے جیسے کافر لوگ کہ بعض قرآن پر ایمان لاتے تھے بعض قرآن کا
انکار کرتے تھے حالانکہ قاعدہ شرع کا یہہ ہے کہ گناہ سے بچنا بہت عبادت کرنے پر مقدم تر
ہے جو عمل زیادہ ہوگا وہی اپنا اثر دکھلائیگا خدا نکرے کہ کسیکے گناہ اوسکی نیکیون سے
زیادہ ہون خلاصہ یہہ ہے کہ عورت کی نجات شوہر کی رضا مین رکھی گئی ہے اوسکے راضی رہنے
سے جنت مین جانے کی امید ہوتی ہے اوسکی ناراضی سے نہ عبادت قبول ہے نہ کوئی کام
مقبول ہزار نیکیان کرو کیا ہوتا ہے شوہر اگر راضی ہے تو تھوڑی عبادت بھی قبول ہے ورنہ نہین

فائدہ ابی سعید خدری نے کہا رسول خدا صلعم عید اضحیٰ یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ
کے جاتے تھے کچھ عورتون پر گذر ہوا فرمایا مین نے دیکھا کہ سب سے زیادہ دوزخ مین تمہین ہو
اونہون نے عرض کیا اسکا کیا سبب ہے فرمایا تم لعنت بہت کیا کرتی ہو شوہر کی ناشکر رہتی ہو مین نے
کسی کم عقل بیدین کو نہین دیکھا کہ وہ عقلمند مرد کی عقل کہو دے جسطرح عورت کہو دیتی ہے انہون
نے کہا ہمارے دین وعقل مین کیا نقصان ہے فرمایا کیا گواہی ایک عورت کی برابر آدہی گواہی
مرد کے نہین ہے کہا ہان فرمایا یہی تو نقصان انکی عقل کا ہے پھر فرمایا جب حیض آتا ہے تو نہ

نماز پڑہے نہ روزہ رکہے کہا ہان فرمایا یہی نقصان دین کا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ عورت بڑے عقلمند مرد کو بہی دہوکا دیدیتی ہے بیتے وقوف سیدہے سادہے مرد کا
تو کیا ذکر ہے انکے چلتر کچہہ بہار دانش مین لکہے ہین مرد انکو دہوکا نہین دیسکتا جب تک اپنا
مطلب نکلا آشنا ہین جب مطلب فوت ہوا یا فوت ہونا اوسکا کسی نے انکو سمجہا دیا فی الفور
شوہر کے چہوڑ دینے پر مستعد ہو جاتی ہین گو انجام کو ذلت یا نقصان مال یا آبرو یا جان یا ایمان
ہی کیون نہو جہنم مین سب سے زیادہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ عورتین لعن طعن بہت کیا کرتی ہین
شوہر کی ناشکر ہوتی ہین رسول خدا صلعم نے بہی یہی علت انکے دوزخ مین زیادہ ہونے کی ارشاد
فرمائی ہے کوئی عورت آجتک ایسی نہین دیکہی جسکی زبان قابو مین ہو ساری دنیا ہے اور انکو
لعن طعن کرنا برا بہلا کہنا رات دن تیرے میرے ذکر مین رہنا تمام گہرون کی خبر لگانا خبر سننا
ہر دم وظیفہ غیبت و عیب جوئی کا پڑہنا آپکو اچہا سبکو برا سمجہنا شوہر کی برائی کرنا اوسکی برائی
سننا اوسکی کسی نیکی کا شکر ادا نکرنا عورت کی ہر آخیر خواہی کرو اوسکے لیے جان مارو محبت رکہو
حسن خلق سے پیش آؤ کسیطرح کی طمع لالچ نکرو حاضر غائب دل سے دوست بنے رہو مال جان
کی حفاظت کرو خوشی یا ناخوشی سے راہ و رسم خانگی مین شریک رہو جب ذرا سی خفا ہونگی
یہی کہینگی تم نے کیا کیا ہے تم کسی کام کے نہین ہو ادنی بات خانگی پر سارے امور محبت و
خیر خواہی کو ایکدم مین ملیا میٹ کر دیتی ہے اسیکو حدیث مین ناشکری شوہر کی فرمایا ہے
غرضکہ عورت کی ذات عجب بے وفا بے مروت کافر نعمت ہوتی ہے امیر عورتون کا کیا ذکر ہے
وہ تو نور علی نور ہین غریب بی بیان بہی اکثر اسی رنگ ڈہنگ سے برتاؤ کیا کرتی ہین الا
ماشاء اللہ بہتر ہے جو جی چاہے سو کرو انجام اسکا جہنم ہے اسمین کچہہ شک نہین حدیث شریف
مین آچکا ہے حجبت النار بالشہوات دوزخ چہپائی گئی ہے شہوتون نفس کی خواہشون سے
یعنی جو کوئی مرد و عورت دلکی خواہشون پہ چلتا ہے رات دن عیش عشرت کہیل تماشے مین رہکر
خوشیان کیا کرتا ہے حکم خدا و رسول بجا نہین لاتا اوسکا انجام دوزخ ہے **فائدہ**

ابی سعید نے کہا ایک عورت نزدیک رسول خدا صلعم کے آئی ہم پاس آنحضرت صلعم کے تہے کہا
میرا شوہر صفوان بن معطل مجھکو مارتا ہے جب مین نماز پڑہتی ہون روزہ افطار کرا دیتا ہے
جب روزہ رکہتی ہون نماز فجر نہین پڑہتا مگر جب سورج نکل آتا ہے صفوان بہی وہان موجود
تہے اون سے پوچہا یہہ کیا کہتی ہے کہا اے رسول خدا مارنے کی یہہ صورت ہے کہ جب یہہ نماز
پڑہتی ہے تو دو سورتین پڑہتی ہے آپنے اسطرح کی قرات سے منع فرمایا ہے آنحضرت صلعم
نے کہا ایک سورت تو سب لوگون کو کفایت کرتی ہے پہر (افطار) صوم کی یہہ بات ہے کہ جب کبہی
تب ہی یہہ روزہ رکہتی ہے مین جوان آدمی ہون مجہہ سے صبر نہین ہوسکتا ہے فرمایا کوئی عورت
بدون اذن شوہر کے روزہ نرکہا کرے پہر کہا کہ یہہ بات کہ مین نماز نہین پڑہتا مگر بعد نکلنے سورج
کے اسکی صورت یہہ ہے کہ ہم ایسے گہر والے ہین کہ ہماری عادت سبکو معلوم ہے ہماری آنکہہ
نہین کہلتی مگر سورج نکلے فرمایا اے صفوان جب تو جگے تو نماز پڑہ رواہ ابو داؤد وابن
ماجة مطلب یہہ ہے کہ اوس عورت نے شکایت اپنے شوہر کی کی مگر سب شکایت بیجا ٹہری
نہ دو لنبی سورتین ایک یا دو رکعت نماز مین پڑہتی تہی یہہ بات ٹہیک نہ تہی صحبت سے بچنے
کے لئے روزہ زیادہ رکہتی یہہ بہی کچہہ بات نہوئی آسمین حق شوہر کا ضائع کرنا اوسکا خوش
رکہنا اوسکو ایذا دینا تہا صفوان کی قوم کی یہہ عادت تہی کہ رات کو پانی بہرتی دیر مین سوتی
آنکہہ نہ کہلتی یہہ بات نہ تہی کہ دیدہ ودانستہ وقت پر نماز نہ پڑہتی اسلئے رسول خدا صلعم نے
اونکا عذر قبول کیا باوجود تقصیر کے کیونکہ جسنے کسی عذر سے نماز وقت پر نہ پڑہی پہر آنکہہ کہلتے
ہی پڑہ لی تو یہہ نماز اوسکی ادا ہوگئی نہ قضا اگر آنکہہ کہلنے پر دیر کی تو گویا عمداً قضا کی اسکا
سخت گناہ ہے بلکہ اہل حدیث کے نزدیک ایسے شخص کا وہی حکم ہے جو تارک عمد نماز کا ہے اکثر بیبیان
صبح کو دیر کرکے اوٹہتی ہین اگر اوسیوقت نماز پڑہ لیا کرین تو گناہ سے بچ جایا کرین لیکن بعضی دیدہ
دانستہ دیر کرکے یا وقت ظہر کے پڑہتی ہین یہہ نماز عمداً قضا ہوتی ہے اسیطرح ظہر کی نماز دو بجے
عصر کی نماز چار یا پنج بجے پڑہتی ہین یہہ بہی سخت معصیت ہے خدا جانے یہہ نماز کی ادا ہی

ہوئی یا نہین کیونکہ آخر وقت پر نماز پڑہنا علامت نفاق کی ہے جب پڑہنے ہی کی ٹہیری
تو بڑی نادانی ہے کہ بے وقت پڑہکر محنت بہی برباد کی گناہ بہی مول لیا اگر وقت پر یہہ نماز
ہوجاتی تو دیکہو کیسی برکت ہوتی ہے بہرحال رسول خدا صلعم نے اس شکایت حکایت مین
مرد کو مقدم رکہا باوجودکسیقدر تقصیر کے عورت کے عذر کو قبول نہ فرمایا باوجود عدم
تقصیر کے تاکہ یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مردون کا حق عورتو پر زیادہ ہے قال الطیبی
لکن اسمین بحث ہے کہ عورت کی کچہہ تقصیر نہ تہی مرد ہی کا قصور تہا اب اگر کوئی معاملہ مرد
عورت کا عدالت یا محکمہ قضا مین پیش ہوتا ہے تو مرد ہی کو ہر طرح الزام دیا جاتا ہے عورت
کچہہ ہی کیون نکرے معذور رکہی جاتی ہے سارے حکم اسلام کے بدل گئے ہین نام کی مسلمانی
باقی رہگئی ہے اگرچہ یہہ بات بہی کسیقدر درست ہے کہ آجکل کے مرد بہی نہایت ہی نالائق
فاسق فاجر ہوتے ہین انکو بہی کچہہ پروا حقوق زوجہ کی نہین ہوتی اپنا حق تو پورا پورا لینا
چاہتے ہین بی بی کا حق بالکل نہین سمجہتے سو ایسے مرد درحقیقت گناہ ومعصیت مین مثل
عورتون ہی کے ہین دونون کے لیے جہنم طیار کر رکہے گئے ہین خاطر جمع رکہین ٭

فصل اس بیان مین کہ جو عورت حق شوہر بجانلاسکے وہ اولی ہے نکاح کرے

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک آدمی اپنی بیٹی لیکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا
کہا یہہ میری بیٹی بیاہ کرنے سے انکار کرتی ہے رسول خدا نے اوس لڑکی سے کہا اپنے
باپ کی اطاعت کر یعنی نکاح منظور کر اوسنے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو سچ بہیجا ہے
مین نکاح نکرونگی جب تک کہ آپ مجہکو یہہ نہ بتادین کہ حق زوج کا زوجہ پر کیا ہے فرمایا حق
شوہر کا بی بی پر یہہ ہے کہ اگر شوہر کے پہوڑا نکلا ہو یہہ اوسکو زبان سے چاٹے یا اوسکی
ناک سے ریم و پانی دونون بہتا ہو یہہ اوسکو نگل جاوے تو بہی اسنے اوسکا کچہہ حق
ادا نکیا اوس لڑکی نے کہا والذی بعثک بالحق لا اتزوج ابدا قسم ہے خدا کی مین ہرگز

نکاح نہین کرنے کی رسول خدا صلعم نے فرمایا لا تنکحوھن الا باذنھن تم انکا نکاح نکرو مگر انکی
اجازت سے اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے سارے راوی اس حدیث کے
ثقات ہین ابن حبان نے بہی اپنی صحیح مین اس حدیث کا اخراج کیا ہے معلوم ہوا کہ کسی
عورت کا نکاح کسی سے زبردستی بدون اوسکی خوشی کے نکرے باپ ہو یا بہائی تہہ بہی معلوم
ہوا کہ جو عورت بخوف خدا باندیشۂ تلف حقوق زوج نکاح کرنے سے باز رہے تو جائز ہے اوپر
سختی تشدد کرنا نہین پہونچتا ابی ہریرہ نے کہا ایک عورت پاس رسول خدا صلعم کے آئی کہا
مین فلان دختر فلان ہون فرمایا مین نے تجہے پہچانا تیرا کیا کام ہے کسلئے آئی ہے کہا میرا
کام میرے چچازاد بہائی فلان عابد سے ہے فرمایا مین اوسکو پہچانتا ہون کہا اوس نے
مجہے نکاح کا پیغام بہیجا ہے مجہہ سے منگنی کرنا چاہتا ہے آپ بتائین حق شوہر کا بی بی پر کیا
ہے اگر کوئی ایسی چیز ہے جسکو مین کرسکتی ہون تو مین اوس سے نکاح کر لونگی فرمایا حق زوج
کا یہہ ہے کہ اگر اوسکے دونون نتہنون سے لہو پیپ بہے تہہ اوسکو اپنی زبان سے
چاٹے تب بہی اسنے کہا اوسکا حق ادا نہین کیا اگر کسی بشر کو یہہ پہنچتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ
کرے تو مین عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جبکہ باہر سے شوہر اوسکا
اوسپر داخل ہو اسلئے کہ اللہ تعالے نے اوسکو بی بی پر فضیلت دی ہے اوس عورت
نے کہا والذی بعثک بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا رواہ البزار والحاکم وقال
صحیح الاسناد خدا کی قسم ہے جبتک دنیا باقی ہے مین ہرگز نکاح نہین کرنے کی مگر ایک
راوی اس حدیث کا ضعیف ہے یہہ دوسرا قصہ ہے حدیث ابی سعید مین جو قصہ گزرا
وہ اور تہا انس بن مالک کی حدیث پہلے گزر چکی ہے اوسکا لفظ یہہ ہے لو کان من
قدمہ الی مفرق راسہ قرحۃ تنبجس بالقیح والصدید ثم استقبلتہ فلحستہ
ما ادت حقہ اسکو احمد نے بروایت جید مسند کیا ہے اسکی رواۃ ثقات مشہور
ہین و رواہ البزار بنحوہ معلوم ہوا کہ بخوف خدا و تلف حقوق شوہر ترک کرنا نکاح کا

درست ہے یہہ کام دیندار عورتون کا ہے مگر جو عورت کہ نکاح نہین کرتی لیکن یاری آشنائی
مین رہتی ہے وہ اوس سے بہی بدتر ہے جو بعد نکاح کے کسیقدر کوتاہی کرتی ہے نکاح نکرنے
کا جبہی لطف ہے کہ پوری پارسا پردہ دار گناہون سے برکنار ہو ورنہ دونون مین
سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ ماندے مانا کہ نکاح نہین کیا زنا بہی نہین کیا مگر آنکہو دکہا یا ہنسی
ٹہٹہے مین عمر بسر کی دور سے دیکہہ بہال رہی یہہ کیا گناہ کم ہے گناہ بے لذت اسیکا نام ہے
ورنہ شہوت پرستون کا تو یہہ قول ہے ؎

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نشد		کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نشد

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی نزدیک رسول خدا صلعم کے آئی کہا
اے رسول اللہ مجھکو بتاؤ حق زوج کا زوجہ پر کیا ہے مین ایک رانڈ عورت ہون اگر مجھہ
سے ہوسکے گا تو مین نکاح کرونگی نہین تو بیٹھہ رہونگی فرمایا حق شوہر کا جورو پر یہہ ہے
کہ اگر وہ اوسکو بلاوے یعنی واسطے صحبت کے اور وہ پشت پالان پر ہو تو اپنی جان کو اوس
سے نہ روکے دوسرا حق یہہ ہے کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکے اذن سے اگر اسنے روزہ
رکہا تو بہوکی پیاسی رہی یہہ روزہ اوسکا قبول نہوگا اپنے گہر سے نہ نکلے مگر اوسکی اجازت
سے اگر نکلے گی تو سارے فرشتے آسمان کے سارے فرشتے رحمت کے سارے فرشتے عذاب کے
اوسپر لعنت کرینگے یہانتک کہ پہر کر گہر مین آوے اوسنے کہا لاجرم لا اتزوج ابدا اب ضرور ہے
کہ مین ہرگز نکاح نکرون رواہ الطبرانی اگلی حدیثون مین کواری عورت کے نکاح کرنے
کا ذکر تہا اس حدیث مین بیاہی کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ کواری ہو یا بیاہی جب اوسنے خوف
خدا عذاب آخرت کے ڈر سے نکاح نہ کیا تو کچہہ مضائقہ نہین ہے ؎

مارا بہوائے گلشن دباغے نماندہ ست		اے بوئے گل برو کہ دماغے نماندہ است

برا تو یہہ ہے کہ آشنائی یاری کیمزے آزادگی کے عیش چاہے نکاح کو قید سمجہے خلل انداز
عیش جانے تدبیر جدائی مین رہے ظاہر مین میل رکہے مگر ایسی باتین نہ شوہر پر مخفی رہ سکتی

ہین نہ کسی اور پر یہہ وصف عورت ہین غالباً بدعورتون کی صحبت سے پیدا ہوتا ہے اسیلئے
بعض روایات ہین آیا ہے کہ بچو تہمت کی جگہہ سے آدمی گو گناہ نکرے مگر بری صحبت سے بدنام
ہوجاتا ہے بدنامی کا انجام بہی دوزخ ہے اسلئے کہ حدیث ہین آیا ہے کہ تم گواہ ہو خدا کی زمین
ہین یعنی جسکو اکثر مسلمان اچہا کہتے ہین وہ اللہ کے نزدیک بہی اچہا ہوتا ہے جسکو یہہ برا
کہتے ہین وہ اللہ کے نزدیک بہی برا ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو جنازے
گزرے تہے ایک کو لوگون نے اچہا دوسرے کو برا کہا آپنے دونون کے حق ہین فرمایا کہ
بہشت و دوزخ واجب ہوگئے یعنی جسکے لیے یہہ گواہی دی کہ یہہ اچہا آدمی تہا وہ بہشتی ہوا
جسکو کہا کہ یہہ برا آدمی تہا وہ دوزخی ٹہیرا دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی آدمی مرد ہو
یا عورت مرجاتا ہے تو اچہے کی تعریف کرتے ہین فاسق فاجر کو برا کہتے ہین انکا اچہا برا
کہنا اوسکے حق ہین گواہی ٹہیرتا ہے اسیواسطے قرآن ہین آیا ہے کہ بئس الاسم الفسوق
بعد الایمان یعنی نیکنامی کے بعد بدنامی بہت برا نام ہے اللہ تعالے ہر مرد عورت کو بدنامی
فسق و فجور سے بچاوے خصوصاً آخر عمر کی بدنامی سے کیونکہ جب خاتمہ اس بدنامی پر ہوا تو
بالخیر نہوا حالانکہ اعتبار اسی وقت کا تہا نہ اگلے حال کا رب یسر و تمم بالخیر **فائدہ**
ان عورتون نے جب نکاح کرنے سے انکار کیا تو رسول خدا صلعم نے کچہہ نفرمایا اس سے معلوم
ہوا کہ جو عورت نکاح نکرے تلف حقوق شوہر سے ڈرے تو اوسپر کچہہ ملامت نہین ہے مگر اسکے
ساتہہ یہہ بہی ضرور ہے کہ پہر کسی گناہ ظاہر یا مخفی ہین مبتلا نہو ورنہ نکاح نکرنے سے بہی بدتر
یہہ حالت ہوگی اُن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کی اطاعت فرض ہے یعنی امور
خانگی ہین جو اوپر بیان ہوئے نزدیک شوہر کے نہین جاتین پوری اطاعت شوہر کی نہین کرتین
اونکی آخرت بالکل تباہ ہوتی ہے شوہر مجبور ہوکر زنا ہین مبتلا ہوتے ہین یا سوت لاتے ہین
اگر سوت لائے تو عورت کے لیئے عذاب ہے اگر زنا کیا تو اس گناہ ہین عورت بہی شریک ہے
اسلئے کہ یہہ زنا خواہ آنکہہ زبان کان ہاتہہ پاؤن کا تہا یا شرمگاہ کا سبب اوسکا یہی

عورت ہوتی ہے ایسی بی بیان جو مطیع شوہر ہون زوج کو راضی خاوند کو خوش رکہین شاید لاکہون مین ہزارہزار دن مین سیکڑون سیکڑون مین دو چار ہون تو ہون ورنہ سب سے شوہر کو ایذا پہونچتی ہے جنکے خاوند غریب ہین مگر وہ خود امیر ہین تو وہان شوہر کو خواہی نخواہی اظہار رضامندی کرنا پڑتا ہے بی بی نے سمجہ لیا کہ ہمنے میان کو راضی کرلیا خوش رکہا مگر جب بلکہ دلمین وہ خوش نہین ہے تو گناہ اوسکی ناخوشی کا ذمہ بی بی کے باقی ہے اسلئے کہ اعتبار سارے اعمال کا نیت سے ہے خدا ہر شخص کی نیت دیکہتا ہے ظاہر نہین دیکہتا ہ

تبسم میکنم ہر گاہ دل خواہد بعز یادم	ہلاک شیوۂ نازک مزاجیہائی صیادم

ہان جب شوہر دل سے راضی ہوتا ہے تو اوسکی رضامندی بہی پوشیدہ نہین رہ سکتی ہے جسطرح عورت کی ملاوٹ ظاہری باوجود ناخوشی خاطر مخفی نہین رہ سکتی آنکہہ دل کا آئینہ ہے جو دل مین گزرتا ہے وہ آنکہہ سے ثابت ہوجاتا ہے جن عورتون کا کوئی امیر رئیس حمایتی ہوتا ہے اونکا حال اور بہی بدتر ہے شوہر کی سچی شکایت پر بہی اولٹی لتاڑ اوس بیچارے کو ہوجاتی ہے جو روپچی خصم جہوٹا ٹہیرجاتا ہے اکثر لوگ ایسی جگہہ پہنس کر دیوث ہوگئے ہین دنیا کے پیچہے عاقبت خراب کر بیٹہتے ہین اللہ تعالے اس بے عزتی سے بچاوے فاقہ اچہا مگر ایسی دولت بری اکثر وہ لوگ بہی ہین جو محض واسطے فسق و فجور کے متقی بنکر مدا بہی بڑہا کر کسی آسودہ گہر مین یا کسی امیر کی برادری مین رشتہ لگاتے ہین اونکا ارادہ اول ہی سے یہہ ہوتا ہے کہ اوس جگہہ شادی ہوجاوے تو ہم عیش آرام کرین پہر جب نکاح ہوگیا تو مدا ہی صفاچٹ کردی شراب پینے لگے بازار کا قرض کرلیا جورو کو ذریعۂ اداے قرض کا وسیلہ حصول اضافۂ تنخواہ وغیرہ کا ٹہیرایا اگر کوئی جرم بہی ہوتا ہے تو بوجہ قرابت کے اوس شخص آسودہ سے یہہ مردک سزا سے بچ جاتا ہے یہہ سب اسباب لعنت وقہر خدا کے ہین جسطرح وہ عورتین ملعون ہین اوسیطرح ایسے مرد بہی مردود ہین دونون کا انجام ایک ہی ہے **فائدہ** ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے

جسکے پاس دو عورتین ہین پہر وہ اون دونون مین برابری نہین کرتا ہے وہ دن قیامت
کے یون آویگا کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا رواہ الترمذی وتکلم فیہ والحاکم وقال
صحیح علی شرطہما ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتین ہین وہ ایک کیطرف جہکتا ہے
وہ آویگا دن قیامت کے اور نصف جسم اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ اسطرح ہے جسکے
نزدیک دو عورتین ہین وہ ایک کے لئے دوسری پر جہکتا ہے دن قیامت کے یون آویگا کہ
آدہا دہڑ اوسکا ڈہینے کو ہوگا رواہ ابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ بنحو روایۃ
النسائی هذہ الا انہما قالا جاء یوم القیامۃ واحد شقیہ ساقط جسطرح اون عورتون
کی وہ سزا تہی جو مذکور ہوئی اسیطرح ان مردون کی یہ سزا ہے اس بلا مین ہی ایک
خلق گرفتار ہے اچہے برے سبکے سب پہنسے ہوئے ہین الا ماشاء اللہ اس آفت سے نجات
پانے کو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین کہ ایک ہی عورت پر قناعت کرے جب وہ مرجاوے
یا اوسکو طلاق ہو جاوے یا اوس سے خلع کر لے تو دوسرا نکاح کر لے یہہ گناہ بہی اوسوقت
ثابت ہوتا ہے کہ مرد اپنے ارادہ سے ترک عدل کرے اور جو یہ ترک کیسے ظلم وجبر سے
ہوا ہے تو امید ہے کہ نزدیک خدا کے معذور ہوگا اسکا گناہ بہی اوسی کی طرف جاویگا
جسنے اسکو اس امر پر مقہور مجبور کر رکہا ہے مراد اس عدل سے یہہ ہے کہ دونون کو نان
نفقہ بقدر ضرورت دے ایک شب اسکے گہر مین دوسری شب اوسکے گہر مین رہے گہر
مین رہنا شرط ہے صحبت مین برابری کرنا شرط نہین اسلئے کہ زیادہ حق جماع کا مرد کے لئے
ہے اسکو اپنے حق کے پورا کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے حدیث ابن عمرو مین مرفوعا آیا ہے جو
جو لوگ عدل کرتے ہین وہ پاس اللہ کے نور کے منبرون پر داہنی طرف رحمن کے ہونگے
یعنی دن قیامت کو خدا کے دونون ہاتہ داہنے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو اپنے حکم مین
اپنے گہر والون کے حق مین اور جس چیز کے یہ والی ہین اوسمین انصاف کرتے ہین رواہ
مسلم وغیرہ اگلی حدیث مین جسطرح خرابی اون شوہرون کی مذکور تہی جو دو عورتون

ہین عدل وبرابری نہین کرتے ہین اوسیطرح اس حدیث مین بشارت ہے اون شوہرونکو
جو حق مین اہل خانہ کے عدل کرتے ہین یہہ عدل اونہین شوہرون سے ہوسکتا ہے
جو انبیاء علما صلحا اتقیا رتھے انکی بی بیان ان سے ڈرتی تہین خدا کا خوف رکہتی
تہین اپنی نجات چاہتی تہین برابر کی قوم یا رشتے ناتے سے آتی تہین جو شوہر زیردست
جورو ہین یا محکوم کسی زبردست کے ہین اون سے یہہ عدل ہرگز نہین ہوسکتا اگر وہ
سو بار عدل کرنا چاہین انکی نجات اس عذاب سے کہ آدہا دہڑ ندارد ہوگا نہین ہوسکتی
مگر ایسی صورت مین کہ اللہ تعالے انکی نیت قلبی پر نظر فرماکر درگذر کرے مظلوم سمجھکر
انکو چہوڑ دے ورنہ بی بی نے توانکو اپنے ساتھ پہلے ہی سے چین رکہا ہے ہان یہہ
بات اور ہے کہ دلی محبت ایک بی بی سے زیادہ ایک سے کم ہو اسپر ہرگز پکڑ نہین ہے
یہہ عذر خدا سے خود رسول خدا صلعم نے اپنے واسطے بہی کیا ہے دوسرے کا کیا ذکر
عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلعم تقسیم وعدل کرتے تھے پہر یہہ کہتے اللهم هذا قسمی
فیما املك فلا تلمنی فیما تملك ولا املك یعنی القلب رواہ ابوداؤد والنسائی
وابن ماجة وابن حبان فی صحیحه وقال الترمذی روی مرسلا وهو اصح
یعنی یہہ تقسیم وبرابری اوس بات مین ہے جو میرے بس مین ہے سو تو مجہکو ملامت نکر
اوس بات مین جو تیرے اختیار کی ہے نہ میرے بس کی یعنی دلکی محبت حاصل یہہ ہے کہ
مواخذہ خدا کا ظاہری برتاؤ پر ہے نہ باطنی امر پر یہہ اسلئے فرمایا کہ آپ عائشہ رضی اللہ
عنہا کو سب سے زیادہ چاہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ بابت اس محبت کے دوسرون سے
بہی کچہہ مواخذہ نہوگا انشاء اللہ تعالے اسلئے کہ کبہی اگلی بی بی سے پچہلی اچہی ہوتی ہے
جسطرح عائشہ اور بی بیون سے زیادہ اچہی تہین واللہ اعلم ۔

محبت ست کہ دل را نمی دہد آرام	وگرنہ گیست کہ آسودگی نمیخواہد

فصل اس بیان مین کہ نفقہ اہل وعیال کا شوہر پر واجب ہے

عائشہ کہتی ہین ہند دختر عتبہ نے کہا اے رسول خدا ابو سفیان ایک مرد بخیل ہے مجھے
اتنا نہین دیتا کہ مجھکو میرے بچون کو کفایت کرے مگر جو کچھ مین اوسکے مال سے لیلون
اور اوسکو معلوم نہو فرمایا جتنا تجھکو تیرے بچون کو کفایت کرے اوتنا تو لے لیا کر دستور
کے موافق متفق علیہ یہہ حدیث صحیح دلیل ہے اسبات پر کہ عورت کو اپنا اپنے بچون
کا نان نفقہ گو چھپ کر کیون نہو شوہر کے مال سے لے لینا درست ہے مطابق رواج و
دستور کے اس سے زیادہ لینا چورانا جائز نہین حدیث جابر بن سمرہ مین آیا ہے کہ
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب خدا تم مین سے کسیکو مال دے تو وہ پہلے اپنی جان
پر پھر اپنے گھر والون پر صرف کرے رواہ مسلم مراد گھر والون سے بی بی بچے ہین ابو
ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ایک دینار وہ ہے جو تو نے راہ خدا مین صرف کیا
ایک وہ ہے جو گردن چھوڑانے مین دیا ایک وہ ہے جو کسی مسکین پر صدقہ کیا ایک
وہ ہے جو بی بی بچون پر صرف کیا سب مین زیادہ اجر اوسی دینار کا ہے جو اہل پر صرف
کیا رواہ مسلم یعنی اہل کو نہ دینا غیرون پر صرف کرنا گو اچھی ہی جگہہ کیون نہ صرف کرے
اچھا نہین ہے بلکہ اول خویش بعدہ درویش جو لوگ اہل و عیال پر فراغت سے صرف نہین
کرتے ہین ناموری کے لئے یا اجر کے لئے انکو حاجتمند چھوڑکر دوسری جگہہ بذل کرتے
ہین وہ اس نعمت و بشارت سے جو اس حدیث مین آئی ہے بالکل محروم رہتے ہین امیرون
مین یہہ بھی بہت دیکھا سنا گیا ہے کہ اولاد کو تو ترسا دیتے ہین اپنی عیاشی مین زیادہ
صرف کرتے ہین یہہ بالکل گنہگار رہتے ہین ثوبان نے کہا رسول خدا صلعم نے کہا حضرت
نے فرمایا بہتر دینار وہ ہے جسکو آدمی اپنے عیال پر صرف کرتا ہے پھر وہ دینار جو راہ خدا
مین دیتا ہے پھر وہ دینار جو اپنے یارون پر راہ خدا مین اوٹھاتا ہے ابو قلابہ نے
کہا شروع صرف کا عیال ہی سے بتایا ہے بھلا کون آدمی اس شخص سے زیادہ اجر
مین ہوگا جو اپنے چھوٹے بچون پر صرف کرتا ہے جنسے عفیف رہتے ہین انکو نفع ہوتا ہے

آسودگی ملتی ہے رواہ مسلم والترمذی جب غیر کو دیا یا اپنی جان پر صرف کیا اہل دعیال کو نہ دیا تو یہ نہ دیے ہونگے ہر کسی سے مانگتے پھرینگے اسسے انہین کو کیون نہ دے کہ یہ آسودہ حال رہین ؎

ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز تن آسانی گزیند خویشتن را		نخواہد دید روے نیکبختی زن و فرزند بگذارد بہ سختی

حدیث سعد بن ابی وقاص مین مرفوعًا آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے انسے ارشاد فرمایا تو کوئی نفقہ نکریگا جس سے مقصود ذات خدا ہو مگر تجھکو اوسپر اجر ملیگا یہانتک کہ اوس چیز کا اجر بہی جو تو نے موتہہ مین اپنی بی بی کے دی ہے یعنی بی بی کو اپنے ہاتہہ سے لقمہ بنا کر کہلانا یہہ بہی ایک اجر کی بات ہے اسکو شیخین نے بذیل حدیث طویل روایت کیا ہے اکثر لوگ جو اپنی بی بیون کو چاہتے ہین اونسے محبت رکہتے ہین شفقت و لطف و عنایت و توجہ سے پیش آتے ہین یہہ کام درحقیقت بڑے اجر و ثواب کا ہے مگر جبکہ یہہ خاطرداری محض ہواے نفس کے لئے ہوتی ہے نہ اسلئے کہ یہ حسن معاشرت منجملہ حقوق زوجہ کے ہے اور اللہ اس سے راضی ہوگا تو کچہہ بہی اجر اسکا نہین ملتا ہے یہی حکم ہے سارے اعمال صالحہ افعال حسنہ اخلاق حمیدہ کا کہ اگر نیت رضاے خدا کی ہمراہ ہے اور اس کام کو حکم شرعی سمجہکر کیا جاتا ہے تو تو ثواب ملیگا ورنہ خیر سلّا مابخیر شما بسلامت مثلاً اگر کوئی شخص اپنی کسی آشنا عورت کو لقمے بنا کر کہلاوے بیت کچہہ نان نفقہ دیوے تو یہہ کچہہ ثواب کا کام نہین ہے بلکہ حرام ہے نیکی برباد گناہ لازم اسیکو کہنا چاہئے ابی مسعود بدری کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب خرچ کیا آدمی نے اپنے اہل پر اور وہ امید اجر کی رکہتا ہے تو یہہ صرف کرنا صدقہ ہوا رواہ البخاری و مسلم والترمذی والنسائی یعنی اپنے گہر کے خرچ مین اگر نیت یون کی کہ خدا نے مجہپر یہہ فرض کیا ہے اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بہی خیرات کی برابر ثواب ملیگا اور

اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب یہہ اسلئے ہے کہ دار مدار ہر عمل کے اجر و ثواب کا
نیت پر ہے اگر نیت نہین ہے تو عمل اکارت ہوا گو کیسا ہی اچھا کام کیون نہو حدیث مقدام
بن معدیکرب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو کچھہ تو نے اپنی جان کو کھلایا
وہ تیرے لئے صدقہ ہے جو کچھہ بچون کو کھلایا وہ بہی صدقہ ہے جو کچھہ بی بی کو کھلایا وہ
بہی صدقہ ہے جو کچھہ خادم کو کھلایا وہ بہی صدقہ ہے رواہ احمد باسناد جید اپنی
جان پر صرف کرنا اسلئے موجب اجر ہوا کہ جان کا رکھنا فرض ہے یہہ جان خدا کی مملوک ہے
اوسکی رضامندی کیواسطے اسکی حفاظت کی گئی ہے اسیلئے خودکشی گناہ کبیرہ ٹہیرا ہے
قاتل نفس پر نماز جنازہ پڑہنے کی ممانعت آئی ہے کہ دوسرے کے ملک مین بلا حق
شرعی کے اسنے کیون یہہ بیجا تصرف کیا ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا
ہے اونچا ہاتھہ بہتر ہے نیچے ہاتھہ سے یعنی دینا لینے سے بہتر ہے تو شروع کر عیال سے
یعنی پہلے اونہین کو دے عیال کون ہین تیری ماں تیرا باپ تیری بہن تیرا بہائی پہر
جو زیادہ تر قریب ہو پہر جو بعد اوسکے قریب تر ہو رواہ الطبرانی باسناد حسن وہو
فی الصحیحین وغیرہما بنحوہ من حدیث حکیم بن حزام اس حدیث مین ترتیب صلۂ
رحم کی فرما دے کہ پہلے ماں باپ ہین پہر بہائی بہن پہر دوسرے رشتہ دار اور مین
وہ مقدم ہین جو رشتہ مین نزدیک تر ہین ابی امامہ نے کہا رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے جسنے اپنی جان پر نفقہ کیا اسلئے کہ پارسا ہے یہہ صدقہ ہے جسنے نفقہ کیا
اپنی بی بی بچون گہر والون پر یہہ بہی صدقہ ہے رواہ الطبرانی باسناد دین احدہما
حسن ابی ہریرہ کہتے ہین ایک دن رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا صدقہ دو
ایک آدمی نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر کہا ایک اور بہی
ہے فرمایا اپنی بی بی پر خرچ کر کہا میرے پاس ایک اور دینار بہی ہے کہا اپنے بچون پر
اوٹہا کہا ایک اور بہی ہے فرمایا خادم پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا اب تو خوب جانتا ہے

داناببنا ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی مقدم تو یہہ لوگ ہین پہر جہان تو مناسب سمجھے
وہان خرچ کر کعب بن عجرہ کی حدیث مین آیا ہے ایک آدمی کا گزر رسول خدا صلعم پر ہوا صحابہ
نے اوسکی تیزی ونشاط کو دیکھکر کہا اے رسول خدا کیا اچھا کام ہوتا جو یہہ تندرستی ونشاط
اسکی راہ خدا مین صرف ہوتی فرمایا اگر یہہ اسلئے نکلا ہے کہ اپنے چہوٹے بچون کے لیے سعی کرے
کچھہ کمائے تو یہہ بہی راہ خدا مین ہے اور جو بوڑہے ماں باپ کے لیے سعی کرنیکو نکلا ہے تو یہہ بہی
راہ خدا ہی مین ہے اور جو اپنی جان کے لیئے نکلا ہے تو یہہ بہی راہ خدا ہی مین ہے اور جو دکہانے
بڑائی مارنے کو نکلا ہے تو یہہ راہ شیطان مین ہے رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح
معلوم ہوا کمائی کرنا اپنے لیئے اپنے بچون ماں باپ وغیرہم کے لیئے داخل سبیل اللہ ہے اسکا
اجر ساعی کو ملتا ہے اور جو اکڑ کر تن کر پہلوانی بہادری جوانی دکہلانے کو نکلا ہے تو یہہ راہ شیطان
ہے اجر کی جگہہ اسکو زجر ہوگا ثواب کے بدلے عذاب گلے پڑیگا جابر کی حدیث مین آیا ہے رسول
خدا صلعم نے فرمایا ہے جو خرچ کیا مرد نے اپنے اوپر اپنی ولد واہل وذی رحم وقرابت پر وہ سب
اسکے لیے صدقہ ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط وشواہدہ کثیرۃ دوسری روایت مین
یون آیا ہے سب سے پہلے جو ترازو مین رکہا جاویگا وہ نفقہ ہے بندے کا اوسکی اہل پر رواہ
الطبرانی فی الاوسط عرباض بن ساریہ کہتے ہین مینے سنا رسول خدا صلعم کو فرماتے تہے
آدمی جب اپنی بی بی کو پانی پلاتا ہے تو اسکا اجر بہی اوسکو ملتا ہے تیہ سنکر مین آیا مینے
اپنی بی بی کو پانی پلایا اوسکو یہہ حدیث سنائی رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط
غرضکہ شوہر کوئی سا کام بہی بی بی کا کریگا تو اجر پاویگا اسیطرح بی بی کو بہی خدمت شوہر کا
اجر ملتا ہے اس مقدمے مین اکثر لوگ سخت کوتاہی کرتے ہین خصوصاً وہ لوگ جنکی بی بیان
آسودہ ہین وہ تو ہرگز اونکا نان نفقہ اپنے اوپر واجب ہی نہین جانتے نہ اونکی اولاد
کا بلکہ خود اونکا مال سامان لے مرتے ہین یہہ نہایت برا کام ہے بی بی محتاج ہو یا آسودہ
نفقہ اوسکا اوسکے بچون کا شوہر پر واجب ہے یہانتک کہ اگر بسبب شرطنے نفقہ واجبکے

وہ پاس شوہر کے بیجاوے تو شوہر کو کچھ زور اوسپر نہین پہونچتا ہے جب اپنا نفقہ اور مہر لیلے
تب جاوے خدا سے ڈرنے والے نفقہ و مہر نہین رکھتے **فائدہ** لا شئ نفقہ کی کسی آیت و
حدیث مین نہین آئی ہے فقط قید معروف کی ارشاد فرمائی ہے معروف کے یہہ معنی ہین کہ جو
برتاؤ نان نفقہ کا اوسکے شہر محلہ قوم قبیلہ مین مشہور و معمول و مروج و دستور ہے اوسکے
موافق دیوے اوسمین کمی نکرے باوجود قدرت کے مقدار معروف مین کوتاہی کرنا منظور نرکہے
یہہ مطلب نہین ہے کہ جتنا بی بی مانگے اوتنا ہی اوسکو دے اسلئے کہ اگر بی بی کسی جگہہ کی
رئیسہ ہے یا آسودہ گھر کی بیٹی ہے یا کسی امیر والی رئیس حاکم بادشاہ کی لڑکی ہے اور یہہ
اوسکی برابر دولت و آسودگی مین نہین ہے یا با فراغت ہے مگر اولاد اقارب رکھتا ہے جنکا
نفقہ اسپر واجب ہے تو یہہ کسی طرح بھی ایسی بی بی کی سربراہ نہین کرسکتا اعتبار اس جگہہ
حالت شوہر کا ہے نہ حالت اہلخانہ کا اسیطرح اگر کوئی بی بی مسرف ہے سو پچاس روپیہ کا
جوڑہ بیڑہ اوسکو چاہئے تو بھی شوہر پر ایسے قیمتی کپڑے پہنانا واجب نہین ہے متوسط
طعام و لباس اپنے مقدور کے موافق دیناحق نفقہ سے بری الذمہ کردیتا ہے یا بی بی
نے بہت سے خدم حشم بہر لئے سب کے لئے نفقہ طلب کیا تو بھی خاوند پر اون سبکا کھلانا
پلانا پہنانا واجب نہین ہے ایک دو خادم کافی ہین زیادہ ہون تو بی بی جانین اور وہ
خرچ شوہر کو کیا مطلب بلکہ دینا شوہر کا مال کو ہاتھ مین بی بی کے اوڑانے لٹانے کھیل
تماشا کرنے کے لیے سخت گناہ ہے قرآن شریف مین عموماً اس سے منع فرمایا ہے ولا تؤتوا
السفہاء اموالکم مت دو تم ان بیوقوفون کو مال اپنا اس آیت مین سوا بی بی بچون
کے جو بنص شرع بیوقوف ٹھیر چکے ہین وہ احمق بھی داخل ہین جنکو سلیقہ صرف کرنے لینے دینے
کا نہین ہے گو جوان پہلوان یا پیر نابالغ کیون نہون امراء رؤسا اپنی اولاد کو
نر ہون یا مادہ بیحساب مال دیتے ہین اونکے ہاتھ سے خرید و فروخت کھیل تماشے گوٹ
وغیرہ لہو و لعب مین صرف کرواتے ہین یہہ بات خلاف حکم خدا و رسول ہے اس اسراف

ہین اونکے ساتھہ آپ بہی اونسے زیادہ گنہگار رہوتے ہین بچون کی پسند کی چیز ایک پیسے
کی ہو تو دو پیسے بلکہ ایک روپیہ مین اونکو خرید کرکے دیتے ہین بلکہ خلاف شرع اشیا جیسے
تصویر کے کہلونے وغیرہ مول لیدیتے ہین تا کہ کہین ایسا نہو کہ بچے کا دل کملا جاوے
یہہ سب داخل اسراف ہے قرآن شریف مین اہل اسراف کو شیطانون کا بہائی فرمایا ہے
آج تو بچے کی یہہ خاطر رکہہ لیگئی مگر کل اوسکی خاطر سے انکے دلپر آگ دوزخ بہڑکے گی اوسوقت
قدر انکے ناز و نعمت کی کہل جاویگی اہل دولت سب سے زیادہ اس بلا مین مبتلا رہتے ہین
انکی اولاد جب تک حد بلوغ کو پہونچے کسی قسم کا تمیز حاصل کرے یا نکرے ہزارون لاکہون
روپیہ انکا اونکے رسوم و عیش مین صرف ہو جاتا ہے یہہ سب سرف ہے اس سرف کا جمع خرچ
جب حشر مین سمجہانا پڑیگا تب آنکہین کہلین گی اوسوقت آٹے دال کا بہاو معلوم ہوگا
وہ تو نابالغ ہونے تک گناہ سے بچگئے یہہ مفت مین دام عذاب مین پہس گئے ۔

فصل اس بیان مین کہ جسکا نفقہ جسپر واجب ہے اوسکا ضائع کرنا بڑا گناہ ہے

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو قوت دینا ہے
اوسکو ضائع کردے رواہ ابو داود والنسائی والحاکم الا انہ قال من یعول وقال
صحیح الاسناد حدیث حسن مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اللہ ہر راعی
سے سوال کریگا کہ رعیت سے کیا معاملہ کیا نگاہ رکہا یا ضائع کیا یہانتک کہ آدمی سے
بابت اوسکے گہروالون کے سوال کریگا رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی فرماویگا یہہ جورو
بچے بمنزلہ تیری رعیت کے تہے تو نے انکو کہلایا پلایا یا برباد کردیا بالفاظ انس بن مالک
کا یون ہے ان اللہ سائل کل راع عما استرعاہ حفظ ام ضیع وفی روایۃ حتی
یسأل الرجل عن اہل بیتہ رواہ ابن حبان ایضا فی صحیحہ حدیث ابن عمر مین اتنا اور
زیادہ کیا ہے الرجل راع فی اہلہ ومسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ فی بیت زوجہا ومسئولۃ عن

رعیتھا الحدیث رواہ الشیخان وغیرھا یعنی مرد راعی ہے اپنی بی بی کا بی بی راعی ہے گھر
مین میان کی انسے رعیت کا سوال کیا جاویگا میان کی رعیت بی بی ہوتی ہے بی بی کی رعیت
لونڈی غلام بال بچے ہوتے ہین انسے اچھی طرح برتاؤ ہوا تو خیر ورنہ بازپرس ہوگی حدیث
ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مملوک کے لیے ہے کھانا کپڑا انسے اوتنا ہی کام لیا جاوے
جو یہہ کرسکتے ہین رواہ مسلم یعنی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دین ابوذر نے کہا رسول
خدا صلعم نے فرمایا ہے یہہ تمہارے بہائی ہین اللہ تعالے نے انکو تمہارا زیردست کیا ہے
سو جسکے بہائی کو اللہ نے نیچے اوسکے ہاتھ کے کیا ہے اوسکو چاہیے کہ جو آپ کھاوے
وہ اوسکو کھلاوے جو آپ پہنے وہ اوسکو پہناوے ایسا کام اوس سے نہ لے جسمین
وہ تھک جاوے اگر لیوے تو اوسکی مدد کرے متفق علیہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا
ہے آدمی کو اتنا گناہ کافی ہے کہ جسکا یہہ مالک ہے اوسکی قوت کو روک رکھے رواہ مسلم
بلکہ یہانتک فرمایا ہے کہ جب کسی کا خادم کھانا پکا کر لاوے گرمی دہوان اوٹھاوے تو
اوسکو اپنے ساتھہ بٹھا کر کھلاوے اگر تھوڑا کھانا ہو تو اوسکے ہاتھ پہ ایک دو لقمے رکھدے
اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً
آیا ہے ایک آدمی پاس رسول خدا صلعم کے آیا کہا میرے پاس مال ہے میرے ماں باپ اوسکے
محتاج ہین فرمایا انت ومالک لوالدیک یعنی تو اور تیرا مال دونون تیرے والدین کے
ہین تمہاری اولاد اچہی کمائی ہے تمہاری تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ رواہ ابو
داؤد وابن ماجہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفقہ ماں باپ محتاج کا اولاد پہ واجب ہے
ام سلمہ کہتی ہین رسول خدا صلعم مرض موت مین فرماتے تھے الصلوۃ وما ملکت ایمانکم
یعنی نگاہ رکھو نماز کو اور لونڈی غلامونکو ایسا نہو کہ تم ان دونون کو ضائع کردو
نماز کا ضائع کرنا یہی ہے کہ نماز نہ پڑہی یا کبھی پڑہی کبھی اوڑائی یا قضا کرکے پڑہی
یا آخر وقت مین ادا کی یا ارکان وفرائض وسنن بجا نہ لایا ملک یمین کا ضائع کرنا یہی ہے

که انکو روٹی کپڑا ندے یا اچھی طرح سے نہ دے بلکہ یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ جب کسی غلام کو
بدون کسی حد کے مارے یا طمانچہ لگا دے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے
مسلم نے اسکو مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا ہے ابن مسعود اپنے غلام کو مارتے تھے پیچھے
سے ایک آواز سنی کہ اے ابن مسعود اللہ تعالیٰ زیادہ تر قادر ہے تجھپر تیری قدرت
سے اسپر دیکھا تو رسول خدا صلعم تھے انہون نے کہا اے رسول خدا یہ آزاد ہے واسطے
اللہ کے فرمایا اگر تو اسکو آزاد نکرتا تو تجھکو آگ جلا دیتی رواہ مسلم حدیث ابی سعید
مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب کوئی تم مین اپنے خادم کو مارے وہ اللہ کی دہائی دیوے
تو تم اپنا ہاتھ اوٹھا لو یعنی پھر اوسکو نہ مارو رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب
الایمان لکن لفظ بیہقی کا یون ہے کہ پھر تو اپنے ہاتھ کو روک لے جابر نے کہا رسول
خدا صلعم نے فرمایا ہے تین چیزین ہین جس شخص مین وہ چیزین ہونگی اللہ اوسکی
موت کو آسان کریگا نرمی ضعیف کے ساتھ شفقت ماں باپ پہ احسان طرف مملوک
کے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسیطرح حدیث ابی امامہ مین
نمازی غلام کی مار پیٹ سے منع کیا ہے ذکرہ فی المصابیح ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی
آیا اوسنے کہا اے رسول خدا کہانتک خادم سے اوسکے قصور کو معاف کیا جاوے
پھر دوبارہ یہی بات کہی رسول خدا صلعم خاموش رہے جب تیسری بار کہا تو فرمایا ہر دن
ستر بار معاف کر رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمرؓ

فصل بیان مین پروش کرنیکے لڑکیون کو

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو کوئی مبتلا ہوا ان لڑکیون مین پھر احسان
کرے انکے ساتھ وہ اوسکے لئے اوٹ ہونگی جہنم کی آگ سے رواہ البخاری ومسلم والترمذی
ایک لفظ مین یون ہے جو مبتلا ہوا ان بیٹیون کی مین پھر صبر کیا اوسنے اونپر وہ حجاب

ہونگی اوسکی آتش دوزخ سے ایک عورت آئی اوسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں مین نے
اوسکو تین کھجورین دین اوسنے ایک ایک کھجور اونکو دیدی ایک آپ کھانا چاہا وہ کھجور
بھی بیٹیون نے مانگی اوسنے دو ٹکڑے کرکے وہ بھی اون دونون کو دیدی مجھے تعجب
ہوا مین نے یہ ذکر رسول خدا صلعم سے کیا فرمایا ان اللہ قد اوجب لها بها الجنة
او اعتقها بها من النار رواہ مسلم یعنی خدا نے اوسکے لیے جنت واجب کردی
اس کام پر یا اوسکو جہنم سے آزاد کردیا حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے جسنے عیال داری
کی دو لڑکیون کی اونکے بالغ ہونے تک وہ آویگا دن قیامت کے میرے ہمراہ پھر
اپنی اونگلیاں ملائین رواہ مسلم واللفظ لہ والترمذی ولفظہ من عال جاریتین
دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے
پالا دو یا تین بیٹیون کو یا دو یا تین بہنون کو یہانتک کہ وہ علحدہ ہون یا مرجاوین
تو مین اور وہ دونون جنت مین اسطرح ہونگے پھر سبابہ و وسطی کو ملایا ابن عباس
نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان نہین جسکے دو بیٹیاں ہون وہ
اونسے احسان کرے جب تک کہ وہ اوسکے پاس ہین مگر وہ دونون اوسکو بہشت مین
لیجاوینگی رواہ ابن ماجة باسناد صحیح وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال
صحیح الاسناد اسیطرح یہ بھی فرمایا ہے جسنے کفالت کی کسی یتیم قرابتدار یا بے قرابت
والے کی مین اور وہ دونون جنت مین یون ہونگے پھر دو اونگلیاں ملائین جسنے
تین بیٹیون کو پالا وہ جنت مین ہوگا اوسکو اجر مجاہد صائم قائم کا راہ خدا مین ملیگا
رواہ البزار طبرانی نے عوف بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس مسلمان کی تین
بیٹیاں ہین وہ اوپر خرچ کرتا ہے یہانتک کہ اوس سے علحدہ ہون یا مرجاوین تو وہ
اوسکی اوٹ ہونگی دوزخ کی آگ سے ایک عورت نے کہا بھلا اگر دو ہی دختر ہون فرمایا دو
ہی سہی اس حدیث کے شواہد بہت ہین حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً ذکر تربیت بیٹیون

یا تین بہنون یا دو بیٹی یا دو بہنون کا آیا ہے کہ جسنے انسے اچھا برتاؤ کیا انکے حق مین خدا سے ڈرا اوسکے لیے جنت ہے رواہ الترمذی واللفظ لہ ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے فادبھن واحسن الیھن وزوجھن فلہ الجنۃ ورواہ ابن حبان ایضاً فی صحیحہ یعنی اونکی تعلیم کی اونسے احسان کیا اونکو بیاہ دیا اب یہہ جنت مین جاوے گا ترمذی کا لفظ اسطرح پر ہے لایکون لاحد کم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیھن الا دخل الجنۃ ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسکے پاس کوئی انثی ہے اسنے اوسکو زندہ درگور نہ کیا نہ اوسکو حقیر رکھا نہ بیٹے کو اوسپر اختیار کیا تو اللہ تعالے اوسکو بہشت مین داخل کریگا رواہ ابو داؤد والحاکم وقال صحیح الاسناد لوگ ذکور کو اناث سے زیادہ عزیز رکھتے ہین بیٹیون سے بیٹے زیادہ تر محبوب ہوتے ہین اونکی پرورش کا اہتمام انکی پرورش سے زیادہ ہوتا ہے اسلیے جو کوئی اس باب مین بیٹی کو بیٹے پر مقدم نکریگا تو اوسکے لئے وعدہ جنت کا دیا ہے ام سلمہ کہتی ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسنے خرچ کیا دو دختر یا دو خواہر یا دو رشتہ دار پر اس نفقہ مین امید اجر کی رکہتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالے اون دونون کو اپنے فضل سے آسودہ کردے یا کافی ہو تو وہ دونون اوسکے لیے پردہ ہونگے دوزخ کی آگ سے رواہ الطبرانی حدیث جابر کا لفظ یہہ ہے جسکی تین لڑکیان ہین یہ اونکو ادب سکہاتا ہے اونپر رحم کرتا ہے اونکا کفیل ہے اوسکے لیے جنت واجب ہو گئی کسی نے کہا بہلا اگر دو ہی لڑکیان ہون فرمایا گو دو ہی ہون بعض لوگون نے سمجہا کہ اگر ایک لڑکی کا سوال کیا جاتا تو ایک کو بہی فرما دیتے رواہ احمد باسناد جید والبزار والطبرانی فی الاوسط وزاد ویزوجھن ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسکی تین بیٹیاں ہون وہ اونکی محنت مشقت خوشی ناخوشی پر صبر کرے تو اللہ اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب اسکے رحم کرنے کے اونپر ایک

مردنے کہا بھلا اگر دو ہی ہون فرمایا دو ہی سہی دوسرے آدمی نے کہا اگر ایک ہی ہو فرمایا ایک ہی سہی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد الحمد للہ تعالے کہ اس حدیث مین ایک کا بھی ذکر آگیا اللہ تعالے کے احسان کو تو دیکھو کہ ایک دختر کی پرورش پر وعدہ جنت کا فرمایا ہے جسنے دو یا تین یا چار یا زیادہ کو بالخصوص بہن کو یا یتیم کو تو اوسکے اجر کا کیا ٹھکانا ہوگا۔

فصل اس بیان مین کہ نام اولاد کا اچھا رکھے برا ہو تو بدل دے

ابو الدرداء کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کے تمہارے اور تمہارے باپون کے نام سے سو اچھے نام رکھو رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے بہت پیارے نام خدا کو عبد اللہ عبد الرحمن ہین رواہ مسلم والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ابی وہب جشمی کی حدیث مین یہہ ارشاد کیا ہے کہ پیغمبرون کے نام پر نام رکھو بہت سچا نام حارث وہمام ہے بہت برا نام حرب و مرہ ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے حارث کے معنی کمائی کرنے والا ہمام کے معنی ارادے والا ہے بدتر نام ملک الاملاک ہے یعنی شاہنشاہ اسکو شیخین نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ سب سے زیادہ اغیظ و اخبث آدمی دن قیامت کے وہ ہوگا جسکو شاہ شاہان کہتے ہین کوئی شاہ نہین مگر اللہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جس نام مین غلامی بندگی مملوکی خدا کی نکلے وہ نام اچھا ہوتا ہے یا جو نام سید یا سچا ہے وہ بھی اچھا ہے جس نام مین بڑائی شخصیت تعریف فخر دعوی نکلے وہ نہایت ہی ناپاک بکما نام ہے پیغمبرون رسولون سے بڑہ کر کون ہوگا انمین کسی ایک کا نام بھی ایسا نہین ہے جس سے اونکی تعریف توصیف ثابت ہو پھر امت کو یہہ منصب کہان سے ملا کہ وہ اپنا یا اپنی

اولاد یا اپنی قرابت کا نام ایسا رکھین جس سے بڑائی ثابت ہو تیہہ بلا بہی امرا رؤسا رین سب سے
زیادہ ہے انکے نام لقب زندگی مین تو دعوی خدائی کا کرتے ہین مرنے کے بعد گویا قطعی جنتی ہونیکا
یقین ہو جاتا ہے کوئی خلد نشین کوئی فردوس منزل کوئی جنت نشیمن لکھا جاتا ہے ساری
امت سے بہتر صحابۂ رسول خدا صلعم تہے اونکے مرنے کے بعد بجز رضی اللہ عنہ کے کچھ نہین
کہا جاتا یہ دعا ہے کوئی دعوی نہین ہے یعنی اللہ اون سے راضی ہو علما راست کے
حق مین رحمہ اللہ کہا جاتا ہے یعنی اللہ اونپر رحم کرے اونکے قصور معاف فرما دے یہہ دنیا
کے کتے بڑائی کے بندے کہان سے ایسے آئے کہ زندگی مین محی الدین نور الدین شاہنشاہ
مالک الملک حاکم الحکام ہوئے مرنے کے بعد جنت مین پہنچ گئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے
نام کو بدل ڈالے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلعم برے نام کو بدل دیا کرتے تہے رواہ
الترمذی عاصیہ کا نام جمیلہ برّہ کا نام زینب عاصی کا نام ہشام مضطجع کا نام منبعث رکہا
بلکہ آدمی کا کیا ذکر ہے بری جگہہ کا نام بہی بدل دیتے تہے زمین عفرہ کا نام خضرہ شعب الضلالۃ
کا نام شعب ہدی رکہا بنی الزنیہ کا نام بنی الرشدہ مقرر فرمایا بنی مغویہ کا نام بنی رشد رکہا
غرضکہ جس نام مین کوئی برائی یا بڑائی یا فال بد نکلتی ہو اوسکو تغیر فرما دیتے اب خلاف اس
سنت سنیہ کے اچہی اچہی تعریف و فخر کے نام تلاش کرکے رکہے جاتے ہین ملوک و سلاطین کے
نام اپنے لئے تجویز ہوتے ہین گو نہ وہ لیاقت حاصل ہے نہ وہ دولت و حکومت پیغمبرون
بزرگون کے نام لونڈی غلامون خدم حشم کے لئے مقرر کئے جاتے ہین انا للہ ؛

فصل بیان مین تادیب و تعلیم اولاد کے

جابر بن سمرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے آدمی اپنے بچے کو ادب سکہا دے
یہہ اس سے بہتر ہے کہ ایک پنسیری ناج صدقہ کرے رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن غریب ایوب بن موسی نے اپنے باپ سے مرفوعا یون روایت کیا ہے کہ نہین دیا کسی

باپ نے کسی بیٹے کو بہتر اس دینے سے کہ اوسکو اچھا ادب سکہایا رواہ الترمذی وقال غریب
منذری نے کہا یہہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین لگے رہو اپنی اولاد
سے اچھا ادب دو اونکو رواہ الترمذی یعنی تعلیم اولاد کی واجب ہے اس تعلیم کا اجر صدقہ
دینے سے اولاد کو وادو دہش کرنے سے افضل تر ہے جو تادیب و تعلیم اہل غربا کرتے ہین وہ
امرا نہین کرتے امرا کی اولاد سے اوستاد ڈرتے ہین کسی طرح کی تنبیہ تاکید نہین کر سکتے
اسلیے اونکو علم بہی نہین آتا کسی نے نہ سنا ہوگا کہ گروہ سلاطین وملوک وامرا ورؤسا ر
مین کوئی شخص بڑا عالم ہوا سارا علم اللہ تعالے نے غربا و رعایا ہی مین رکہا ہے اور جو
اتفاقاً کسی امیر کو علم آگیا ہے تو پہر اوسنے دولت کو دہتا ہی بتائی ہے یہہ اللہ کا فضل ہے
کہ دولت فانی تو امرا کو دی علم باقی غربا کو بخشا پہر قرآن مین فرمادیا ھل یستوی الذین
یعلمون والذین لا یعلمون یعنی عالم وجاہل برابر نہین ہوسکتے علما نے کہا ہے اگر ان بادشاہان
کو لذت علم کی خبر ہوتی تو یہہ اوسکے چہین نے کے لیے بہی ویسی ہی فوج کشی کرتے جسطرح کسی
کا ملک لینے کے لیے کرتے ہین مگر یہہ اس لذت سے محروم رکہے گئے ہین یہی وجہ ہے کہ جو نفرت
انکو اہل علم سے ہے وہ کسی سے نہین مال میراث فرعون وقارون ہے علم میراث انبیا علیہم السلام
ہے دولت خدا کے دشمنون کو ملتی ہے علم خدا کے دوستون کو دیا جاتا ہے ریاست کو حاکم
بالادست چہین لیتا ہے علم کو کوئی چہین نہین سکتا دولت خرچ کرنے سے کم ہوجاتی ہے علم
خرچ کرنے سے زیادہ ہوجاتا ہے مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے علم خود عالم کا حافظ ہے مال
کو چور خائن ڈاکو رہزن لیجاتے ہین علم کو کوئی نہین لیجا سکتا مال سبب فسق وفجور وشہوت
کا ہوتا ہے علم باعث تقوی وطہارت کا ہوتا ہے اوسکا انجام غالباً جہنم ہے اسکا انجام غالباً
بہشت ہے تہا ننگ تو شیر حکی ہے کہ اگر کوئی آسودہ بسبب عمل نیک وترک گناہ کے بخشا جاویگا
تو وہ پیغمبری کیون نہو تب بہی فقرا سے پانسو برس پیچہے بہشت مین جاویگا مگر ہم لوگون
کی کم نصیبی ہے کہ ہم علم چہوڑکر دنیا کی طلب مین پہنستے ہین حالانکہ دنیا کی یہہ وفائی مثل عورت

کی بیوفائی کی معلوم ہے اسیلئے دنیا کو عورت ٹھیرایا ہے ؎

غافل مشو ز عشوهٔ دنیا که این عجوزه | مکاره می نشیند و محتاله می رود

مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو علم حلال و حرام سکھاوے جہانتک ہو سکے عالم بناوے دولت تو جتنی قسمت مین لکھی ہے اوتنی مل ہی جاویگی مگر علم سے محروم رہنا بڑی بدنصیبی ہے ادب سے بے نصیب رہنا بڑی تباہی کی علامت ہے رب زدنی علما ؎

بادشاہے پسر بمکتب داد | لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او نبشته بزر | جور استاد به ز مہر پدر

فصل اس بیان مین کہ اپنا نسب غیر سے ملانا یا کسی اور کا غلام بننا گناہ عظیم ہے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے باپ کے سوا کسی اور کا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجۃ حدیث مرفوع ابی ذر مین یون آیا ہے جو کوئی آدمی دعوی غیر باپ کا کرتا ہے اور وہ جانتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے رواہ الشیخان حدیث طویل علی مرتضی مین مرفوعاً اس لفظ سے آیا ہے من ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیامة عدلا و لا صرفا رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی والنسائی یعنی جسنے غیر کو باپ بنایا یا غیر کا غلام بنا اوسپر خدا فرشتون سارے لوگون کی لعنت ہے اللہ تعالے دن قیامت کے نہ اوسکا فرض قبول کریگا نہ نفل عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده سے مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کفر ہے واسطے آدمی کے یہ بات کہ انکار کرے اپنے نسب کا گو وہ نسب اوسکا باریک ہو یا دعوی کرے ایسے نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے رواہ احمد والطبرانی فی الصغیر

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر باپ کا اوسکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی
اگرچہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ سے آتی ہے رواہ احمد وابن ماجۃ ورجالہما
رجال الصحیح ابن عباس نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو مدعی ہوا غیر باپ کا
یا غلام بنا غیر آقا کا اوسپر لعنت ہے خدا و فرشتون و سارے آدمیون کی رواہ
احمد وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ عائشہ کا لفظ یہہ ہے جو غلام بنا غیر مولے
کا اوسنے اپنی جگہہ دوزخ مین مقرر کرلی رواہ ابن حبان فی صحیحہ انس کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے ارشاد کیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ
فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ رواہ ابوداؤد یعنی ایسے آدمی
پر قیامت تک لگاتار خدا کی پھٹکار رہتی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے
ہین جسنے دعوی کیا ایسے نسب کا جسکو وہ پہچانتا نہین ہے اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ
کے یا جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ باریک ہو تو بھی کافر ہوا ساتھہ اللہ کے رواہ
الطبرانی فی الاوسط ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بدلنا نسب کا یا ولا کا حرام ہے
اسکی سزا یہہ ہے کہ ایسے شخص پر جنت حرام ہوجاتی ہے یہہ شخص کافر بنجاتا ہے اسپر خدا
و ملائکہ وغیرہم کی لعنت پڑتی ہے اسکا فرض و نفل قبول نہین ہوتا یہہ بلا امراء کے گہر
بہت ہے بعض دولتمند زبردستی فخر باطل کرنے کے لئے سید بنتے ہین حالانکہ غیر سید
ہین بعض اپنی سیادت یون جتاتے ہین کہ ہماری مان سید تہین یا ننہیال مین کوئی
سید گزرا ہے حالانکہ نسب باپ کا ہوتا ہے نہ مان کا مگر وہ بچہ جو زنا یا لعان کا ہو کہ
اوسکا نسب وہی اوسکی مان کا نسب ہے اور اگر وہ مان بھی مجہول النسب یا ولد الزنا
ہے تو پھر کیا پوچھنا اسیطرح غلام تو کسی کے گھر کے ہین نام کسی اور ہی کا لیتے ہین ملوک و
سلاطین ورؤسا کے یہان صدہا عورتین بے نکاحی ہوتی ہین یا نکاح والی مگر بچہ
کسی کا جنتی ہین پھر سر پر اوس امیر و رئیس و بادشاہ کے تھیپتی ہین وہ بچہ اونکا بیٹا

یا انکی بیٹی ٹہیر جاتا ہے یہہ سراسر کفر ہے موجب لعنت کا ہے پہر وہ اولاد زنا ہی جوان ہوکر آپکو اوسی فرضی باپ کیطرف منسوب کرتی ہے حالانکہ لوگون سے یا گہر والون سے سن لیا ہے کہ اوسکے نطفے سے نہین ہے والدہ شریفہ نے کسکی رہی کہیت سے یہہ بیج حاصل کیا ہے اس حرکت بے برکت سے جتنے لوگ اس کام مین شریک و ہمزبان ہوتے ہین سب کے سب ملعون کافر جنت سے محروم ہوجاتے ہین نسب کا بدلنا غالبا دنیا کمانے کے لئے ہوتا ہے اگر صحیح نسب ظاہر کرتے ہین تو ریاست سے محروم رہتے ہین یا صلہ رحم سے مردود ہوتے ہین یا امیرون رئیسون کے گہرانا رشتہ بیاہ شگنی نہین ہوتی اس لالچ سے جہوٹا نسب کہے جاتے ہین اس سے زیادہ یہہ حماقت ہے کہ بعض سید ہی اپنا نسب چہپاتے ہین کہ شاید اس نام سے بیقدری ہو کوئی مغل بنتا ہے کوئی پٹھان حرام کے بچے کا نسب وہی ہے جسکا وہ نطفہ ہے کافر کا نطفا ہو یا مسلمان کا اگر کسی کی کسی پشت مین کچہہ نقصان نسب کا ہوچکا ہے یعنی آباء و اجداد مین یا امہات مین کوئی حرام زادہ تہا یا کسی کا غلام یا کسی کی لونڈی تہی گو اب دو چار یا پانچ چہہ پشت سے وہ خرابی باقی نہین رہی تو بہی اسکو وہی اگلا نسب بیان کرنا لازم ہے ورنہ کذب لازم آویگا ملعون ٹہیریگا یہی معنی ہین اس حدیث مذکور کے کفر بامرء تبرء من نسب وان دق وادعاء نسب لا یعرف باریکی نسب کی یہی ہے کہ جب کسی پشت پیڑہی مین جو نسب تہا اوسکو چہپاکر اب دوسرا نسب فی الحال کا قائم رکہے جب کسی کا ایک باپ حرامی تہا تو اوسکا نسب وہ نرا جسکی طرف وہ منسوب ہے اب اوس حرامی کی اولاد بعد دو چار پشت کے ہی مجہول النسب ہی رہیگی وہ ہرگز شرعاً اوس خاندان کا نہین ہوسکتا ہے جسکی طرف منسوب ہے اسیطرح حکم اون عورتون کا ہے جو نطفہ غیر کو شوہر کے خاندان مین ملا دیتی ہین حدیث مین انپر بہی لعنت آئی ہے سخت درجہ کی وعید فرمائی ہے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جب تک نسب اپنا یقیناً معلوم

مکرے تب تک نہ سید بنے نہ شیخ نہ اور کوئی اگر معلوم نہو تو سکوت کرے یا جو سنا سنایا ہو
کہ فلان کا نطفہ ہے وہی بیان کرے بے دریافت کیے ہوئے اپنا نسب دوسرے کے
نگلے نہ باندہے پھر جبکہ یہہ بات مقرر ہوچکی ہے کہ مغفرت عمل صالح پر موقوف ہے کوئی
کیون نہو کہین ہو کسی نسب کا ہو شریف یا وضیع تو اب بیان کرنے نسب صحیح مین کیا
ڈر ہے دنیا کے لوگ اگر یہہ سمجھین گے کہ کمینہ ہے یا حرام زادہ یا دہنا جلا ہا گندی
کاغذی تو سمجھا کرو اس سمجھنے سے اوسکے آخرت تو نہین بگڑتی نہ خدا کی طرف سے رزق
بند ہوتا ہے بہت ہوگا تو یہہ ہوگا کہ جو صحیح النسب شریف الحسب ہین وہ اس سے
ناتا رشتہ نکرینگے بلا سے نکرو یہہ اپنے ہمجنسون مین تو بیاہ کرسکتا ہے مگر اس کہنے مین کہ
سید سے پٹھان بنگیا یا پٹھان ہوکر سید کہلایا یا پہلے مغل تھا اب شیخ بنا یا مہاجر سے انصاری
یا بالعکس اسکے ہوگیا یا نومسلم تھا آپکو بعد چند پشت کے قریش بتانے لگا یا حرامی ہوکر
حلالی کہلانے لگا بالکل ایمان سے باہر ہوجاتا ہے گو دنیا مین لوگ دہوکا کہا وین شریف
سمجھ لین جسکو اپنی نجات درکار ہے اوسکو اس سچی ذلت سے کچھ عار نہین ہے ایمان
رہے ذات رہے یا نرہے ہ

کسیطرح سے وہ آئین ہمین نہال کرین	ذلیل ہمکو سمجھہ لین زبون خیال کرین

جب سے سلطنت اسلام خاندان قریش سے جاتی رہی اہل علم کی قدر مٹ گئی بندۂ
درہم و دینار رہگئے سلطنت و ریاست و امارت دین ایمان ٹھہر گئی تب سے انتظام
حسب و نسب کا خاندان ملوک و سلاطین سے بالکل جاتا رہا بہت جگہہ تو نکاح ہی نہین
ہوتا ہے جہان کہین نکاح ہوتا ہے تو وہان اور صدہا سامان بطلان نکاح کے بہی موجود
ہوجاتے ہین باوجود نکاح مخفی یا ظاہر کے اکثر زنا ہوا کرتا ہے کبہی کسی فاسق فاجر
مسلمان سے کبہی کسی عیسائی ہندو وغیرہ سے کبہی چپیلے چاپڑون سے جنکا نہ کچھہ نسب
ہے نہ حسب پھر اگر وہ بیٹا رہگیا بچا پیدا ہوا تو گلے شوہر کے بندہ گیا اوسکو بہی جانا چاہیے

اس تحفۂ عجیب وغریب کا قبول کرنا پڑا خصوصاً اوس صورت مین کہ کوئی دوسرا بیچارا اوسکے نہین ہے شوہر صاحب بہی یہہ سمجھے کہ اگر ہماری کمائی نہین ہے تو نہ سہی بی بی صاحبہ کا تو یہہ فیض ہے اونکے طفیل مین صاحب اولاد تو کہلائے مردانگی تو ظاہر ہو گئی پہر اوسکو لیکر اپنی جگہہ قائم کردیا پہر ایسی برکت ہوئی کہ جس پشت مین دیکہو یہی کارروائی غالباً ہوتی رہتی ہے اول تو خود یہہ جانشین اسطرح کے تہے پہر انکے جانشین کسی اور ہی کہیت کی مولی ہوئے اونکے بعد جو آئے وہ کسی اور ہی کان کے گوہر شاہوار تہے مگر اونکی ناک نہ کٹی بلکہ کہین ایسی اولاد عطر مجموعہ بہی ہوتی ہے اگرچہ درحقیقت عطر فتنہ ہے جب ایک عورت نے چند یارون سے خلوت کی اوس ہنگامے مین حمل رہگیا تو سوا خدا کے کون جان سکتا ہے کہ یہہ کسکا نطفہ ہے بہت ہوا تو قیافہ سے کسیقدر استدلال کرسکتا ہے یا عادت وخو ملاکر پہچان سکتا ہے مگر کیا حاصل اولاد تو اوسی نکاحی باپ کی ٹہیر چکی تمام خلق کا دہی ہوا جو اوسکے مان باپ سے تہا ہان اتنا ضرور ہوتا ہے کہ یہہ نیک بختی ان نسب والون کی قیامت کے دن کوئی دوسرا ہی رنگ لاویگی وہان جو جسکے نطفہ سے ہوگا اوسکا حال کہل پڑیگا یہان تو چند آدمیون مین رسوائی سے بچ گئے تہے وہان ساری مخلوق کے سامنے قلعی کہل جاویگی پانی کا ہگا مونہہ پر آویگا افسوس ہے کہ خواص وعوام اہل اسلام مجرد کلمہ پڑہنے پر مطمئن ہوکر بیٹہہ رہے ہین یہہ نہین جانتے کہ اگرچہ کلمہ بہشت کی کنجی ہے مگر جس کنجی مین دندانے نہین ہوتے اوس سے کوئی قفل نہین کہلتا اس کنجی کے دانت ایسی احکام و اعمال صالحات ہین موجبات کذب وکفر وہلاک ونار سے بچنا ہے جب کفر کے کام کیے جہوٹ بولے خدا کو مسلمانون کو دہوکا دیا حرام کاری کو حلال سے بہتر سمجہا جسکا نسب چاہا لے لیا اچہا ہو یا برا باپ کو چہوڑ کر غیر کے پوت بنگئے دولت آسودگی ناموری حاصل کی تو اب یہہ مسلمانی کاہے کی ہوئی دہینگا مشتی ہٹ دہرمی ٹہیری لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؁

فصل اس بیان مین کہ جسکے تین یا دو یا ایک بچہ مرین اوسکو بہشت ملیگی

انس نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مرے اللہ اوسکو داخل بہشت کریگا اپنی رحمت و تفضل سے رواہ البخاری و مسلم والنسائی وابن ماجۃ نسائی کی ایک روایت مین یون آیا ہے جسنے صبر کیا تین بچون پر جو اسکی پشت سے نکلے ہین وہ داخل ہوا بہشت مین ایک عورت نے کہڑے ہوکر کہا بہلا اگر دو بچے ہون فرمایا دو ہی سہی عورت نے کہا کاش مین ایک بچے کو بہی پوچہ لیتی رواہ ابن حبان فی صحیحہ مختصرا بلفظ من احتسب ثلاثۃ من صلبہ دخل الجنۃ قید من صلبہ سے معلوم ہوا کہ حرام کے بچے کا یہ حکم نہین ہے حدیث عتبہ بن عبد السلمی کا لفظ یون ہے جس کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مرجاتے ہین تو وہ آٹہون دروازے بہشت سے آگے اوسکو لیوینگے کہ جس دروازے سے اوسکا جی چاہے داخل ہو رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن ع درخلد زہر درکہ در آئی خوب ست ہ اللہم ارزقنا ابی ہریرہ کا لفظ اسطرح پر آیا ہے کہ جس مسلمان کے تین بچے مرے پہر اوسکو آگ نہین چہوتی مگر قسم پورا کرنے کے لیے رواہ مالک والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ مسلم کی روایت مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے انصار کی چند عورتون سے فرمایا تم مین سے جس کسی کے تین بچے مرے پہر اوسنے بامید اجر صبر کیا تو وہ بہشت مین جاویگی ایک عورت نے اونمین سے کہا بہلا اگر دو ہی مرین فرمایا ہان یا دو ہی مرین دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ ایک عورت بچا لیکر آئی حضرت صلعم سے کہا اسکے لئے دعا فرمایئے مین تین بچے دفن کر چکی ہون فرمایا تونے تین بچے گاڑے ہین کہا ہان فرمایا تو پناہ مین آئی دوزخ کی آگ سے ایک بڑی فصیل مضبوط کے اندر آبو ذر کہتے ہین مینے رسول خدا صلعم کو سنا فرماتے تہے ما من مسلمین یموت بینہما ثلاثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث الا ادخلہما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاہما اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح مین امام احمد نے مسند مین حدیث ام انس بن مالک سے روایت کیا ہے نسائی نے

ابوہریرہ کی حدیث مین اتنا اور بڑہایا ہے اونسے کہین گے تم جنت مین جاؤ وہ کہین گے ہم جب جاوینگے کہ ہمارے باوا جا لین اوسپر اونسے کہا جاویگا کہ تم اور تمہارے باپ دونون بہشت مین داخل ہو تیہ بات وہین ٹہیک بیٹہتی ہے جہان دونون مان باپ اس اولاد کے مسلمان ہین اور اولاد بہی حلال کی ہے نہ حرام کی ابو حسان نے ابو ہریرہ سے کہا میرے دو بچے مر چکے ہین تم مجہکو کوئی ایسی حدیث نہین سناتے جس سے میرا جی خوش ہو کہا ہان چہوٹے بچے جنت کی چڑیان ہین انہین سے ایک اپنے باپ سے آکر ملیگا یا مان باپ دونون سے اوسکا دامن یا ہاتہ پکڑیگا پہر نہ چہوڑیگا یہانتک کہ اللہ اوسکو اور اوسکے باپ کو داخل جنت کرے رواہ مسلم ابی سعید کہتے ہین ایک عورت آئی اوسنے رسول خدا صلعم سے کہا مرد آپکی حدیثین لیگئے ایک دن ہمارے لئے بہی ایسا مقرر فرمائے جسمین ہمکو وہ سکہا دیجو خدانے تمکو سکہایا ہے فرمایا فلان فلان دن فلان فلان جگہہ مین تم جمع ہو جایا کرو پہر وہان تشریف لائے تعلیم فرمائی پہر یہ ارشاد کیا کہ تم مین سے جس کسی عورت کے تین بچے آگے بہیجے ہین وہ اوسکے دن قیامت کے اوٹ ہونگے آگ دوزخ سے ایک بی بی نے کہا اور جو دو ہی بچے ہون فرمایا دو بہی کافی ہین رواہ البخاری ومسلم وغیرہما بلکہ حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ جو عورت کہ کہلی ہوئی تین بچون سے جو اوسکی پشت سے پیدا ہوئے ہین پہر اوسنے امید اجر رکہی خدا سے خدا کی راہ مین تو جنت اوسپر واجب ہو گئی رواہ احمد والطبرانی ورواتہ ثقات کہلی اوس عورت کو کہتے ہین جسکا بچہ نہ جیے عبدالرحمن بن بشیر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسکے تین بچے نابالغ مرگئے وہ آگ مین نہ جاویگا مگر راہ چلتے یعنی فقط پل صراط پرسے گذر کر جاویگا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ولہ شواہد کثیرۃ عمرو بن عبسہ مرفوعًا کہتے ہین جسکے تین بچے ہوئے اسلام مین پہر جوان ہونے سے پہلے وہ مرگئے اللہ تعالے اپنی رحمت سے اوسکو داخل بہشت کریگا جسنے دو چیزین خرچ کین راہ خدا مین سو جنت کے آٹہ دروازے ہین جس دروازے سے یہ چاہیگا اوسی دروازے سے

اللہ اوسکو بہشت مین لیجاویگا اسکو امام احمد نے باسناد حسن روایت کیا ہے دو چیز سے
یہہ مراد ہے کہ جسنے دو پیسے یا دو روٹی یا دو کپڑے یا دو کتابین دین کی راہ خدا مین صرف
کین تو اسکا یہہ اجر ہے جو مذکور ہوا اللهم ارزقنا ام حبیبہ پاس عائشہ صدیقہ کے بیٹی تہین
رسول خدا صلعم آئے فرمایا جن دو مسلمانون کے تین بچے نابالغ مرگئے اونکو دن قیامت کے
لاکر باب جنت پر کہڑا کرکے کہین گے کہ اندر جاؤ وہ کہین گے ہم جب جائینگے کہ ہمارے
ماں باپ بہی جاوین اوسپر اونسے یہہ کہا جاویگا اچہا تم بہی جاؤ یہہ تمہارے باوا بہی جاوین
رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن جید زہیر بن علقمہ نے کہا ایک انصاری عورت
پاس رسول خدا صلعم کے آئی اوسکا ایک بیٹا مرگیا تہا قوم نے اوسکو ملامت کی تہی اوسنے
کہا اے رسول خدا جبسے مین مسلمان ہوئی ہون اسکے سوا میرے دو بیٹے اور بہی
مرچکے ہین آپنے فرمایا واللہ لقد احتظرت من النار حظارا شدیدا رواہ الطبرانی
فی الکبیر باسناد صحیح یعنی قسم ہے خدا کی تو ایک بڑے حظیرے مین ہو گئی آگ سے حارث
بن اقیش کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جن دو مسلمانون کے چار بچے مرے اونکو
خدا اپنے فضل رحمت سے بہشت مین داخل کریگا ایک شخص نے کہا بہلا تین مرے ہون فرمایا
تین بہی سبہی کہا دو فرمایا دو کا بہی یہی حکم ہے رواہ عبد اللہ بن الامام احمد ف
زوائدہ وابو یعلی باسناد صحیح والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم یہہ حدیث کئی طریق
کئی لفظ سے مختصر مطول طور پر بروایات ثقات ابی ہریرہ سے نزدیک احمد کے ابی ثعلبہ
سے نزدیک طبرانی واحمد کے جابر سے نزدیک احمد وابن حبان کے صحیح مین آئی ہے اسکے
سوا اور بہی بہت احادیث فضائل موت اولاد و مغفرت آبا و اجداد مین وارد ہوئے ہین منذری
نے سب یکجا لکہے ہین ابی موسی اشعری نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جب کسی بندے
کا بچا مرجاتا ہے اللہ تعالے فرشتون سے کہتا ہے تمنے بچا میرے بندے کا لے لیا وہ
کہتے ہین ہان پہر فرماتا ہے تمنے پہل اوسکے دل کا لیلیا کہتے ہین ہان فرماتا ہے اوس نے

کیا کیا کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ پڑہا ارشاد ہوتا ہے اس بندے کے لیے ایک گہر بہشت مین بناؤ اوسکا نام بیت الحمد رکہو رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ و قال الترمذی حسن غریب ۔

فصل اس بیان مین کہ عورت کو اوسکے شوہر پر بہڑکانا یا غلام کو سید سے بہکانا گناہ ہے

بریدہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین جو کسی آدمی پر اوسکی جورو یا مملوک کو بہڑکاوے آمادہ فساد کرے فریب دے رواہ احمد باسناد صحیح واللفظ لہ والبزار وابن حبان فی صحیحہ بلفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً یون آیا ہے ۔ لیس منا من خبب امرأة علی زوجہا وعبدا علی سیدہ رواہ ابو داؤد وسند احد الفاظ والنسائی ابن حبان نے یون روایت کیا ہے من افسد امرأة علی زوجہا فلیس منا یعنی جو میان بی بی مین باہم فساد کراوے لڑائی کہڑی کرے بکہیڑا اٹہاوے وہ ملمانی سے باہر ہے اسکو طبرانی نے بہی صغیر و اوسط مین حدیث ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ابو یعلی و طبرانی نے اوسط مین حدیث ابن عباس سے بہی اخراج کیا ہے سارے راوی اسکے ثقہ ہین حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے ابلیس اپنا تخت پانی پر رکہکر اپنا لشکر بہیجتا ہے بڑا اقرب اسمین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ ہے ایک لشکری آتا ہے کہتا ہے مینے یہہ کیا وہ کیا شیطان کہتا ہے تونے کچہہ بہی نہین کیا پہر ایک آورآتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہو چھوڑا یہانتک کہ اوسکو اوسکی جورو سے جدا کرادیا ابلیس اوسکو اپنے پاس بٹہاتا ہے کہتا ہے تو بہت اچہا کام کا شخص ہے پہر اوسکو اپنے گلے سے لگاتا ہے رواہ مسلم وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میان بی بی مین فساد کرانا لڑائی ڈلوانا شیطان کا کام ہے تیہ عورتین جو کٹناپن کیا کرتی ہین یہہ مرد جو بہڑواپن کیا کرتے ہین طریقہ اسلام سے باہر شیطان کے لشکری پیادے سپاہی ہین قرآن شریف مین بہی ذکر اس فتنے کا آیا ہے یفرقون بہ بین المرء وزوجہ جبتک میان بی بی مین موافقت

وحشتی ہے انتظام گھر کا درست ہے جب بگاڑ ہوتا ہے سارا کام خاک مین ملجاتا ہے کچہ نرے
شوہر ہی کو تکلیف نہین ہوتی بی بی کی بہی تباہی ہو جاتی ہے آباد گھر ویرانہ ہو جاتا ہے مگر
نسبت مردون کے عورتین جلد تر فریب مین آجاتی ہین جہان دو چار ناپاک شیخ ورتون
کی صحبت ہوئی ٹہٹیان لقیان شہدیان جمع ہو گئین اونہون نے کسی کا عشق انکے لیے بیان
کیا دو چار فقرے دغابازی سخن سازی کے بنا کر سنانا شروع کیے بی بی صاحبہ کی عقل
جاتی رہی اب یہی داستان سننے لگین تو جوان عورتون کا تو کیا ذکر ہے جو عمر سے ڈہل جاتی
ہین مگر بالدار آسودہ حال ہین وہ بہی ایسی باتین سنکر پہیلنے لگتی ہین نعوذ باللہ من
غضب اللہ حدیث شریف مین آیا ہے اللہ تعالے دن قیامت کے طرف اوس بوڑہے مرد
بوڑہی عورت کے نظر بہی نکریگا جو زانی وزانیہ ہین اونکا قال زنا سہی ایک سے طلاق
لیکر دوسرے سے ملنا یہہ کیا اچہا کام ہے آخر بدنامی دنیا رسوائی آخرت تباہی اعمال
خرابی سوئے ہی اسکا انجام ہے *

فصل اس بیان مین کہ بے سبب طلاق لینا عورت کا منع و خول نازی

توبان نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جس عورت نے طلاق مانگی اپنے شوہر سے بے کسی
کہٹکے کے او سپر جنت کی ہوا حرام ہے رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن
ماجۃ والدارمی وابن حبان فی صحیحہ بیہقی نے اس حدیث کے آخر مین یہہ بہی زیادہ
کیا ہے کہ خلع کرنے والیان منافقات ہین جو کوئی عورت بے سبب شوہر سے طلاق چاہتی
ہے وہ جنت کی ہوا تک نہ پاویگی یا خوشبو تک ابن عمر کی حدیث مین مرفوعا اسطرح آیا ہے
کہ حلال کامون مین سب سے زیادہ دشمن کام طرف اللہ کے یہی طلاق ہے اسکو ابو داؤد وغیرہ
نے روایت کیا ہے حدیث مین یہہ بہی آیا ہے المنتزعات والمختلعات ہذہ المنافقات
رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ مرفوعا یعنی جو عورتین شوہرون سے اپنی جان کو علیحدہ

رکھتی ہین اونسے کھینچی ہین اور وہ عورتین جو خاوندون سے خلع کرتی ہین یہہ سب
منافقات ہین معلوم ہوا جو عورت یہہ کہے کہ مجھکو فقط دوسرے بات چیت کرنا اپنا دکھانا
دیکھنا ہنسی دل لگی کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے پاس لیٹنا بیٹھنا اوٹھنا سونا اختلاط کرنا پسند
نہین آتا صحبت کا کیا ذکر ہے تو وہ بھی ایک شعبہ نفاق کا ہے اوسکے دلمین اور کچھہ ہے
زبان پر اور کچھہ ہے حدیث مرفوع معاذ بن جبل مین آیا ہے نہین پیدا کیا اللہ نے کسی
چیز کو روے زمین پر دشمن تر طلاق سے رواہ الدارقطنی غرضکہ شرع شریف مین تو
یہہ کچھہ لے دے خلع وطلاق پر آئی ہے یہان اب یہہ کام ہنسی دل لگی رہگیا ہے شوہر
سب طرح اچھا ہے مگر بی بی کو اوس سے خلع کرنا یا طلاق لینا بہت ضرور ہے اسلیے کہ
آنکھہ کسی دوسرے مردوے سے لگی ہے یا کسی کا پیغام آیا ہے یا کسی نے اپنا عشق ان
بی بی صاحبہ سے ظاہر کیا ہے یا خط غلامی لکھدینے کا اقرار ہوگیا ہے یا مالدار گھر کا ہے یا قوت
حیوانی زیادہ رکھتا ہے یا اوسکی ماتحتی مین آزادگی تمام حاصل ہوگی شوہر حال برا ہے
اسلیے کہ خلاف شرع باتون سے منع کرتا ہے یا خود اسکے جلسون مین شریک نہین ہوتا یا
ہوتا ہے مگر دل سے راضی نہین ہے یا ہر وقت ٹھٹے دل لگی نہین کرتا ہے مسخراپن اور
لغو و باطل حرکات وسکنات سے بچتا ہے یا بری صحبت سے روکتا ہے یا اسراف سے بچاتا ہے
علی ہذا القیاس اس قسم کے صدہا اغراض نفسانی ہین جنکے سبب سے حاجت خلع وطلاق
کی ہوتی ہے مگر یہہ سارے اسباب موجب ہلاکت عورت کے ہین پھر کبھی یہانتک نوبت
پہونچتی ہے کہ اگر خوشی سے وہ خلع نہین کرتا ہے یا طلاق نہین دیتا ہے تو بزور حکومت
یا بخوف حاکم یا لا کارروائی کرائی جاتی ہے اور جو خود ہی حکومت حاصل ہے تو پھر بیچارے
شوہر کو بجز اطاعت کے کیا چارہ ہو سکتا ہے پس جسطرح یہہ سب عورتین منافق ہین
جنت سے محروم رہین گی اسیطرح بعضے جاہل مرد بھی بے غیرت آدمی بھی اپنی ضد پر
اڑ جاتے ہین کہ ہم کچھہ ہی ہو ہرگز خلع نکرینگے نہ طلاق دینگے دیکھین ہم سے کون طلاق

لیتاہے کون دلواتاہے حالانکہ جسکی عورت اسطرح کے مزاج کی ہوا ور اوسکے سبب سے
اسکے دین وایمان و وضعداری وشرافت مین ٹبا لگتا ہو تو ایسی بی بی کو معلق رکہنا ایک
دوسرا گناہ مول لیناہے ایسی عورت کو کبہی مہر بہی اپنے پاس نرکہے اگر ذرا بہی حفاظت
ایمان کی درکار ہے ورنہ جیسی یہ بی بی ویسے یہ میان حرمین شریفین مین عموماً اقوام
رذیل مین ہر جگہہ خصوصاً عادت خلع وطلاق کی بہت ہے اسکو فارغخطی کہتے ہین ایک سے
مہر لیا اوسکو دہتا بتائی دوسرے سے آنکہہ لڑائی اوس سے نکاح کیا جب مال نرہا یا طاقت
نرہی اوسکو چہوڑ دیا تیسرے پر نظر ڈالی غرضکہ نکاح کیاہے ایک کہلونا ہے نہ شرم سے
غرض نہ شرافت سے مطلب حتی کہ لنا کمائی کرنا یاری آشنائی کا مزہ اس پردہ نکاح
مین اوٹہانا منظور ہے اسکی سزا اگر محرومی جنت سے نہو تو پہر کیا ہو حدیث ابی موسی
مین مرفوعاً یون آیاہے ہر آنکہہ زانی ہے عورت جب عطر ملکر مجلس مین آئی تو وہ زانیہ
ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح اسکو نسائی ابن خزیمہ
ابن حبان نے بہی روایت کیاہے مگر اس لفظ سے کہ جو کوئی عورت عطر لگا کر کسی قوم
پر گزری کہ وہ اسکی خوشبو پاوین تو وہ زانیہ ہے ہر آنکہہ زنا کرتی ہے رواہ
الحاکم ایضاً وقال صحیح الاسناد مجلس مین عطر لگا کر آنے کا کیا ذکر ہے عورت اگر
خوشبو ملکر مسجد مین جاوے تو بہی درست نہین ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیاہے رسول
خدا صلعم نے فرمایاہے نہین قبول کرتا اللہ نماز اوس عورت کی جو نکلی طرف مسجد کے
اور خوشبو اوسکی آرہی ہے یہانتک کہ پہر کر نہاوے یعنی نہادہو کر اوس خوشبو کو
دور کردے اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیاہے اسکی سند متصل ہے سب
راوی ثقہ ہین اسکو ابی داؤد وابن ماجہ نے بہی روایت کیاہے دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین مرفوعاً یون آیاہے جس عورت نے بخور لیا ہو وہ ہمارے ساتہہ نماز عشا مین حاضر
نہو رواہ ابوداؤد والنسائی سو جب مسجد ومجلس مین عورت کا عطر ملکر آنا جائز نہوا تو

دربار بازار عام محفلون مین اسطرح سعطر ہو کر آنا اور زیادہ تر معصیت ہوگا اس کام کو ایمان سے بہت بعد ہے ۰

فصل اس بیان مین کہ ظاہر کرنا اپنی راز کا میان بی بی دونو نکو درست نہین ہے

ابو سعید کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے بہت برا آدمی نزدیک خدا کے درجہ مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ جو اپنی عورت کے پاس پہنچا یا اوسکی عورت اسکے نزدیک آئی پہر ایک دوسرے کے بہید کہولنے لگا روالا مسلم وابوداؤد وغیرہما اسما بنت یزید نے کہا مین پاس رسول خدا صلعم کے تہی کچہ مرد عورت بہی وہان بیٹہے تہے فرمایا شاید کوئی آدمی ذکر کرتا ہے اوس کام کا جو اوسنے اپنی جورو سے کیا ہے یا عورت بیان کرتی ہے وہ بات جو اوسنے اپنے شوہر سے کی ہے لوگ چپ ہوگئے مینے کہا ہان رسول خدا یہہ مرد عورت ایسا کیا کرتے ہین فرمایا تم ایسا نکرو اسکی مثال یہہ ہے کہ جیسے ایک شیطان ایک شیطانی سے ملا اوسکو داب بیٹہا اور لوگ دیکہہ رہے ہین روالا احمد من روایتہ شہر بن حوشب ایسے مرد عورت کو جو حال جماع وقاع مباشرت صحبت کا غیرون سے بیان کرے شیطان وشیطانی فرمایا ہے جاہل لوگ یہہ کام بہت کرتے ہین بلکہ بعض بیحیا بے غیرت اپنی قوت باہ پہ فخر کرتے ہین عورت عورت سے حال شوہر کی صحبت کا بیان کرتی ہے کہ وہ اسطرح ملتا ہے فلان فلان حرکت کرتا ہے ایک مرد کی دو عورتین ہوتی ہین تو وہ ایک جورو کا حال دوسری جورو سے کہتا ہے کہ تم مین یہہ بات ہے اوسمین یہہ بات ہے اوسکی ادا عشوہ وناز نخرے کا حال ظاہر کرتا ہے اوسکے محاسن معائب زبان پر لاتا ہے سو یہہ حرکت شیطانی ہے نہایت بیحیائی کا کام ہے اسلام سے اسکو کچہہ بہی علاقہ نہین عیاش مرد جو مبتلاے دلبران بازاری ہوتے ہین وہ بہی اپنے یارون سے حال کسبیون کا کہا کرتے ہین کہ فلان کسبی طریقہ صحبت مین اچہی ہے فلان بری ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ابی سعید خدری نے رسول خدا

صلعم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا لگتا ہے کہ کوئی تم مین اپنی بی بی سے خلوت کرے دروازہ
بند کرکے پردہ چھوڑے پھر اپنا کام پورا کرے پھر باہر نکلکر اپنے یارون سے سارا حال کہے
اسیطرح شاید کوئی عورت بھی تم مین سے دروازہ بند کرکے پردہ چھوڑکر اپنی حاجت
پوری کرتی ہے پھر اپنی گہیتون سے نکلکر سب ذکر کرتی ہے ایک عورت نے کہا قسم ہے خدا
کی اے رسول خدا یہہ عورتین یہہ مرد اسطرح کیا کرتی ہین فرمایا ہرگز نہ کیا کرو یہہ تو ایسا
ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانی سے برسر راہ قضاے حاجت کرکے واپس پھرے
اور اوسکو وہین چھوڑ جاوے رواہ البزار منذری نے کہا اس حدیث کی شواہد ہین
جو اسکی تقویت کرتے ہین یہہ حدیث نزدیک ابی داؤد کے بھی مطولاً آئی ہے دوسری
روایت ابی سعید مین یون آیا ہے کہ سباع حرام ہے ابن لہیعہ نے کہا مراد سباع سے
وہ شخص ہے جو جماع پر فخر کرتا ہے رواہ احمد وابو یعلی والبیہقی اس لفظ کو سین کشین
دونون طرح پر نقل کیا ہے یہہ فخر اسلئے کیا جاتا ہے کہ عورتین حال قوت باہ کا سنکر
اسکی طرف جھکین — زن نہ بخت میخواہد نہ تخت سخت میخواہد ؂ اس دہوکے مین بہی بہت
عورتین پہسکر آخر کو پشیمان ہوتی ہین اسواسطے رسول خدا صلعم نے اسطرح کی تحنیث
وفخر سے منع کیا ہے کیونکہ اسکا انجام فحش وزنا ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین رسول
خدا صلعم نے فرمایا ہے مجلسین امانت ہوتی ہین یعنی جو بات کسی محفل مجلس مین سنے اوسکو
امانت رکھے کسی سے ذکر اوسکا نکرے مگر تین مجلسین ایک مجلس خونریزی کی دوسری مجلس
فرج حرام کی تیسری مجلس کسی کے مال کو ناحق لینے کی رواہ ابو داؤد یعنی اگر کسی مجلس مین
کسی کے قتل کرنے یا کسی سے حرام وزنا کرنے کی یا کسی کے مال چہین لینے کی گفتگو ہو تو داخل
امانت نہین ہے اسکو ذکر کر دے تاکہ اس فتنے سے نجات ملے اس سے معلوم ہوا کہ اگر
کسی کی بی بی ارادہ فاسد رکہتی ہو یا کوئی اوسکو بہکاتا ہو مرد ہو خواہ عورت تو جسکو
یہہ بات معلوم ہو یا اپنے کان سے سنے تو اوسکے شوہر کو خبر کر دے شاید وہ عورت اس

افشاء راز کے سبب سے اوس گناہ سے بچ جاوے ہان اگر یہہ ذکر بطور تہمت کیا ہے تو عاصی ہوگا
لائق حد قذف ٹھیریگا ؛

فصل اس بیان مین کہ ولی کا نکاح مین اختیار ہے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ایّم یعنی بیوہ بیاہی عورت سے زبانی گفتگو
کرلین تب نکاح کیا جاوے کواری کسے اجازت لے لین اوسکی اجازت یہی خاموشی ہے متفق
علیہ ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ ایم اپنی نفس کی زیادہ تر مستحق ہے ولی سے یعنی اگر
ولی کسی سے زبردستی نکاح کرنا اوسکا چاہے تو اوسکو اختیار رہے چاہے کرے یا نکرے
خنسا ربنت خذام نے کہا کہ اوسکو اوسکے باپ نے بیاہ دیا اور وہ ثیب تہی یہہ
ناخوش ہوکر نزدیک رسول خدا صلعم کے آئی آپنے اوسکا نکاح رد کردیا رواہ البخاری
روایت ابن ماجہ کا لفظ یون ہے کہ نکاح اوسکے باپ کا پہیر دیا **فائدہ** حدیث ابی
موسیٰ مین مرفوعًا آیا ہے نہین ہوتا نکاح مگر ولی سے اسکو احمد و ترمذی و ابی داؤد و
ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا ہے عائشہ نے اتنا اور زیادہ کیا کہ جس کسی عورت نے
نکاح اپنا بغیر اذن ولی کے کیا اوسکا نکاح باطل ہے یہہ لفظ تین بار فرمایا اگر شوہر
اوسپر بعد اس نکاح کے داخل ہوا ہے تو اوسکو مہر ملیگا عوض حلال ہونے شرمگاہ کے اگر
جہگڑا ہوگا تو بادشاہ ولی ہے اوسکا جسکا کوئی ولی نہین ہے اسکو بہی احمد و ترمذی
و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا ایک کواری لڑکی
نزدیک رسول خدا صلعم کے آئی کہا اوسکے باپ نے اوسکا بیاہ کردیا ہے اور وہ اوس
بیاہ سے ناخوش ہے رسول خدا نے اوس لڑکی کو اختیار دیدیا یعنی چاہے اوس نکاح
کو قائم رکہے یا نرکہے رواہ ابوداؤد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا یہہ بہی آیا ہے کہ ایک
عورت دوسری عورت کا نکاح نکرا دے یعنی اپنی ولایت سے نہ اپنا نکاح آپ کرے زانیہ ہی

عورت ہے جو اپنا نکاح آپ کرتی ہے رواہ ابن ماجۃ ابوسعید و ابن عباس کہتے ہین
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسکے بچا پیدا ہو اوسکا اچھا نام رکھے جب بالغ ہو اوسکو بیاہ دے
اگر وہ بالغ ہوگیا اور اوسکا بیاہ نہ کیا پہر اوس سے کوئی گناہ ہوا یہ گناہ اوسکا اوسکے
باپ پر ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان حدیث عمر بن خطاب و انس بن مالک کا لفظ یہ
ہے کہ توریت مین لکھا ہے جسکی بیٹی بارہ برس کی ہوگئی اسنے اوسکا بیاہ نکیا اوس سے
کوئی گناہ ہوا تو یہ گناہ اوسکے سر پر ہے اسکو بھی بیہقی نے ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ جو
گناہ لڑکا لڑکی سے بعد بلوغ کے ہوتا ہے اوسکا وبال باپ پر پڑتا ہے وہ معذور ہے
گناہ سے مراد جماع ہے کواری مرد عورت کی سزا زنا پر اسی درے ہین بیاہی کی سزا
رجم ہے **فائدہ** عقبہ بن عامر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے احق شروط جسکو تم وفا
کرو وہ شرط ہے جس سے تمنے فرج کو حلال کیا ہے متفق علیہ مراد اس شرط سے یا تو مہر ہے
یا ساری وہ شرطین ہین جنکی ترغیب دیکر بیاہ کیا ہے یا ساری وہ باتین ہین جن باتون
کی عورت بمقتضاے زوجیت مستحق ہے گویا یہ باتین مثل شرط کے ہین ہان وہ شرط جو خلاف
شرع ہے اوسکا وفا کرنا لازم نہین ہے جسطرح مثلاً یہ شرط کہ دوسرا نکاح نکرونگا پھر اگر
ضرورت ہو تو نکاح کرسکتا ہے یہ حدیث کہ نکاح کا اعلان کرو نکاح مسجد مین پڑھا کرو دف
بجاؤ ضعیف ہے اسکو ترمذی نے غریب کہا ہے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے مسجد مین
نکاح کرنا درست ہے اسلیے کہ نکاح عبادت ہے عبادت کے لیے خانۂ خدا بہتر ہے مگر گھر مین
بھی نکاح صحیح ہوتا ہے دف کا بجانا واسطے اعلان کے ہے نہ واسطے رونق و لہو و لعب
کے اسلیے حدیث محمد بن حاطب مین مرفوعاً آیا ہے کہ فصل درمیان حلال و حرام کے آواز
دف ہے نکاح مین رواہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ مگر جب اعلان کسی
دوسری طرح سے ہوسکے تو پہر کچھ ضرورت دف وغیرہ کی نہین ہے نکاح مین ناچ گانا
بجانا بالکل حرام ہے رسوم کفر و بدعت کا ادا کرنا اور بھی بدتر ہے کرنے سے نکاح بھی

نہین ہوتا فساق فجار سے رشتہ کرنا بہی برا ہے عورت کی پہوپہی خالہ سے نکاح کرنا منع
ہے جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہی بعینہ رضاع سے بہی حرام ہوتا ہے اسکو بخاری نے عائشہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے **فائدہ** براء بن عازب نے کہا میرے ماموں ابو بردہ بن
دینار نشان لئے ہوئے جاتے تہے مینے کہا کہان جاتے ہو کہا مجہکو رسول خدا صلعم نے
طرف ایک آدمی کے بہیجا ہے جسنے اپنے باپ کی بی بی سے نکاح کیا ہے کہ مین اوسکا سر کاٹ
لاؤن رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی کا لفظ یہ ہے مجہکو حکم
دیا ہے کہ مین اوسکی گردن مارون مال چہین لون مگر اس روایت مین بجاے ماموں کے
چچا آیا ہے معلوم ہوا کہ جو عورت جس مرد پر حرام ہے جیسے سوتیلی ماں حقیقی مین بیٹے کی بی بی
جو کوئی ایسی عورت سے نکاح کرے وہ واجب القتل ہے پہر بہلا جو کوئی انسے زنا کرے
کہو اوسکا کیا حال ہوگا قصور حلال پر تو یہ تشدد ہے حرام کا خدا حافظ امرا ور وسا راس
بلا مین زیادہ تر مبتلا رہتے ہین اللهم احفظنا **فائدہ** رضاعت کا حق حدیث حجاج
اسلمی مین مرفوعاً اسیقدر آیا ہے کہ ایک غلام یا ایک لونڈی مرضعہ کو دیدے رواہ الترمذی
وابی داؤد والنسائی والدارمی امرا جو اپنے مرضعہ کا اوسکی اولاد کا حق سب سے
زیادہ سمجہکر بہت کچہہ لیتے دیتے رہتے ہین یہ محض فضول ہے لونڈی غلام نہ دیسکے تو
اوسکی قیمت دیدے حق رضاعت ادا ہوگیا **فائدہ** ابن عمر نے کہا غیلان بن سلمہ ثقفی
مسلمان ہوگئے انکے پاس دس بی بیان تہین وہ سب بہی اسلام لے آئین آنحضرت صلعم نے
فرمایا چار کو رکہہ لے باقیون کو چہوڑ دے اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا
ہے دوسری حدیث نوفل بن معاویہ مین یون ہے کہ مین مسلمان ہوا میرے نیچے پانچ
عورتین تہین مینے رسول خدا صلعم سے پوچہا فرمایا ایک کو چہوڑ دے چار کو روک رکہہ
رواہ فی شرح السنۃ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار عورتون سے زیادہ کا نکاح
مین جمع کرنا درست نہین ہے گو یہ دونون حدیثین ضعیف ہی کیون نہون مگر جمہور

امت اسلامیہ نے اسپر عمل کیا ہے اسلئے احتیاط اسی بات مین ہے قرآن شریف سے گو ممانعت
چار سے زیادہ کی نہین نکلتی لیکن ان حدیثون سے ممانعت نکلتی ہے **فائدہ** فیروز دیلمی
نے کہا اے رسول خدا مین مسلمان ہوا ہون میرے نیچے دو بہنین ہین فرمایا جسکو تو چاہے
اوسکو اختیار کرلے رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ مسلمانون مین ایسے
بھی ایسے احمق جاہل ہوتے ہین جو دو دو تین تین اخوات جمع کرلیتے ہین یا اپنی ہی حقیقی
بہن سے مبتلا ہوجاتے ہین قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑے زمین پھٹ جاوے عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جس مرد نے نکاح کیا ایک عورت سے
پھر داخل ہوا ساتھ اوسکے تو نہین حلال ہے اوسکو یہ بات کہ پھر نکاح کرے اوسکی
بیٹی سے ہان اگر دخول نہین کیا ہے تو اوسکی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے اسیطرح جس مرد نے
نکاح کیا ایک عورت سے تو پھر اوسکو نکاح کرنا اوسکی مان سے حلال نہین ہے خواہ دخول
کیا ہو یا نہ کیا ہو رواہ الترمذی یہ حدیث گو ضعیف ہے مگر عمل اسپر جاری ہے کیونکہ
اسکے شواہد موجود ہین حنفیہ کا یہ کہنا کہ مجرد خلوت و مساس سے حرمت آجاتی ہے ٹھیک
نہین ہزار پردے چھوڑ کر خلوت کیون نہو جب تک دخول نہین ہوا ہے حرمت نہین آتی
فائدہ ابن عباس نے کہا حضرت صلعم کو وحی آئی نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انی شئتم عورتین تمہاری کھیتی ہین تم آؤ پاس انکے جسطرح سے چاہو آگے پیچھے سے مگر
دبر و حیض سے بچو رواہ الترمذی یعنی اوٹھا کر بٹھا کر لٹا کر اوندھے سیدھے سامنے
سے پشت کیطرف سے جسطرح چاہے صحبت کرے مہاجرین اسیطرح کیا کرتے تھے چت لٹاتے
بٹھاتے تھے انصار فقط ایک ہی کروٹ سے ملتے تھے رسول خدا صلعم نے مہاجرین کے فعل
پر کچھ انکار نفرمایا مگر دبر سے حیض نفاس سے بچنے کو فرمایا جو شخص عورت کے دبر مین صحبت کرتا
ہے اوسکو ملعون کہا ہے رواہ احمد وابوداؤد عن ابی ہریرۃ **فائدہ** ابن عباس
نے کہا بریرہ کا خاوند ایک کالا غلام تھا اوسکو مغیث کہتے تھے مین گویا دیکھتا ہون کہ وہ

اوسکے پیچھے گلی کوچون مین پڑا پھرتا ہے روتا ہے آنسو ڈاڑھی پر بہتے ہین رسول خدا نے فرمایا
اے عباس تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کے بغض سے پھر بریرہ سے کہا کاش تو اس سے
رجعت کرے اوسنے کہا اگر آپ حکم کرتے ہین تو خیر فرمایا مین فقط سفارش کرتا ہون کہا مجھکو
اسکی حاجت نہین ہے رواہ البخاری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی کوئی شوہر کسی عورت
کو ناپسند آتا ہے گو وہ عورت اوس شوہر کو ناپسند نہو بلکہ یہہ اوسکو چاہتا ہو پھر جبکہ
کسی عورت کا ایسا شوہر ہو کہ وہ اسکو چاہے بھی نہین بلکہ اولٹا اوس بی بی کو ستاوے
تو اوسوقت وہ عورت اوسکی جدائی مین بے شبہہ معذور ہو سکتی ہے ؛

فصل بیان مین مہر کے

مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے
نکاح کیا تھا رسول خدا صلعم نے پوچھا کتنے مہر پر بیاہ کیا اوسنے کہا چار اوقیہ پر فرمایا
چار اوقیہ پر تم لوگ تو گویا اس پہاڑ سے چاندی کھود لیتے ہو یہہ بطریق انکار فرمایا
چار اوقیہ مہر کو گران سمجھا چار اوقیہ کے ایکسو ساٹھہ درہم ہوتے ہین معلوم ہوا کہ
آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندہے اسیلیے حضرت نے اوسپر عتاب کیا مضمون
احادیث مہر سے ثابت ہوتا ہے کہ کم سے کم مہر یہہ ہے کہ ایک لوہے کی انگوٹھی پر یا قرآن
کے سکھانے پر نکاح ہو سکتا ہے یہہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت سہل بن سعد
مرفوعاً آیا ہے حضرت صلعم کی بی بیون کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا ایک اوقیہ چالیس
درہم کا ہوتا ہے تیہہ سب پانسو درہم ہوئے اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے بلکہ
حدیث عمر بن خطاب مین یہہ بھی آیا ہے کہ آپکی بی بیون بیٹیون کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ
نتھا اسکو احمد و دارمی و اہل سنن نے روایت کیا ہے یا تو عمر نے کسر کو اس جگہہ چھوڑ دیا ہے
یا موافق اپنے علم کے کہا ہے جابر کی حدیث مین یون فرمایا ہے جسنے اپنی بی بی کے مہر مین

دولپ بھر کر ستّو دیئے یا کھجور دی اوسنے بی بی کو اپنے اوپر حلال کر لیا اسکو ابوداؤد نے
روایت کیا ہے ایک عورت بنی فزارہ کی تھی اوسکا نکاح دو نعل پر کر دیا تھا رواہ الترمذی
ام حبیبہ کا بیاہ نجاشی نے کر کے اپنے پاس سے چار ہزار درہم دیکر پاس رسول خدا صلعم
کے بھیجدیا تھا اسکو ابوداؤد و نسائی نے خود ام حبیبہ سے روایت کیا ہے تیہ مہر کچھ
رسول خدا صلعم نے مقرر نہین فرمایا تھا اتنا ضرور ہے کہ اس مہر کو برقرار رکھا اوسپر انکار
نہین فرمایا اس سے جواز زیادت مہر کا ازواج و بنات نبوی سے معلوم ہوا مگر نہ اتنا گران
مہر جو مقدرت و حیثیت زوج سے کہین بڑھکر ہو یا سارا مال شوہر کا مستغرق مہر ہو کر
وہ مفلس قلاش تہیدست فاقہ مست رہ جاوے بلکہ زیادہ سے زیادہ چار ہزار درہم
کافی ہین امرا اور رؤسا جو لاکھون کروڑون ہزارون کا مہر باندھتے ہین گو بکرا ہت جائز
ہو مگر خالی مخالفت سنت و بے برکتی سے نہین ہے ایسے مہر کا منظور کرنیوالا کسی طرح خوف
دنیا و عذاب آخرت سے نجات نہین پا سکتا کیونکہ دینے کا تو مقدور ہوتا ہی نہین ہے
معافی اختیار مین نہین ہے معاف نہوا اور مر گئے تو سر پہ قرض رہا قرض وہ بلا ہے جسکا
مواخذہ شہید سے بھی ہوتا ہے پھر میان سے عوض بی بی کے کیون نہوگا حالانکہ یہ قرض
سب قرضون پر مقدم ہے ترکہ سے پہلے یہی قرض ادا کرنا چاہیئے اسیلئے اور حدیثون
مین گرانی مہر سے منع فرمایا ہے کیونکہ اسمین مسلمان کی ہلاکت ہے ؀

فصل بیان مین ولیمہ کے

زیادہ ولیمہ نکرے تو ایک بکری ہی سہی رسول خدا صلعم نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا تھا
اولم ولو بشاۃ یہ حدیث متفق علیہ ہے خود بھی ولیمہ زینب مین ایک ہی بکری کی تھی
آپنا ولیمہ کسی بی بی کا نہین کیا لوگون کو گوشت روٹی کھلایا یہ حدیث بھی متفق علیہ
ہے صفیہ کے ولیمہ مین فقط حیس یعنی مالیدہ کھلا دیا اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

بعض بی بیون کے ولیمہ مین فقط دو سیر جَو صرف کئے سیوطی نے کہا یہہ شاید ام سلمہ تہین
غرضکہ سنت صحیحہ سے دو ہی کہانے ثابت ہین ایک ولیمہ دوسرے طعام عقیقہ اسکے سوا
کسی تقریب مین کوئی طعام ثابت نہین ہے گو دعوت ضیافت کرنے سے منع نہین کیا ہے
مگر اکثر دعوت زمانۂ نبوت مین یون ہوتی تہی کہ غربا اہل اسلام جنکو طعام نہ ملتا صحابہ انکو
دعوت کرکے گہر لیجاتے جو میسر ہوتا وہ کہلا دیتے یا کوئی مہمان آتا اوسکو کہانا کہلاتے یہہ
ڈہونگ کہانے پینے کا کہ ذرا ذرا سی بات پر سیکڑون ہزارون آسودہ لوگون کو اپنی
اولاد کی تقریب مین مہینون تک کہانا کہلایا جاتا ہے کہانے کے ساتہہ برتن بہی عنایت
ہوتے ہین بالکل خلاف سنت ہے نری ریا ہے اسراف ہے بلکہ کہانے والے برتن لینے
والے اچہے رہتے ہین گو آسودہ حال ہی کیون نہون اسلئے کہ یہہ طعام یہہ مال اونکو
بے سوال وطلب ملتا ہے خرابی اوسکی ہے جسنے اتنا مال صرف کیا امرا ورؤسا کے
ولیمہ مین سارے شہر کے ہندو مسلمان عیسائی شریک ہوتے ہین کہو ہندو وغیرہ کو طعام
ولیمہ کہلانا کیونکر درست ہوا حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے منع فرمایا
ہے کہانے سے طعام مفتخرین کے رواہ ابوداؤد یہہ حدیث مرسل ہے اس سے یہہ معلوم
ہوا کہ جو شخص بڑائی مارنے کے لئے کہانا کہلاوے ناموری چاہے شہرت سخاوت کا قصد
کرے اوسکا کہانا نہ کہاوے امرا ورؤسا کا طعام لطعام غالبًا ایسے خیالات سے ہرگز
خالی نہین ہوتا گو اپنے مونہہ سے سو بار کیون نہ کہین کہ ہم ثواب کے لئے یہہ کام کرتے
ہین تم اگر ثواب کے واسطے کرتے ہو تو جو شکل ثواب کی خدا ورسول نے فرمائی ہے اوسی
طرح کرو کیا رسول خدا صلعم اسطرح کی دہوم دہام نکر سکتے تہے یا اونکو اور صحابہ کو
مقدور اس خرچ کرنے کا نہ تہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تونگری تو مشہور ہے مگر
اونہون نے اپنے زمانۂ خلافت مین بہی ایسے کام نہین کئے نہ کسی اور خلیفہ نے ہاتہ
انکار دیدیہ راہ خدا مین اوس جگہہ صرف ہوتا تہا جہان حکم خدا ورسول ہے اوسطرح

پر صرف ہوتا تہا جسطرح کا ارشاد ہوا ہے نہ موافق جی کی خواہش کے بلکہ اکثر امراء کا مقصود
قطع نظر ناموری و شہرت و تعریف کے یہہ ہوتا ہے کہ جس بیٹے یا عزیز یا قریب پر ہم یہہ خرچ
کرتے ہین اوسکو کسی کی نظر نہ لگے اوسکو سب دعا دیا کرین یہہ تندرست رہے سو یہہ خیال
اور بہی زیادہ باطل ہے وہ روپیہ سارے مسلمانون کا حق تہا وہ تو محروم رہے چند
لازم آسودہ لوگ اوسکو لیگئے بے محل صرف ہوا ہم یہہ نہین کہتے کہ تم کوڑی صرف کرو
کسیکو نہ دو ہان یہہ کرو کہ جس جگہہ جسطرح خرچ کرنا چاہیے وہان صرف کرو بہوکون
کو کہلاؤ پہناؤ جسکا رزق بیت المال مین جتنا واجب ہے اوسکو بقدر کفاف دو دیکہو
کیسی برکت دنیا مین کیسی نجات آخرت مین ہوتی ہے **فائدہ** دعوت ولیمہ کا قبول
کرنا واجب ہے مگر کہانا کہانا شرط نہین انکار نکرے حاضر ہوکر دعا دیجیا وسے بلا
کسی کی دعوت مین جانا حرام ہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو شخص بے بلائے
دعوت مین آیا وہ چور ہوکر آیا لٹیرا بنکر باہر نکلا روایہ ابوداؤد اسیطرح مجلس ضیافت
سے کہانا اوٹہا لیجانا بعد تناول طعام کے حرام ہے مگر رضا سے داعی کے جب دو آدمی
دعوت کرین تو جسکا دروازہ اسکے گہر سے قریب ہو اوسکی دعوت قبول کرے پہلے دن ولیمہ
کرنا حق ہے دوسرے دن سنت ہے تیسرے دن سنانا ہے اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے مگر بعض اہل علم نے ترجیح اسیکو دی ہے کہ تیسرے چوتہے دن بہی ولیمہ کرنا درست
ہے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے ولیمہ کو حکم مطلق ضیافت مین رکہا ہے واللہ اعلم
ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے دو فخر کرنے والون کا کہانا نہ کہاوے
اونکی دعوت قبول نکرے امام احمد نے کہا مراد وہ دو آدمی ہین جو ضیافت مین ایک
دوسرے کا تعارض فخر و ریا سے کرتے ہین اسیطرح حدیث عمران بن حصین مین
طعام فاسقین کے قبول کرنے سے منع فرمایا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کیا ہے جس شخص کا فسق و فجور ظاہر ظہور ہو امیر ہو یا فقیر اپنا ہو یا بیگانہ پہر وہ کہی

دعوت کرے خواہ یہہ دعوت ولیمہ کی ہو یا عقیقہ کی یا کسی اور رسم و تقریب کی تو جو کوئی
اوسکا کہانا نہ کہا ویگا وہ گنہگار نہو گا بلکہ متبع سنت ہے اسیلئے دوسری حدیث مین
آیا ہے کہ تو کہانا نہ کہا مگر متقی کا تیرا کہانا نہ کہاوے مگر متقی مراد متقی سے وہ شخص ہے
جو موحد متبع سنت ہے کبائر سے بچتا ہے گو صغائر اوس سے ہوجاتے ہون مگر جو شخص
مبتلاے کبائر ہے وہ بہی کہلم کہلا مثلاً داڑہی منڈواتا ہے یا کترتا ہے یا ٹخنے سے نیچے
پاجامہ رکہتا ہے یا شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے یا ظلم زنگ دیکہتا ہے یا گانے بجانے
مین رہتا ہے یا سرے سے نمازہی نہین پڑہتا یا گاہ گاہ پڑہتا ہے تو ایسا آدمی فاسق
کافر کہلاتا ہے ایسے شخص کا مال بہی غالباً وجہ حرام کا ہوتا ہے سود کا یا سوال کا یا آمدنی
حرام کا سو ایسے شخص کا ہم نوالہ ہم پیالہ ہونا کسیطرح درست نہین ہے لوگ اس مسئلہ
سے بالکل غافل ہوگئے ہین کسی کے گہر کا کہانا ہو کسی تقریب جائز ناجائز کا ہو کیسا ہی
مال ہو بے تکلف کہانے اوڑانے کو موجود ہین نہ حلال سے غرض نہ حرام سے واسطہ
خصوصاً فاسق بہائی بند بے نمازی رشتہ دارون سے تو بالکل کچہہ عار ہی نہین ہے
کیون عار و انکار ہو یہہ خدا و رسول سے بہی زیادہ تر انکو عزیز ہین انکا خوش رہنا
چاہیئے خدا و رسول ناراض ہون تو ہوجاوین سو عجب مذاق اسلام یہہ ٹہیرا تو اب
دعوی مسلمانی ناحق ہے جو تم کرتے ہو یہی سارے ہنود یہود ترسا مجوس وغیرہم بہی
کرتے ہین جیسے شادی اونکے گہر ہوتی ہے اوسے بین باجہ ڈہول تماشے سے تمہارے
گہر بہی ہوتی ہی یہہ محض تمہاری ناانصافی ہے کہ تم ونسے اچہے ہو وہ بدین ہین
تم مسلمان ہونے کلمہ گو ہونے سے یہان کام نہین چلتا ہے نہ لولے لنگڑے ٹوٹی پہوٹی
نماز سے یہان تو تقوی درکار ہے کبائر سے بچنے کا اعتبار ہے مگر کس سے ہو سکتا ہے
نفس امارہ ہر وقت بغل مین موجود ہے شیطان ہر دم رگون مین خون کی طرح
دوڑتا پہرتا ہے **مسئلہ** سنت یہہ ہے کہ جب کنواری کو بیاہی پر لاوے تو اوسکے

پاس سات دن رہے اور جو بیاہی کو لاوے تو اوسکے پاس تین دن رہے پہر تقسیم کرے۔ یہ حدیث انس کی متفق علیہ ہے۔ ابو قلابہ نے کہا مین کہہ سکتا ہون کہ انس نے اسکو مرفوع کیا ہے مسلم کی روایت مین صاف آیا ہے کہ رسول خدا نے ام سلمہ سے فرمایا ہے للبکر سبع وللثیب ثلث حضرت کا جب انتقال ہوا آپکی نو بی بیان تہین اونمین آٹھ کو قسمت کرتے متفق علیہ عن ابن عباس عائشہ نے کہا سودہ کی عمر جب زیادہ ہوئی تو اونہون نے کہا اے رسول خدا مینے اپنی نوبت کا دن عائشہ کو دیا جب سے رسولخدا دو دن نزدیک عائشہ کے بسر کرتے یہ حدیث بہی متفق علیہ ہے سودہ کی ہمت کو دیکہو نوبت چہوڑی نیک خاوند کو نچہوڑا طلاق نلی خلع نکیا آخرت والی بی بیان ایسی ہی ہوتی ہین جس شخص کی کئی بی بیان ہون وہ جب سفر کرے تو قرعہ ڈالے جسکا نام نکلے اوسکو اپنے ساتہ لیجاوے رسول خدا صلعم اسیطرح کیا کرتے تہے متفق علیہ معلوم ہوا حالت سفر مین تقسیم نہین ہے تقسیم وقسمت سے مراد یہ ہے کہ اوسکے گہر اوسکے پاس سووے جماع کرنا داخل قسمت نہین ہے نہ زیادت محبت داخل تقسیم ہے ؛

فصل بیان مین وقوع طلاق کے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے تین چیزین ہین جو ہنسی سے بہی واقع ہو جاتی ہین نکاح طلاق رجعت رواہ الترمذی وقال حسن غریب وابو داؤد یعنی جبکہ اس دل لگی مین ارادہ ان کامون کا ہو حدیث عائشہ مین آیا ہے اغلاق مین طلاق وعتاق نہین ہے رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ یعنی زبردستی سے طلاق دلانا یا غلام کا آزاد کرانا درست نہین ہے ایسی طلاق واقع نہین ہوتی ہے حدیث ابی ہریرۃ کا لفظ یہ ہے کہ ہر طلاق جائز ہے مگر دیوانے اور مغلوب العقل کی اس حدیث کو ترمذی نے غریب کہا ہے لونڈی کے لئے دو ہی طلاق کافی ہین اوسکی عدت بہی دو

حیض تک ہے رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی رکانہ بن عبد
یزید نے اپنی بی بی سہیمہ کو طلاق البتہ دی تھی جب قسم کھا کر یہ کہا کہ میرا مطلب ایک
ہی طلاق کا تھا تو رسول خدا صلعم نے اوس بی بی کو شوہر پر واپس فرما دیا رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی محمود بن لبید نے کہا رسول خدا
صلعم کو خبر دی گئی کہ ایک آدمی نے اپنی بی بی کو تینوں طلاقیں ایک ساتھ دیدی
ہیں حضرت نہایت غصہ ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا خدا کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے
اور میں تمہارے درمیان میں موجود ہوں الحدیث رواہ النسائی یعنی ہر طلاق
علحدہ دینا چاہیے نہ ایک بار مگر جو کوئی ایسا کرتا ہے تو یہہ ایک ہی طلاق ہوتی ہے
رجعت کرسکتا ہے بعض حنفیہ بھی اسطرف گئے ہیں اگرچہ عامہ انکے برخلاف اسکے
ہیں رفاعہ قرظی کی جورو نے بعد طلاق کے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا وہ ایسے
نکلے جیسے کپڑے کا پلو یعنی اونسے کچھ نہ بنتا اسنے چاہا پھر رفاعہ سے رجعت کرلے
حضرت صلعم نے فرمایا یہہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ تو اوسکا شہد وہ تیرا شہد نہ چکھے
متفق علیہا یعنی بدون صحبت کے علحدگی مشکل ہے حدیث ابن مسعود میں محلل
محلل لہ پر لعنت آئی ہے رواہ الدارمی وابن ماجۃ یعنی حلالہ کرنیوالا اور
وہ شخص جسکے لئے یہہ حیلہ حلالہ کیا گیا ہے دونوں ملعون ہیں اکثر نام کے
مسلمان جب طلاق بائن دے چکتے ہیں تو پھر پچھتا کر جورو کے واپس لینے کو شخص
مردنا مرد سے نکاح اوسکا کرا کر پھر اوس سے طلاق دلوا کر بعد عدت یا قبل عدت
اوسکو اپنے نکاح میں پھیر لیتے ہیں اسطرح کی ایرا پھیری موجب لعنت ہے لعنت نہو
تو بھلا کیا ہو اس بےحیائی بیغیرتی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ اپنی بی بی کو خود دوسرے
کے پاس اس دھوم دھام سے بھیجکر صحبت کرادے پھر پہلے موتہہ اوسکو اپنے پاس
پھیر لے گو وہ پھیرنا بحیلہ نکاح ہی کیوں نہو ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

باقی رہے مسائل ظہار و لعان و ایلا و عدت و استبرار وغیرہ کے سو یہ سب مسئلے فتح المغیث مین موجود ہین اس جگہہ ذکر کرنا اونکا کچھہ ضرور نہین ہے کیونکہ انکی حاجت کم پڑتی ہے بڑا بکھیڑا رات دن کا تو یہی حقوق زوجین کے ہین آن حقوق کا معلوم کرنا شوہر و بی بی دونون کا اونپر عامل ہونا ضرور ہے جو کوئی ان مسائل کو معلوم کرکے انپر عمل کرے گا اوسکو غالباً نہ حاجت ظہار کی ہوگی نہ لعان کی نہ طلاق کی نہ خلع کی نہ حلالہ کی ایسے کام انہین کمینون رذیلون سے زیادہ ہوتے ہین اہل دین و شرافت کو خدا تعالے غالباً ایسے حرکات و سکنات سے بفضل برحمت خود محفوظ رکھتا ہے اور جو کوئی شریف مرد و عورت محفوظ نرہے تو سمجھو کہ وہ درحقیقت شریف ہی نہین ہے رذیل ہے شرافت نام ہے مسلمان ہونے مکارم اخلاق پر چلنے کا جب اچھی عادت چھوڑکر بری عادت اختیار کی تو کمینے ٹھیرینگے گو شیخ یا سید ہی کیون نہون ؛

فصل بیان مین جواز نکاح کے

اللہ تعالے نے فرمایا ہے ہمنے بھیجے کتنے رسول تجھسے پہلے اور کین ہمنے اونکے لئے بی بیان اور اولاد معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہم السلام بھی اہل و عیال رکھتے تھے ایک فقط یحیی و عیسے علیہما السلام بے جورو ن بچون کے تھے سو یحیی تو مرگئے عیسے علیہ السلام آخر زمانے مین بعد مہدی آوینگے اوسوقت وہ بھی بیاہ کرینگے اولاد ہوگی سلیمان علیہ السلام کی سو بی بیان ہزار لونڈیان تہین ہمارے حضرت صلعم کے کبھی گیارہ محل رہے کبھی نو محل اب ایک مرد کے لئے چار بی بیان اور بے گنتی لونڈیان جمع کرنا درست ہے اگر چار مین کسیکو طلاق دے یا کوئی مرجاوے تو اور بی بی بھی عوض اوسکے بیاہ سکتا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے سات سو نکاح کئے آخر علی مرتضے نے فرمایا تم اسکو ندیا کرو یہہ بڑا طلاق دینے والا ہے مگر لوگ باز نہ آتے جسکو یہہ چھوڑ دیتے

وہ عورت انکو دوست رکھتی اس حکایت کو مناوی نے کواکب دریہ مین لکھا ہے لکن جو
کوئی بی بیون مین برابری نکر سکے اوسکو چاہیے کہ ایک ہی پر قناعت کرے قرآن شریف
مین فرمایا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی الا
تعولوا پھر یہہ بہی سنا دیا لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء تمسے یہہ ہرگز نہو سکیگا
کہ تم عدل کرو بی بیون مین غرضکہ نکاح کرنا سنت ہے پیغمبرونکی مگر اجر اس سنت کا
جب ہی ملتا ہے کہ سب مین برابری رکھے اگر نہ رکھہ سکے تو ایک ہی نکاح پر قناعت
کرے اگر اوس ایک سے بہی نہ بنے دین دنیا مین خلل آوے تو زمانہ آخر مین بے جورو
رہنے کی بہی اجازت آئی ہے غریبون مین تو بن ہی جاتی ہے مگر امیرون مین ایک
سے بہی نباہ نہین ہوتا یہہ بیچارا سب کچھہ نباہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ نباہ نہین کرتی
بلکہ دشمنی پر کمر باندہتی ہے قرآن شریف مین آیا ہے یا ایہا الذین امنوا ان من
ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم اے ایمان والو بعض تمہاری
جورویین اور اولاد دشمن ہین تمہاری سو تم اونسے بچتے رہو نکاح سے ایک غرض
یہہ ہے کہ اولاد ہو امت اسلام بڑہے چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے وابتغوا ما کتب
اللہ لکم دوسرا مطلب یہہ ہے کہ سنت انبیاء پر عمل ہو تیسرا مطلب یہہ ہے کہ زنا
سے بچے چوتھی بات یہہ ہے کہ اولاد صالح بعد اسکی موت کے اسکے لئے دعاء خیر کرے
پانچوین غرض یہہ ہے کہ شکر نعمت بجا لاوے کیونکہ صحبت کرنا ایک نعمت ہے چھٹے جو
مرض ہیجان منی سے پیدا ہوتے ہین اونسے حفاظت رہے ساتوین بندوبست خانہ
داری کا ہو کہ بے عورت کے گرستی نہین ہو سکتی ہے آٹھوین عورت کی بدخلقی اولاد
کی پرورش مین جو کچھہ تکلیف وصبر کرنا پڑتا ہے وہ اسکے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے
ایک روایت مین یون آیا ہے کہ بعضا گناہ ایسا ہے جسکا کفارہ یہی رنج عیالداری
اوٹھانا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے ھذہ المجاھدۃ افضل العبادات فائدہ

نکاح مین جسطرح یہہ خوبیان ہین اسیطرح آفات بہی ہین ایک آفت یہہ ہے کہ آدمی
کو رزق حلال نملے وہ جورو بچون کے لئے مضطر ہوکر کسب حرام مین مبتلا ہو آخرتین
اسکی اور اونکی دونون کی ہلاکت ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ قیامت کو ندا
کرینگے کہ یہہ وہ شخص ہے جسکی نیکیان اوسکے گہر والے کہا گئے بلکہ خود اولاد کہیگی
اے اللہ ہمارا انصاف کر اسنے ہمکو حرام کہلایا ہم ناواقف تہے دوسری آفت یہہ ہے
کہ جو کوئی حقوق اہل وعیال کے ادا نکریگا وہ اوسکے مواخذہ مین پکڑا جاویگا
اسکا دین دوسرونکی دنیا کے لئے برباد ہوا تیسری آفت یہہ ہے کہ جورو کی محبت
مین ایسا غرقاب ہوجاوے کہ اللہ کا ذکر نکرے شرع کے احکام بجا نہ لائے اس
بلا مین اکثر لوگ پہنس گئے ہین جب تک نکاح نہوا تہا بڑے نیکبخت عابد زاہد متقی تہے
دین پر مستعد رہتے تہے نکاح ہوتے ہوئے بی بی کے عاشق بنگئے اب نہ نماز ہے نہ
روزہ اگر ہے تو پہر اور کچہہ علم وعمل نہین بی بی تو یہی چاہتی ہے کہ میان میرے عابد
ہون مین اونکی معبود ٹہیرون وہ عاشق ہون مین معشوق کہلاؤن سب کام
دین دنیا کے بالائے طاق رکہکر مجہی کو دیکہا کرین میرے ہی ناز نخرے اوٹہاتے مین
رہا کرین مین اونسے بہاگون وہ میری خوشامد کیا کرین یہی عبادت ہو یہی عادت
خواہ جہنم نصیب ہو یا جنت حالانکہ قرآن مین مرد کو عورت پر تفضیلت بخشی ہے اور یہہ
فرمایا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا بچاؤ تم اپنی جان اور اپنے گہر والون کو دوزخ
سے مگر اسوقت مین گہر والون کا بچانا کیسا اگر خود ہی ہاتہہ سے بی بی کے بچ جاوین
پر مرجاوے تو غنیمت ہے ورنہ بی بی تو یہی چاہا کرتی ہے کہ مین اسکو دنیا و آخرت
دونون مین جہنم رسید کرون **فائدہ** عشقبازی کا دہندا کچہہ ٹہٹہا نہین ہے اسکا
سید ہا رستہ جہنم کو گیا ہے قرآن شریف مین قصہ عشق کا کافر عورت سے نقل کیا ہے
نہ مسلمان عورت سے اہل علم نے عشق کو شرک کہا ہے ابن القیم وشیخ محمد حیات مدنی نے

ملہ [illegible]

بہی اسیطرح لکہا ہے یہہ شرک عشق وہ بری بلا ہے کہ دنیا مین تو بدنام بیحیا رسوا بددین کرتا ہے آخرت مین مغفرت سے محروم رکہکر مونہہ کالا کرتا ہے تہان دیوانون کیطرح بسر ہوتی ہے وہان پاگلخانہ دوزخ مین جگہہ ملتی ہے ؎

پیشۂ عشق کا حاصل تو بتاؤ توفیق ۔۔۔ کوئی تینون کوئی فرہاد ہے باللہ اعوذ

آسودہ عورتین راتدن اسی شغلہ مین رہا کرتی ہین کوئی مرد اپنا جہوٹا عشق انسے ظاہر کرتا ہے کسی کی یہہ جہوٹی عاشق بنتی ہین نہ خدا سے غرض نہ رسول سے واسطہ نہ شوہر کی رضامندی سے کچہہ کام اپنی تعریف اپنے حسن کا دعوی اپنی آرایش کا دکہانا ہر دم ہنسی دل لگی مین رہنا اگلے پچہلے یارون عاشقون کا یاد کرنا یہی انکی عمدہ عبادت ہے انا للہ وانا الیہ راجعون **فائدہ** خواجہ عبد الخالق غجدوانی نے اپنے وصایا مین لکہا ہے جبتک بن سکے جورو نکرے جسکے سبب سے طالب دنیا ہیر دین کہووے انتقلے بشر حافی سے کسینے کہا تمنے سنت نکاح کو کیون چہوڑ رکہا ہے کہا ابہی فرض ہی مین مشغول ہون سنت پر کسطرح چلون مالک بن دینار سے کہا تم نکاح نہین کرتے کہا مجہہ سے اگر ہو سکے تو مین اپنی جان ہی کو طلاق دیدون نکاح کیسا یہی بات کسی نے شیخ رکن الدین خوافی سے بہی کہی تہی اونہون نے جواب دیا کہ سلسلہ ولادت کا آدم سے لیکر مجہہ ضعیف تک پہونچا ہے اب مین چاہتا ہون کہ ایک سرا اوس سلسلے کا اونکے ہاتہہ مین ہو دوسرا میرے ہاتہہ مین ابو عبد اللہ مغربی نے کہا اللہ تعالے اگر شہوت کو مجہہ سے لیلے تو مین زیادہ تر خوش ہون اس بات سے کہ مجہے بہشت مین داخل کرلے یعنی شہوت کا انجام دوزخ ہے بہشت رہی طاق مین کہین جہنم ہی سے نجات ملے شہوت کہتے ہین خواہش نفس پر چلنے کو نہ فقط صحبت کرنے کو دلکے موافق جی کے مطابق سب کام کرنا داخل شہوت ہے رات دن کہیل تماشے مین رہنا اہل دنیا سے اونمین شریک کرنا اگر شہوت نہین ہے تو پہر کیا ہے حدیث صحیح مین آیا ہے

حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات یعنی بہشت کو ناخوش باتوں سے
جہنم کو خواہشہاے نفسانی سے چہپایا ہی مطلب یہہ ہے کہ یہانکی ناخوشی ورنج وغم
کا انجام بہشت ہے تیہان کی خوشی کرنے کا انجام دوزخ ہے تیہہ انجام تو وہان
آخرت مین معلوم ہوگا مگر دنیا مین ہی کبہی کسیکو خدا دکہا دیتا ہے جن عورتون نے
بے سبب اپنے شوہرونکو چہوڑکر اپنی شہوت رانی پیکر باندہی ہے انجام مین اونکا نجام
اچہا نہوا خسر الدنیا والآخرہ ہوئین رسول خدا صلعم کی ایک بی بی نے فقط اتنی بات
کہی تہی کہ مین تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہون آپنے اوسکو طلاق دیدی تہی وہ گوہ گوبر
کہجور کی گٹہلیان چنتی پہرتی اسی حالت ذلت وخواری مین مرگیی امام حسن کی بی بی
نے امام حسن کو یزید کے کہنے پہ زہر پلا دیا وہ مرگئے یہہ وعدہ تہا کہ بعد موت امام
حسن کے مین تجہہ سے نکاح کرونگا جب وقت آیا عورت نے درخواست کی یزید نے کہا تو نے
ایسے خاوند کے ساتہہ کیا وفا کی جو مجہہ سے کرےگی غرضکہ وبال ناقدری شوہر نیکبخت
کا صبر طلاق لینے کا برباد نہین جاتا کبہی یہان کبہی وہان ضرور ہی سرپہ پڑتا ہے
خواجہ احرار نے کیا خوب فرمایا ہے کہ نکاح یا تو انبیا ر اولیا رکو مناسب ہے کہ یہہ باوجود
جوروؤن بچون کے خدا کو نہین بہولتے اعمال شرع سے باز نہین رہتے ہین یا عوام الناس
کو زیبا ہے کہ یہہ اپنے مرتبے حیوانیت کو پورا کرلیتے ہین انکا حصہ یہین دنیا تک ہی آخرت
مین بےنصیب اونہین گے زیا بیچ کا گروہ جنکو تمنا اپنی نجات کی ہے اونکو نکاح کرنا
کسیطرح مناسب نہین ہے ایک دم خدا کا یاد کرنا ہزار فرزند سے بہتر ہے لکہہ بہ مناجات
وذکر علم مین بسر کرنا لاکہہ جوروؤن سے افضل ہے ایک درویش سے کہا تم نکاح نہین
کرتے کہا عورت مرد کو چاہیئے مین ابہی مقام مردی ہی مین نہین پہونچا ہون عورت
کسطرح کرون ایک دوسرے درویش سے کہا نکاح کرو کہا مجہکو حاجت طرف طلاق
نفس کے زیادہ تر نکاح کرنے سے ہے پہلے نفس کو طلاق دون پہر کہین نکاح درست ہو

ایک حکیم سے کہا کہ تم عورت نہین کرتے کہا اپنے ہی نفس کے علاج سے عاجز ہون دوسرے کی کیا دوا کرونگا دوسرے حکیم نے کہا جب تونے اپنی شہوت کو مغلوب نہ کیا بلکہ تجپر شہوت غالب ہوئی تو اب تو آپکو انسان نہ سمجہہ ایک حکیم نے ایکشخص کو دیکہا کہ اسنے نکاح کیا ہے کہا راحت تہوڑی ہے محنت وتعب بہت ہے ؎

ساعتے عیش وغصہ سالے چند		گفتمش چیست کدخدائی گفت

ملا دوپیازہ نے کہا ہے حاصل کدخدائی کا ندامت وپشیمانی ہے ایک تجربہ کارنے فرمایا ہے عورت جب تجہکو دوست رکہیگی سخت رنج دیگی خیال کر کہ جب وہ دشمن ہوجائیگی تو کیا کریگی حدیث شریف مین آیا ہے اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ایسی عورت سے جو مجہکو بوڑہا ہونے سے پہلے بوڑہا کر دے یعنی جس کسی شوہر کو عورت کی بدزبانی و برتاؤ سے رنج پہونچتا ہے تو وہ بوڑہا ہوجاتا ہے یہہ حال تو ایک عورت والے کا ہوتا ہے جسکے کئی عورتین اسطرح کی ہون کوئی اوسکے دل سے پوچہے کہ اوسپر کیا گزرتی ہوگی ؎

اے وائے برآنکس کہ دو زن مطلبند		شیران جہان اسیر یک زن شدہ اند

فصل بیان مین حقوق بی بی کے

اگرچہ ضمن ترجمہ احادیث مذکورہ مین بیان ان حقوق کا گزرچکا ہے مگر اسجگہہ گنتی اونکی لکہی جاتی ہے پہلا حق عورت کا مہر دینا ہے کہ اوسکا مہر ادا کرے یہہ حق واجب ہے خلوت سے پہلے کچہہ دے دینا مستحب ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے واتوا النساء صدقاتهن نحلة یعنی عورتون کو اونکا مہر خوشی سے دو فان طبن لکم عن شیئ منه نفسا فکلوه هنیئا مریئا پہر اگر وہ چہوڑ دے تمکو کچہہ مہر اپنا تو کہاؤ رچتا پچتا اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بعض مہر کا معاف کرنا بہی درست ہے مگر معافی عورت کی خوشی پر ہے نہ زبردستی پر کہ بیچے

پڑکے اوس سے معاف کرالے ایسی معافی ٹھیک نہین ہے دوسرا حق نان نفقہ دینا ہے یعنی بقدر مقدور موافق حال ومعیشت کے نہ زیادہ مقدور سے نہ کم بلکہ برابر قرآن شریف مین فرمایا ہے والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما یعنی وہ لوگ جو نفقہ کرتے ہین نہ تو اسراف کرتے ہین نہ بخل بلکہ بیچ کی راہ چلتے ہین فقیر محتاج اپنے موافق آسودہ حال اپنے موافق نان نفقہ دیوے نہ سارا مال حوالہ عورت کرے نہ یہہ کہ اوسکو روٹی کپڑے کی تنگی دے تیسرا حق یہہ ہے کہ دین اسلام کے احکام ومسائل اوسکو سکہاوے قرآن مین فرمایا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا بچاؤ تم اپنی جان کو اور گہر والون کو آگ دوزخ سے یعنی اوسکو مسائل حلال حرام بتاؤ واجبات وفرائض وسنن سکہاؤ احکام طہارت وغسل حیض نفاس استحاضہ وصرف مال پر اطلاع دو کیونکہ ہر عورت مرد پر فرض کا سیکہنا فرض واجب کا سیکہنا واجب سنت کا سیکہنا سنت ہے پہر عورت کو دنیا کی ناپایداری آخرت کی خوبی سمجہاوے قیامت کی گرفتاری گناہون کی سزا جزا پر آگاہ کردے عذاب خدا سے ڈراوے قرآن وحدیث مین جو کچہہ حق مین عورتون کے آیا ہے وہ اونکو سناوے مرد اگر اس کام مین قصور کریگا تو قیامت کے دن پکڑا جاویگا اہل علم نے کہا ہے ایک عورت کے پیچہے چار آدمی گرفتار ہونگے باپ بہائی شوہر بیٹا اگر مرد قصور کرے تو عورت پر واجب ہے کہ خود کسی عالم سے جاکر اپنا دین سیکہے اگلی بی بیان صحاح ستۃ قرآن شریف کو پورا پڑہتی تہین پہر دوسرونکو پڑہاتین سندوتین عائشہ وغیرہ ازواج مطہرات سے مسائل حدیثین مروی ہین بلکہ عائشہ سے تو آدہا دین اسلام کا حاصل کیا گیا ہے خصوصا وہ مسائل واحکام جنکا تعلق خاص عورتون سے ہے صحابہ کی بی بیان راتدن رسول خدا صلعم سے آکر خود ہر مسئلہ پوچہہ جاتی تہین انتظار شوہرون کی اجازت کا نکرتی تہین آگیا ہی ہر عورت مسلمان کو چاہیے اس زمانہ مین ہر علم دین کے مسائل

اردو مین تصنیف ہوگئے ہین زیادہ نہوسکے تو اونہین رسائل کو پڑہ لیا کرین مگر یہہ
کون کرے قصے کہانی کی کتابین عشق کی مثنویان شعر کے دیوان کیا کم ہین یہہ اونکو
پڑہین یا تقویۃ الایمان نصیحۃ المسلمین راہ سنت فتح المغیث ضمان الفردوس وغیرہ کو
دیکہین بہلا جو مزا اونکے سننے پڑہنے مین ملتا ہے وہ ان کتابون مین کہان خیر یہی
مگر انجام ہی بہلا ہی ہوگا کہ جہنم مین زیادہ کا شور ہوگا اہل علم نے کہا ہے عورت نے جب
بعد تعلیم مرد کے بہی خلاف حق کیا دین پر نہ چلی تو مرد مواخذہ آخرت سے چہوٹ جاویگا
معذور ٹہیریگا عذاب عقاب سزا جزا عورت کے سر جاویگی آجکل اہل تو ایسے شوہر
کہان ہین جو عالم ہون بی بیون کو دین سکہادین اونکی مغفرت چاہین وہ خود
ہی دین پر نہین چلتے نہ دین کو پہچانین دوسرے کو کیا سکہاوینگے ع او خویشتن
گم ست کرا رہبری کند ؛ پہر اگر ہزارون لاکہون مین کسی عورت کو کوئی شوہر عالم
ملجاتا ہے تو وہ اونکے نزدیک سب سے زیادہ تر حقیر ٹہیرتا ہے اوس سے وہ لطف نہین
ملتا جو ایک جاہل حیوان شوہر سے ملتا ہے اوس سے بہلا یہہ کہان ہوسکے گا کہ وہ
راتدن مطالعۂ جمال وجلال بی بی کا کیا کرے ہر وقت اظہار عشقبازی فرمائے دل لگی
ہنسی ٹہٹے مین چومنے چاٹنے مساس کرنے مین رہے بدر منیر بنا کرے اس کام کے لیے
تو خدا نے اونہین شوہرون آشنائون یارون کو بنایا ہے جو بد دین بدمعاش
عیاش عوام صورت حیوان سیرت ہین بجز کہانے پینے جورو سے صحبت کرنے مسخراپن
مین رہنے عیش بازی کے کچہ نہین کرتے بدنیت بدنگاہ بے وفا بے مروت عورتین ایسے
ہی مردون سے خوش رہتی ہین انکا حشر اونکے ساتہ ہوگا یہہ مضمون قرآن شریف
مین آیا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجہم یعنی لائو جمع کرو ان ظالمون کو مع انکی
جورون آشنائون کے جو تہا حق یہہ ہے کہ قسمت عدل کرے یہہ نکرے کہ ایک بی بی پہ
جہک پڑے دوسری جورو سے بالکل خبر نلے اوسکو لٹکا رکہے وہ نہ ادہر کی ہو نہ ادہر کی

صحبت کی کمی بیشی اور بات ہے نان نفقہ مین رات کے رہنے مین برابری چاہئے پانچوان حق
یہہ ہے کہ خلوت خانہ اسکا الگ ہو وہان بے اجازت شوہر کے کوئی نہ آوے حضرت
صلعم کی جتنی بی بیان تہین سبکے حجرے الگ الگ تھے بعض بیحیا بیغیرت جورو کے سامنے
دوسری جورو سے یا کنیز وحرم سے صحبت کرتے ہین خدا سے نہین ڈرتے بعضی عورتین
شوہر کے جلانے کو اوسکے سر پہ حرام وزنا کرتی ہین یہہ دونون کندۂ دوزخ بنتے
ہین چھٹا حق یہہ ہے کہ مرد عورت کو اوسکی حرکت بد پہ ادب دے نہ مانے تو مارے
قرآن شریف مین آیا ہے واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی
المضاجع واضربوہن فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنی جن عورتون
کی بدخوئی سے تم ڈرو تو اونکو وعظ کرو پاس نہ سلاؤ مارو اگر اطاعت کرین تو پہر
اونپر کچھہ زیادتی نکرو الزام ندو اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد حاکم ہے عورت محکوم
ہے عورت کی زبان درازی بدخوئی فساد پہ اوسکو مارنا درست ہے پہلے زبان
سے سمجھاوے پہر نصیحت کرے پہر الگ سلاوے پہر مارے یہہ چار درجے ہوئے دنیا کے
مقدمہ مین دس دن تک الگ رہ سکتا ہے دین کے مقدمہ مین ایک مہینے تک چہوڑ سکتا
ہے رسول خدا صلعم نے ایکبار ناخوش ہوکر ایک مہینے تک اپنی بی بیون سے جدائی
اختیار کی تہی ان جب عورت مطیع ہوجاوے تو پہر بہت گرید نکرے اوسکی تقصیرون
کو جمع نکرے اللہ تعالے سب پر حاکم ہے اگر حد سے زیادہ اوسکو ستاویگا تو خدا اس سے
سمجھہ لیگا یہہ بہی دیکھا سنا ہے کہ بعضی عورتین آشناؤن کی تو مار کہاتی ہین اونکے
سامنے ناک رگڑتی ہین مگر شوہر کی ذرا سی بدمزاجی کا تحمل نہین کرتین سبحان اللہ
کیا اچھی مسلمان ہین **فائدہ** میان بی بی مین جب کوئی جھگڑا ہو تو ایک شخص ادہر کا
ایک ادہر کا حکم ہوکر فیصلہ کردے آپسمین صلح کرادے منصف بنکر آپس کی خفا
دور کرادے ملاپ کرادے یہہ مضمون قرآن شریف مین آیا ہے اس سے معلوم

ہوا کہ جہانتک ہوسکے صلح جدائی سے اچھی ہے مگر اسکا کیا علاج کہ عورت جدائی ہی
چاہتی ہے طلاق لینے پر مستعد ہے تیہہ بہی معلوم ہوا کہ تقریر منصف کا مرد کی تقصیر پر
ہوتا ہے عورت کو نہین پہونچتا کہ وہ مرد کو اپنی طرف سے چہوڑ دے اوس سے جدا ہے
بلکہ ابتدا صلح کی طلب عفو تقصیر کی طرف سے عورت ہی کے چاہیئے نہ طرف سے مرد کے اسلئے
کہ اکثر قصور طرف سے عورت ہی کے ہوتا ہے نہ طرف سے مرد کے اگر فرضاً مرد ہی کا
قصور ہے تو کوئی بیچ مین پڑکر باہم صلح کرا دے قرآن و حدیث مین کسی جگہ یہہ نہین
آیا کہ مرد عورت کو منا وے اوسکی خوشامد کرے جہان کہین آیا ہے یہی آیا ہے کہ
جب مرد ناراض ہو تو عورت اوسکو منا لے ستا تواں حق یہہ ہے کہ مرد حال خلوت
کا اچہا ہو یا برا وسے سے ظاہر نکرے کہ یہہ سخت گناہ ہے خصوصاً اوسکے سامنے
جو مرد کا محرم ہے یہہ سخت بیحیائی بے شرعی کی بات ہے ایسے شخص کو حدیث شریف مین
بد ترین مردم دن قیامت کے فرمایا ہے آٹھوان حق یہہ ہے کہ عورت کو بے سبب تہمت
نہ لگا وے جو مرد ایسا کریگا اللہ تعالے اوسکو سارے اگلے پچہلون کے سامنے دن
قیامت کے رسوا فرماویگا یہہ مضمون حدیث ابی داؤد مین مرفوعاً آیا ہے نوان حق
یہہ ہے کہ بات ملائم کرے محبت و شفقت سے بولے گالی نہ دے فحش نہ بکے سخت کلامی
نکرے یہہ کام رذیلون کمینون کا ہے نہ شرفا کا پہر جب کہ یہہ بات مرد کو جائز نہوئی
تو بی بی کا شوہر پہ چلا کر بولنا سخت کہنا بے پروائی ظاہر کرنا دہمکانا ڈرانا خفا ہونا
للکار دینا و بانا اور بہی اسکے لئے زہر قاتل ہوگا عورت ان افعال کی وجہ سے
بالکل طریقہ اسلام سے دور ہو جاتی ہے یہہ بلا اون عورتون مین سب سے زیادہ ہے
جنکو کچہہ غرہ اپنی دولت و حکومت کا ہے انکے نزدیک شوہر برابر ایک ادنی نوکر کے
بہی نہین ہوتا غلام سے بدتر اوسکی حقیقت انکے سامنے ہوتی ہے جو غصہ انکو
شوہر پہ آتا ہے وہ کسی لونڈی غلام رشتہ دار پر نہین آتا حالانکہ شوہر کا رشتہ

سارے جہان کے رشتون پر بحکم خدا ورسول فوقیت رکھتا ہے شوہر جو رو کے لیے
جنت دوزخ ہے کسی رشتہ دار کے لیے ایسی اطاعت کا حکم نہین آیا ہے جو حکم واسطے
اطاعت شوہر کے ہے نہ کسی رشتہ دار کی رضامندی ناراضی کو عورت کے جنتی
دوزخی ہونے مین کچھہ دخل ہے یہہ مرتبہ اللہ تعالےٰ نے یا تو ان باپ کو دیا ہے
کہ اونکی ناخوشی سبب دخول نار اونکی خوشی سبب حصول جنت ہے یا شوہر کو
دیا ہے کہ اوسکی راضی رہنے سے عورت کو بہشت ملتی ہے اوسکے ناخوش رہنے سے
جہنم مین جانا پڑتا ہے دسوان حق یہہ ہے کہ سسر سالے کا اکرام کرے حدیث
مین لفظ نام عورت کے باپ بہائی کا آیا ہے سارے رشتہ دارون کا نہین آیا
مگر جبکہ حقوق اسلام ساتہہ غیرون کے برتے جاتے ہین تو رشتہ داران بی بی زیادہ
تر مستحق اس امر کے ہین کہ انسے بہی باخلاق پیش آوے ناک موںنہہ نہ چڑہاوے کہ یہہ
بات خلاف ادب شریعت کے ہے انسانیت سے بالکل دور ہے یہہ اور بات ہے
کہ فسق وفجور کے سبب دلمین نفور ہو سو اسمین سارے فساق وفجار شریک ہین
کچھہ خصوصیت سسرال والون کی نہین ہے گیارہوان حق یہہ ہے کہ بعد وفات
بی بی کے اوسکی اولاد اوسکے ملنے والون سے اچھا برتاؤ رکھے حدیث شریف مین
آیا ہے ایک بوڑہی عورت پاس رسول خدا صلعم کے آئی آپنے اوسکی نہایت عزت
کی مہربانی فرمائی عائشہ نے پوچھا یہہ کون ہے فرمایا یہہ زندگی خدیجہ مین اون کے
پاس آیا جایا کرتی تہی مگر یہہ بات اوسیوقت ٹہیک ہوگی کہ بی بی کے ملنے والے اچھے
نیک چلن ہون اگر بی بی کی صحبت والیان بدچلن بدرزیلہ فاسق فاجر ہین تو اونکا
یہہ حکم نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ اہل فسق کی صحبت سے قرآن وحدیث دونون
مین منع فرمایا ہے جو اثر صحبت بد کا ہوتا ہے وہ سب پر ظاہر ہے خصوصاً عورتین
تو بہت ہی جلد مبتلا سے فسق ہو جاتی ہین جو قابو شیطان کا انپر چلتا ہے وہ کسی پر

نہین چلتا خاص رعیت ابلیس کی یہی قوم ہے بار ہوان حق یہہ ہے کہ عورت کو بدون
کسی وجہ شرعی وحجت قوی کے طلاق نہ دے مثلاً اگر عورت حرامکار ہے یا بالکل اطاعت
شوہر سے باہر یا حد سے زیادہ مسرف یا آشنا پرست یا طالب فسق یا جابر شوہر پر
ہے تو ایسی عورت کو مرد طلاق دیسکتا ہے یا اسکے ماں باپ دلواتے ہین تو بہی یہہ
طلاق دیدے دیونکہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے فقط ایک اشارہ ابراہیم
علیہ السلام پر اپنی بی بی کو چہوڑ دیا تہا ابن عمر نے عمر بن خطاب کے کہنے پر حسب ارشاد
رسول خدا صلعم اپنی جورو کو طلاق دیدی تہی یہہ کام سعادت مند اولاد کرتی ہے
بدنصیبون کا ذکر نہین ہے ایسی طلاق مین جو حکم والدین سے دیگئی ہے گو کوئی قصور
ظاہری اوس عورت کا نہو تب بہی کچہہ گناہ مرد پر نہین ہوتا ہے قرآن شریف مین
فرمایا ہے فلاجناح علیہما پہر جب مرد عورت کو طلاق دے تو طہر مین دے وہ طہر جماع
سے خالی ہو پہر ایک بار مین ایک ہی طلاق دے نہ دو نہ تین دو طلاق تک رجوع ہو سکتا
ہے تیسری طلاق کے بعد نہین ہوسکتا مگر حلالہ سے لکن حلالہ کرنیوالا کروانیوالا دونون
ملعون ہین گو عورت اس حیلے سے واپس ملسکتی ہے ○

فصل بیان مین حقوق شوہر کے

نکاح ایک قسم کی رقیت ہے یعنی جسطرح کنیز وغلام کسی کے ہاتہہ مین بے بس ہوتے
ہین اسیطرح عورتین ہاتہہ مین مردون کے اسیر وبے بس ہین کہ جب تک مرد انکو چہوڑ
یہہ نہین چہوٹ سکتین سو جسطرح اطاعت سید کی غلام کنیز پر واجب ہے اسیطرح اطاعت
مرد کی عورت پر فرض ہے یہہ پہلا حق ہے شوہر کا بی بی پر دوسرا حق یہہ ہے کہ بجز
عذر شرعی کے کسی حال مین عورت وقت رغبت مرد کے انکار صحبت کا نکرے اس انکار
سے عورت پر صبح تک لعنت برستی ہے حدیث طبرانی مین یہہ آیا ہے لعن اللہ

المسوفات التي بين عوض وجها الى فراشه فيقول سوف حتى تغلبه عيناه يعني خدا لعنت کرے اون دیر لگانے والی عورتون پر جنکو شوہر اپنے بستر پر بلاتا ہے وہ کہتی ہین اب آتی ہون اب آتی ہون یعنی ذرا لمحہ بہر صبر کرو یہانتک کہ اوسکی آنکہہ لگجاتی ہے وہ سو جاتا ہے تیہہ دعا رسول خدا صلعم کی ہرگز خالی نجاویگی جب ذرا سی دیر کرنے پر یہہ پہٹکار خدا کی مارہے تو خیال کرو کہ جو عورت ملنے سے صاف انکار کردیتی ہے جب خود ہی اوسکا جی چاہتا ہے تب ملتی ہے یا جونسا دن اپنے نزدیک ٹہیرالیا ہے تب پاس آتی ہے یا ذرا سا حیلہ بیماری کا ملگیا خواہ اپنی بیماری ہو یا غیر کی یا کسی رشتہ دار کی تو ملنا جلنا اوڑادیا یا سوا ملنے کے بستر پر نہین آتی نزدیک آنے سے بہی بہاگتی جان چراتی ہے اوسکا خدا ہی حافظ ہے کہو نزدیک ملنے پاس آپڑنے مین کیا مصیبت ہے اگر ہے بہی تو جسطرح اطاعت شوہر موجب مغفرت ہے اوسیطرح اوسکی ناخوشی بہی تو سبب دخول جہنم باعث لعنت ہے ذرا سی بات پر جہنم کا خریدنا لعنت کا مول لینا کونسی عقل ہے حالانکہ احادیث صحیحہ سے بہی ثابت ہے کہ عورت بے مرضی مرد کے علحدہ بستر پر نہ سووے غیر شوہر کا تو کچہہ نہ گیا اسیکا آخرت مین وبال لاحق جاتا ہی بلکہ جسطرح احادیث شریفہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورت شبکو ہم بستر شوہر سے علحدہ نہ سووے اسیطرح خاص قرآن شریف سے بہی یہی بات معلوم ہوتی ہے و اہجروهن فی المضاجع مگر اکثر عورتین اسپر عمل نہین کرتین آسپر عمل کرنا اگر مشکل ہے تو دو چار ساعت کو آپڑنا تو کچہہ مشکل نہین لکن اسمین بہی کوتاہی کرتی ہین شوہر بچارا ہمیشہ مبتلائے غضب ہجر رہتا ہے انا للہ تیسرا حق یہہ ہے کہ عورت ہمیشہ آپکو پاک صاف ستہرا آراستہ پیراستہ رکہے ہاتہہ رنگین رہین سر سدا لگا وے خوشبو ملے طہارت کرے استرے لے میلی کچیلی نکدرے ستہری رہے اکثر عورتین اہتمام ان امور کا نہین رکہتین گو شوہر ناخوش کیون نہو حالانکہ یہہ بات بہی حدیث مین آئی ہے کہ جو زینت و لباس شوہر کو

ناپسند ہو عورت اوس سے بچے آجکل بی بیان ایسا باریک کپڑا پہنتی ہین جس سے سر وسینہ و شکم ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہے انکے حق مین حدیث مسلم مین بروایت ابو ہریرہ یون آیا ہے کاسیات عاریات یعنی کپڑے پہنتی ہین مگر درحقیقت ننگی ہین ممیلات مائلات یعنی مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کیطرف جھکتی ہین انکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی سلف صالح ایسی عورتون کو زانیات بدکار سمجھتے تھے اسلیے کہ اظہار زینت کا کسی پر سوا شوہر کے درست نہین ہے یہان انکے نزدیک جیسا شوہر ہے ویسے ہی سارے اجنبی لوگ ہین کوئی دیکھو نظر کرو کچھ پروا نہین شوہر خوش ہو یا ناخوش بلکہ اکثر برہنہ سر رہتی ہین حالانکہ سر سے ناخن پا تک انکو سارے بدن چھپانیکا حکم ہے یہہ حکم واجب ہے کچھ مستحب بھی نہین کہ چاہے کیا یا نہ کیا تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین بزیر حدیث مذکور لکھا ہے یعنی اونکا ایسا لباس ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے مہین دوپٹے جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس پہننا حرام ہے اسواسطے کہ لباس سے غرض یہہ ہے کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ انتہی غرضکہ جو کپڑا ایسا ہے جس سے عورت کا بدن نظر آتا ہے کوئی سا کپڑا کیون نہو اوسکا پہننا حرام ہے ایسی عورتین جنت مین نہ جاوینگی حاصل یہہ کہ مسلمانی اب کتاب مین یا زبان پر باقی رہگئی ہے مسلمان گو رہین جا سوئے نہ مردون کو کچھ واسطہ اسلام سے باقی رہا ہے نہ عورتون کو کچھ پروا دین کی حیوانون کیطرح برتاؤ رہتا ہے خدا خیر کرے چوتھا حق یہہ ہے کہ بے اجازت شوہر کے اوسکا مال کسیکو نہ دے نہ آپ لیوے مگر بقدر اپنی گذر اوقات یا اپنی اولاد کے ہان کھانے پینے کی چیز دیدینا بے پوچھے بھی درست ہے اسکی رخصت و اجازت حدیث مین بھی آئی ہے پانچوان حق یہہ ہے کہ کوئی عبادت نفل نماز ہو یا روزہ یا حج بے اذن شوہر کے بجا نہ لائے شاید اس عبادت سے شوہر کو تکلیف ہو ملنے سے باز رہے ایذا پاوے چھٹا حق یہہ ہے کہ بے اوسکے پوچھے

گھر سے باہر نجاوے اس مقدمہ مین سخت وعید آئی ہے خدا کا غصہ عورت پر ہوتا ہے حدیث
کے یہہ معنی ہین کہ جس جگہہ شوہر کی مرضی ہو وہان اجازت لیکر جاوے جہان نہو وہان
نہ جاوے یہہ مطلب نہین کہ جہان اپنا جی چاہے وہان جاوے مگر پوچھہ لے یا خبر کردے
پھر اگر شوہر نے منع کیا تو نہ مانے یا ناخوشی سے اجازت دی ہے تو اوسکو اذن سمجھ لیا
ہے باپ سے زیادہ کون ہوتا ہے مگر بمقابلہ شوہر اوسکی اطاعت بھی کم ہے ایک روایت
مین آیا ہے کہ ایک شوہر وقت سفر اپنے بی بی سے کہہ گیا تھا کہ اوپر کے مکان سے نیچے
نہ اوترنا نیچے کے مکان مین باپ بیمار ہوکر مر گیا مگر وہ نہ اوتری رسول خدا صلعم نے
فرمایا ان اللّٰہ قد غفر لابیہا لطاعتہا زوجہا یعنی اللہ نے اوس عورت کے باپ کو
بخشدیا اتنی بات پر کہ اوسنے اپنے شوہر کی اطاعت کی اوسکا حکم اوٹھایا اس حدیث کی
سند معلوم کرنا چاہیے اس حدیث سے تین امر دریافت ہوسکے ایک یہہ کہ بے مرضی شوہر
کے گھر کسی سے ملنے کو نہ نکلے گو ماں باپ ہی کیوں نہون اسلیے کہ بعد نکاح کے حق شوہر
کا سبکی اطاعت پر اپنے جی کی خوشی پر مقدم ہے دوسرے یہہ کہ جبکہ باپ عورت کا بسبب
اطاعت شوہر کے بخشا گیا تو یہہ خود ضرور ہی بخشی جاویگی اسلیے اوسکی مغفرت کا کچھہ ذکر
اسجگہہ نفرمایا کہ یہہ بات خود ظاہر ہے تیسرے یہہ کہ اولاد کے عمل صالح سے والدین کو نفع
پہونچتا ہے اولاد کے عمل گویا خود ماں باپ کے عمل ہین اسلیے کہ اولاد والدین کی
کمائی ہوتی ہے لیکن اکثر عورتین قدر اس نعمت کی نہین پہچانتین شوہر خوش ہو یا ناخوش
انکو باہر جانا ہر گھر مین ہر قرابت مین پہنچنا ضرور ہے گو کیسا ہی حرج شوہر کا کیوں نہو یا
شوہر بے حرج ہی اوسجگہہ جانے کو پسند نکرے تا تو ان حق یہہ ہے کہ بدون محرم کے
سفر نکرے ترمذی کی روایت مین ایکدن رات کے سفر سے بھی منع کیا ہے ہان عورت
ہمراہ شوہر یا پدر یا برادر حقیقی یا پسر کے سفر کرسکتی ہے آجتو ریل بیان منزلون چلی
جاتی ہین محرم ہمراہ ہو یا نہو تنہو تو اور یہی بہتر ہے کہ اسمین انکو زیادہ تجربہ حاصل

ہوتا ہے سیر وگرم کا امتحان اچھی طرح ہوجاتا ہے کہٹا میٹھا نیا پرانا مزا چکھہ آتی ہین
خصوصاً ریل کی بہار اسٹیشنون پر نظر بازی اغیار کیہا وہی لذت بخشتی ہے اور
سفر نہ سہی تو نہ سہی سکے کے سفر کو تو ضرور ہی جایا جاویگی بہلا اسمین اب شوہر کیا
دم مار سکتا ہے یہہ سفر تو فرض ادا کرنے کے لئے اختیار کیا ہے وہان مجمع مردون
کا زیادہ رہتا ہے رات دن فارغ خطی ہوسکتی ہے جس شخص سے یہان ملنا مشکل تہا
وہان بآسانی آسکتا ہے اگر اوسکے پاس خرچ نہین ہے تو یہہ اپنے پاس سے دیسکتی
ہین بلکہ طلاق بائن کے بعد ہی وہان نکاح ہوسکتا ہے آٹھوان حق یہہ ہے کہ شوہر
سے نفقہ زیادہ از حاجت طلب نکرے جو عورت تہوڑے خرچ پہ راضی رہتی ہے وہ
بہت اچھی ہے اکثر عورتین فرمایشون کے مارے بچارے شوہر کا دم ناک مین کر دیتی
ہین بلکہ یہہ جانتی ہین کہ ساری کمائی ہمارے ہی ہاتہہ مین دیا کرے ہم سے خود بہیک
مانگہ کر لیا کرے یہہ بالکل خلاف شرع وعقل ہے قرآن مین فرمایا ہے ولا تؤتوا السفہاء
اموالکم تم ان بیوقوفون کو اپنا مال ندیا کرو مراد عورتین بچے ہین انکو مال دینا ڈال
کا مول لینا ہے حدیث مین آیا ہے نشانی عورت کے مبارک ہونے کی یہہ ہے کہ نکاح
جلد ہوجاوے یعنی وعدہ واقرار مین زیادہ مدت نگذرے مہر تہوڑا ہو نکاح کے
بعد اولاد جلد پیدا ہو سو اسطرح کا نکاح اسطرح کی عورت کا اس زمانہ مین ملنا محال
ہے کیمیا کا نسخہ اگر ہاتہہ لگ جاوے تو آسان ہے مگر مبارک عورت کا ملنا عنقا ہے
عورت کی بڑی خوشی تو یہہ ہوتی ہے کہ مہر بہت ہو کہ وہ شرط ان کا اگر نہو تو بہلا لاکہون
سے کیا کم ہو بڑی خوشامد درآمد کے بعد منگنی ٹھیرتی ہے نوان حق یہہ ہے کہ عورت
پردہ کرے کہ کسی نامحرم کی نظر اوسپر پڑنے نہ پاوے نہ یہ آپکو دکہاوے نہ دوسرے
کو دیکھے جو عورت اپنکو غیر کی نظر سے بچاتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکو آگ دوزخ سے
بچاتا ہے نظر سے بچنے کا حکم خاص قرآن شریف مین آیا ہے وہ پردہ جو انسان کے سوا

پر واجب تہا اور یہا کہ اونکو کوئی لباس پردہ دار مین بہی نہین دیکہہ سکتا تہا سو
ویسا پردہ امت کی عورتون کے لیے مستحب ہے یہہ پردہ کہ کسی کی نظر انپر نہ پڑے نہ یہ
کسیکو آنکہہ بہرکر دیکہین انپر بہی فرض ہے بے ضرورت شرعی وعرفی گلی کوچہ مین نہ پہرین
اگر ناچاری سے خرید فروخت کے لیے باہر نکلنا ہو تو پردۂ شرعی مین نکلین پردۂ شرعی
واسطے عورت کے یہی ہے جو آجکل حرمین شریفین مین رائج ہے انکی پوشش ایسی ہوتی
ہے کہ سر سے پاؤن تک کچہہ نظر نہین آتا اس لباس مین بضرورت باہر نکلنا جائز ہے
مگر نامحرم کیطرف دیکہنا حرام ہے جسکو کچہہ ضرورت نہین ہے وہ گہر سے کیون باہر نکلے
جو عورت گہر مین رہتی ہے مگر نامحرمون کے سامنے آتی ہے خدم حشم سے نہین چہپتی وہ
درحقیقت بے پردہ ہے بعض عورتین نہاتے وقت ننگے بدن ہوکر دوسری عورتون
کے سامنے ہوجاتی ہین یا دو دو چار چار ملکر برہنہ حمام مین غسل کرتی ہین ایک کی
نظر دوسرے کے ستر پر پڑتی ہے یہہ دونون ملعون ہوجاتی ہین حدیث مین اوپر
گزر چکا ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ دسوان حق یہہ ہے کہ اپنی چال ڈہال
وضع ولباس مین حیا وشرم نگاہ رکہے بے باکانہ نچلے آواز دار زیور نہ پہنے ہر طرف
جہانکتی تاکتی نہ رہے نگاہ نیچی رکہے آواز پست کرے چوٹی مثل کوہان شتر کی اونچی ہولی
نہ باندہے باریک لباس جس سے بدن نظر آوے نہ پہنے حدیث مین ایسے لباس پہ
وعدہ جہنم کا آیا ہے جو عورتین اسطرح کے دوپٹے اوڑہتی ہین کہ سر تو کہلا ہے کپڑا
پشت پر کندہے پر پڑا ہے سینہ وشکم جسکا چہپانا فرض ہے کہولنا دکہانا حرام ہے
وہ سب سے زیادہ نظر آتا ہے سو انکا حکم انہین عورتون کا حکم ہے جنکو کاسیات
عاریات ممیلات مائلات فرمایا ہے جنت سے محروم ٹہرایا ہے جیکہ نہ جنت مین
جاوینگی نہ جنت کی خوشبو پاوینگی عورت کو بدن کا گودنا دانتون کا تیز کرنا
بالون کا جوڑنا حرام ہے حدیث مین ان امور پر بہی لعنت آئی ہے شریعت مین

یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ جس کام پر نزول لعنت کا ذکر فرمایا ہے یا جہنم کا وعدہ کیا
ہے یا محرومی جنت سے خبر دی ہے وہ کام سبب اسکے ہلاک و عدم نجات کا ہوتا ہے
اللھم احفظنا گیارہوان حق یہہ ہے کہ جو مال شوہر کا اسکے پاس امانت ہے اوسکو
ضائع نکرے شوہر سے چھپ کر زنا نکرے بلکہ اوسکی خوشی سے خوش ہو اوسکے رنج سے
رنج کرے مگر ایسا عوض اس حق کے یہہ ہوتا ہے کہ شوہر کا رنجیدہ صورت دیکھنا پسند
آتا ہے اوسکے رنج مین شریک ہونے کا کیا ذکر ہے اوسکا خوش رہنا برا لگتا ہے جہانتک
ہوسکتا ہے اوسکو رنج دینا چھیڑنا اچھا معلوم ہوتا ہے ابتو ذراسی بیماری کے حیلے
سے اپنی بیماری ہو یا اپنے عزیز کی مدت تک شوہر سے نہ ملین گو وہ بیماری اندیشہ ناک بہی نہو
مگر شوہر کے گہر اگر کوئی مر بہی جاوے تو وہ تین دن تعزیت کے بہی پورا نکرے بی بی
سے لے بہلے ورنہ دعوی محبت میں جہوٹا ہے یہہ اپنے دعوے مین سچی ہین بعضی بی بیان
شوہر سے چھپ کر زنا تو نہین کرتین مگر زنا سے بدتر باتین اپنے ہمجنسون مین بیٹہکر کرتی
ہین کیا آنکھہ کان زبان ہاتھہ پاؤن کا زنا گناہ نہین ہوتا ہے بارہوان حق یہہ ہے
کہ شوہر کے راز مخفی کو کسی سے نہ کہے قرآن شریف مین رسول خدا صلعم کی ایک بی بی
کا قصہ آیا ہے کہ اونہون نے افشاء راز کر دیا اوسپر وحی اوتری تیرہوان حق یہہ
ہے کہ شوہر کے دوستون کی عزت کرے اوسکی اولاد پر شفقت رکہے چودہوان حق
یہہ ہے کہ اگر شوہر محتاج فقیر ہو تو اوسکو ذلیل وحقیر نہ سمجھے اسلیے کہ بزرگی کچہہ
دنیا کے مال وجاہ پر مقرر نہین ہے بلکہ اللہ کی محبت وتقوی پر موقوف ہے اکثر
تو یہی ہوتا ہے کہ خدا دنیا اوسیکو زیادہ دیتا ہے جسکو دشمن رکہتا ہے اپنے دوستون
کو یہان کے مال ومنال سے بچاتا ہے یا کم دیتا ہے یا دیتا ہے تو توفیق خیر بخشتا
ہے بڑا بزرگ نزدیک خدا کے وہ ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ودیندار ہے مال ہوا دین
نہوا تو کچہہ بہی نہوا دین ہوا مال نہوا تو سب کچہہ ہوا علاوہ اسکے جو حقوق شوہر کے ذمہ

عورتکے فرض ہین وہ کچھ شوہر کی امیری فقیری پر موقوف نہین ہین بلکہ جو حق امیر شوہر کا ہے وہی بعینہ فقیر شوہر کا ہے اسیطرح جو حقوق عورتون کے ذمہ مرد پر ہین وہ بھی کچھ امیر فقیر بی بی پر موقوف نہین ہین عورت امیر ہو یا فقیر حق دونون کا شوہر پر برابر ہے تیہ بات غلط مشہور ہے کہ آسودہ عورت کا حق نادار عورت سے زیادہ ہے اسیطرح اگر عورت باجمال ہے میان بدصورت ہین تو عورت کو شوہر پر غرہ اپنی خوبصورتی کا نہین چاہیئے اسلیئے کہ حسن سے کسیکا حق زیادہ نہین ہوتا نہ بدشکلی سے کوئی حق شرعی باطل ہوجاتا ہے مگراب وہ وقت آیا ہے کہ عورت مرد متقی کو کسیطرح پسند نہین کرتی خاوند اگر فرضاً پیغمبر ہو یا رسول یا عالم باللہ یا ولی اللہ تو بھی وہ سب سے زیادہ حقیر نظر آتا ہے اوسپر اگر کہین مفلس بھی ہوا یا بی بی کا محتاج دست نگر یا ملازم یا جاگیردار ہے تو پھر کسی کام کا نہین ٹھیرتا اگر چند روز اوسکے ساتھ جوش محبت مین بسر ہوگئی تو پھر آخرکو اوسکے چھوڑنے کی فکر دامنگیر ہوتی ہے یا مرنے کا انتظار رہتا ہے کہ کب بیٹا بجا مرے ہم کھل کھیلین بھلا پڑے بلکے شوہر کو کوئی لیکر کیا کرے شوہر تو ایسا چاہیئے جو راتدن عشقبازی کیا کرے۔ بی بی کی سب مراسم و مواسم مین شریک رہے غلامون کیطرح کسی بات مین کچھ بھی دم نہ مارے جو حکم جسوقت ہو بجالاوے نگاہ دیکھتا رہے خلاف مرضی کوئی کام نکرے روٹی کپڑے پر پڑا رہے جو کھانا عورت کو پسند ہو وہی اسکو پسند ہو جو پہناوا اوسکو پسند ہو وہی اسکو پسند آوے جب تو خیر ہے ورنہ ہر وقت اوسکے کھانے پینے کی بھی جو ہتی ہو اپنے سب کام اچھے اوسکے سب کام برے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پندرہوان حق یہہ ہے کہ شوہر بیمار ہو تو اوسکی خدمت کرے اوسکی دوا دارو سے جان نہ چرائے اوسکے مرض سے نفرت نکرے پھوڑے کی پیپ اوچانٹنے کی حدیث پہلے اس کتاب مین گزرچکی ہے اسیطرح مرد کو بھی چاہیئے کہ بی بی کی بیماری مین سعالجہ کرائے دوا دارو منگوادے حکیم بلوادے سولہوان حق یہہ ہے کہ ہر عورت

عادت نیک ہر عبادت خدا مین شوہر کو مدد دے جیسے نماز کے لئے اوٹھا دینا وضو
کا پانی لاکر رکھدینا غسل کروا دینا پاؤن داب دینا پسلے بچھا دینا اوسکی قسم کو
سچا کر دینا جسکے آنے کو وہ منع کرے اوسکو نہ آنے دینا جسکے رہنے سے گھر مین وہ ناخوش
ہو اوسکو نرہنے دینا سوا گناہ کے ہر کام مین اوسکی اطاعت واجب شرعی ہے رسول خدا
صلعم کی بی بیان سب کام حضرت سے پوچھکر کرتی تھین ستروان حق یہ ہے کہ شوہر
کے پیچھے عفت عصمت پاکدامنی سے رہے کیسے سامنے اوسکی غیبت نکرے کسی سے
اوسکی برائی نہ سنے ناشکری سے پیش نہ آوے حدیث مین آیا ہے بڑا سبب اکثر
عورتون کے دوزخ مین جانے کا یہی ہے کہ یہ اپنے شوہرون کی ناشکر ہوتی
ہین لعن وطعن کیا کرتی ہین یکثرن اللعن ویکفرن العشیر حدیث احمد مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے بدکار لوگ دوزخی ہین پوچھا بدکار کون ہین فرمایا
عورتین ہین کہا یہ تو ہماری مائین بیٹیین بہنین ہین فرمایا ہان ہین لکن انکو
عطا مین شکر بلا مین صبر نہین ہے انتہی اٹھارہوان حق یہ ہے کہ شوہر پر بہت سی
غیرت نکرے اوسکو اپنی زبان و بدخلافی سے ایذا و رنج نہ پہنچاوے دوسری عورت
کے ہونے پر آزاد ہو یا کنیز نستاوے بگاڑ نکرے ورنہ گویا حکم شرعی سے بیزار کی
دعوی مسلمانی و دینداری مین جھوٹی ہے معمولی غیرت سوت پر جو ہوتی ہے وہ
اور بات ہے خدا اختیار سے باہر ہے یہ اور بات ہے کہ سوت کے پیچھے رات دن شوہر
کو صدانہ مین رکھے جو عورت باوجود کراہت باطنی کے اظہار رنجش کا سوت پر ادب
شرع کے سبب سے نہین کرتی ہے اوسکو ثواب برابر ایک شہید کے ملتا ہے بعضی بی بیان
خود تو سوت سے جلتی ہین شوہر کو تلے کھاتی ہین مگر دوسرونکو دو دو تین تین بلکہ
چار چار سوتین کرا دیتی ہین اونکو اپنے اوپر قیاس نہین کرتین گو وہ مرد اس
سے بھاگتے ہون کہو اسکا وبال کس پر پڑیگا جو گناہ ان سوتون کے سبب واقع

ہوگا وہ گویا خود اسی عورت نے کیا ہے تہی اوسکی باعث ہوئی ہے شوہر سے اگر
برابری نہوئی تو یہہ معصیت بہی اسکے نامۂ اعمال مین لکہی جاویگی خدا مبارک کرے
اونیسوان حق یہہ ہے کہ شوہر کو دعاء خیر و برکت سے یاد کرے حیات و موت مین پہر
مرنے کے بعد اوسکی وصیت پوری کرے اگر ہو سکے تو آن آگر وہ وصیت خلاف شرع
ہو تو بجا نہ لائے ہمیشہ اپنے لئے اوسکے لئے دعاء مغفرت کرے بہلائی آخرت کی مانگے
مگر اس زمانے مین بجاے اس دعا کے جیتے مرتے کوسنے پڑتے ہین لعنت بہیجی جاتی ہے
مانا کہ وہ یا اور کوئی ظالم تہا اب تو وہ کمبخت مرگیا اب اوسکا پیچہا کیون لیا جاتا ہے
حدیث شریف مین مردون کی بدگوئی سے منع فرمایا ہے اس کام کو حرام و فسق ٹہرایا
ہے کیونکہ جو کچہہ اچہا برا اونہون نے کیا تہا اوسکی سزا جزا کو وہ پہونچ گئے اب ہم انکو
کیون برا کہین کسلئے اونکی غیبت ہو زنا سے بہی بدتر ہے کرین اگر مرنے کے بعد کوسنا
کاٹنا برا کہنا لعنت بہیجنا طعن کرنا اچہا کام ہے تو پہر بچارے رافضیون نے کیا قصور
کیا ہے کہ وہ بدولت اس لعنت کے ملعون ٹہرے ہین وہ بچارے تو اپنے خیال
باطل مین دین کے عوض برا کہتے ہین بی بیان تو زندہ مردہ شوہرونکو دنیا کے پیچہے
تلے کہاتی ہین کہو اس لعنت کا انجام اگر جہنم نہوگا تو پہر کیا ہوگا دین مین صبر سے بڑہکر
کوئی عمل نہین ہے اسلئے کہ ہر عمل کا ایک اجر مقرر ہے صبر کا اجر بیحساب ٹہرا ہے سو
اکثر عورتین بے صبر ہوتی ہین ناشکری کرتی ہین ناشکری ایک طرح کا کفر ہے خدا نے
انکو صبر و شکر سے گویا بالکل محروم کر رکہا ہے کہو پہر جنت مین جانے کی کیا راہ ہے بیسوان
حق یہہ ہے کہ شوہر کی اولاد کو بد دعا نہ دے نہ خوشی مین نہ ناخوشی مین کیونکہ
مان باپ کی دعا حق مین اولاد کے بہت بڑا اثر رکہتی ہے خدا جانے کس وقت مونہہ سے
کیا نکلتا ہے جب بد دعا لگ گئی تو اب کچہہ علاج نہین ہو سکتا حدیث مین والدین
کو دعاے بد کرنے سے منع فرمایا ہے جسنے اولاد کو بددعا دی وہ لگ گئی یا نہ لگی اسکو

جو اجر اوسکی ایذا پر صبر کرنیکا ملتا وہ ضائع ہوگیا بد دعا تو اسی سبب سے دیجاتی ہے کہ اولاد
نالائق سرکش نافرمان ہے یا بد اطوار اگر یہہ بات اوسمین نہوتی تو بد دعا نہ دیجاتی سو اسکا
علاج یون بھی تو ہوسکتا ہے کہ اوسکے لئے دعاے خیر کیجاوے شاید اس دعا کا اثر ہو وہ
نیکبخت بنجاوے ماں باپ کا جی خوش ہو اچہے سچے مسلمان اپنے دشمن کو بھی بد دعا نہین دیتے
تہے اسلئے کہ کہین دنیا ہی مین عوض دشمنی کا نہوجاوے آخرت مین ہمکو اس ایذا اوٹھانے
کا کچہہ اجر نہ ملے اکتیسوان حق یہہ ہے کہ آپ سے طلاق نہ مانگے خلع نہ چاہے اس بارہ
مین وعید سخت آئی ہے ایسی عورت پر جنت حرام فرمائی ہے ہان جو وہ خود چہوڑ دے
تو یہہ معذور ہے اسپر کچہہ گناہ نہین زبردستی سے جو طلاق لیجاتی ہے وہ طلاق واقع
نہین ہوتی پہر جسنے صحیح طلاق لی ہے وہ بعد طلاق کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے اس سنت
کے بجالانے مین بشرطیکہ حکم شرع سمجہہ کر بجالاے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے قیامت مین
دو چار شوہر والی عورت اوسکو ملیگی جو اوسکا پچہلا شوہر ہے یا جسکو وہ پسند کرے تو یہ
اوسیکو پسند کریگی جو زیادہ نیک خو ہوگا عورت جب اطاعت شوہر کی کرتی ہے اور اوسکی
خصلت نیک کو سامنے اورون کے بیان فرماتی ہے اوسکے عیب کو چہپاتی ہے تو اوسکو
شہید کی برابر ثواب ملتا ہے بائیسوان حق یہہ ہے کہ بعد موت شوہر کے چار مہینے دس دن
عدت مین بیٹہے حدیث مین آیا ہے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست
نہین ہے مگر شوہر کے لئے چار مہینے دس دن سوگ کرنا واجب ہے عدت والی عورت رنگین کپڑے
نہ پہنے سرمہ مہندی نہ لگاوے زینت نکرے دوسرے کی موت مین ماں باپ ہون یا اولاد
اقارب تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہے اس سے معلوم ہوا کہ شوہر کا رتبہ حق مین عورت
کے سب سے بڑہکر ہے حتی کہ ماں باپ سے بھی تیسوان حق یہہ ہے کہ حرمت شوہر کو نزدیک خدا
کے نگاہ رکہے یہہ نگاہ رکہنا اسطرح پر ہوتا ہے کہ کوئی رسم کفر و شرک کی کہلی چہپی نکرے بعض
چالاک بی بیان ظاہر مین تو تورسے شوہر کے کوئی بات بد دینی کی نہین کرتی ہین مگر چہپا کر

سب کچھہ کر لیتی ہین انکا نکاح قائم نہین رہتا اولاد حرام کی ہو جاتی ہے تیہ بات وہان ہوتی ہے
جنکا شوہر دیندار متقی پرہیزگار ہے ورنہ جنکے شوہر جاہل ہین وہ خود بی بیون سے زیادہ
اولاد کی زندگی کے لیے اپنے کھیل تماشے کے لیے ہر کفر کرنے کو طیار ہین گو سوا بربادی ایمان
کے کوئی بہی فائدہ اس واہیات سے حاصل نہو علاوہ اسکے اس شرک و کفر کرنے مین کچھہ
نری بے حرمتی شوہر ہی کی نہین ہوتی ہے سب سے زیادہ حق اللہ کا ضائع ہوتا ہے سارا
نماز روزہ صدقہ خیرات برباد جاتا ہے نہ خدا کی رہی نہ خاوند کی جہنم کی ملکہ شاہزادی
بنگئی یہ شرک و کفر کے مسائل نہایت باریک ہین اکثر مردون کو بہی معلوم نہین ہوتے ہین عورتون
کا کیا ذکر ہے اونسے تو ضرور ہی ایسے حرکات بے برکات ہوا کرتی ہین اسیلیے سب سے زیادہ
دوزخ مین یہی گروہ ہوگا **فائدہ** بعض بی بیان جب کوئی حکم دین کا خلاف اپنی مرضی
کے سنتے ہین تو یہہ حکم اونکو نہایت ناگوار گزرتا ہے بعض کہتے ہین خدا نے کچھہ بہی حقیقت
عورت کی شرع مین نہین رکہی یہہ کلمہ کفر صریح ہے دین کا حکم مرد پر ہو یا عورت پر جو
کوئی اوسکو خوشی سے نہین مانتا کان رکہکر نہین سنتا اپنے قصور پر نادم نہین ہوتا وہ
اسلام سے خارج ہوجاتا ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے کسی ایماندار مرد و عورت کا یہہ کام
نہین ہے کہ جب خدا و رسول کوئی حکم دین تو پہر اسکو کچھہ بہی اختیار باقی رہے پہر فرمایا جسنے
نافرمانی کی اللہ و رسول کی وہ سخت گمراہ ہوا اللہ نے ایک ایسے مرد و عورت بہی پیدا کیے
ہین جنکے نزدیک اونکا دین دنیا کی سلطنت سے زیادہ عزیز ہوتا ہے کسی گناہ کی لذت
اونکے جی مین کسیطرح نہین بستی کتنا ہی کوئی اونکو طرف گناہ کے کہینچے ہرگز دل اونکا رغبت
نہین کرتا ایک وہ لوگ ہین جنکو ہزار اتنی حدیثین سناؤ ذرا بہی ڈر اونکے دلمین نہین
آتا کان پر جون تک نہین رینگتی یا اگر ڈر آیا تو دم بہر پہر ویسا ہی ہوجاتا رہا پہر وہی اوچ ہوچ
کھیل تماشے ہونے لگے دیکھو ان دونون مین کتنا فرق ہے **فائدہ** ایمان کی ایک بڑی
نشانی یہہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مرد و عورت کو کوئی حکم خدا رسول کا سنا دے سمجھا دے

تو وہ دلمین قائل ہوجاوے جی مین پشیمانی لاوے نادم ہو کہ یہہ کام مجھسے برا ہوا انشاءاللہ
تعالے آیندہ مین اس گناہ کے آس پاس نجاؤنگا یا اس نافرمانی سے بچونگا پھر توبہ
کرے جہانتک ہوسکے اوس گناہ سے بچے بعض لوگ مرد ہون یا عورت اپنی ڈھٹائی
سے قائل وتائب تو نہین ہوتے حکم سنکر جی مین برا ماننے لگتے ہین شرع سے بیزاری
ظاہر کرتے ہین شارع پر طعن ہوتی ہے علمار کی ہجو کرتے ہین کہ انہون نے سارے مسئلے
اپنے مطلب کے نکال لیے ہین ہمارے لئے یہہ حکم سخت بنائے ہین سو ایسی بات کے کہنے
والے ایسا خیال دلمین لانے والے ایمان سے باہر ہوجاتے ہین کفر کے دائرہ مین
قدم رکھتے ہین نعوذ باللہ من غضب اللہ ہم کیا ہماری ہستی کیا جو ہم شرع پر ناک مونہہ
چڑہائین خدا و رسول کے حکم کو پسند نکرین اوسکو سنکر برا مانین آج اگر برا مانتے ہین تو کل
اس برائی کی حقیقت ہی ہمکو معلوم ہوجاویگی ذرا سا صبر تو کرو ؁

فصل بیان مین بعض فوائد متفرقہ کے

ف میان بی بی مین جدائی کرانا بڑا گناہ ہے یہہ جدائی کبھی ذریعہ جادو کی ہوتی ہے
سلیمان علیہ السلام کے وقت مین لوگ ہاروت ماروت سے ایسا ہی جادو سیکھتے تھے
جسکی وجہ سے میان بی بی مین تفرقہ پڑجاوے اسکا ذکر قرآن شریف مین بطور انکار
آیا ہے کبھی یہہ جدائی ذریعہ اظہار عشق کے ہوتی ہے کہ فلان آدمی تجھپر عاشق ہے یہہ
دہوکہ کہا کر شوہر سے علحدگی چاہتی ہے عشق کو اہل علم نے داخل شرک کیا ہے عشق کا
قصہ قرآن شریف مین عورت کافر سے نقل کیا گیا ہے عشق فسق وفجور کی بنیاد ہے جہنم
مین جانے کے لئے ایک عمدہ وسیلہ ہے عاشقون معشوقون کو مبارک ہو ؁

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم	پدرم جنت جاوید بگندم بفروخت

ف عورت مشرک کیسی ہی خوبصورت کیون نہو اوس سے نکاح کرنا حرام ہے یہہ مسئلہ

خاص قرآن شریف مین آیا ہے اسیطرح مشرک مرد سے نکاح مسلمان عورت کا درست
نہین ہے اس زمانے مین ایک بلا یہہ بہی ہے کہ مسلمان عورتین ہندؤن سے مبتلا ہوجاتی
ہین جاہل مسلمان ہندنی سے پہس جاتے ہین یہہ ابتلا کبہی بطور آشنائی عشقبازی
کے ہوتی ہے کبہی اسطرح کہ مرد عورت کو اپنے گہر مین ڈال لیتا ہے یا عورت مرد کو اپنی
طرف کہینچ لیتی ہے ف مرد کا رتبہ عورت سے زیادہ ہے خواہ دونون برابر ہون یا ایک
آسودہ دوسرا مفلس ہو عورت کے امیر آسودہ ہونے سے مرد حقیر نہین ہو سکتا
یہہ فوقیت مرد کی اسلئے ہے کہ مرد جہاد کرتا ہے عقل رکہتا ہے عورت سے زیادہ قوی
ہے کماتا ہے میراث زیادہ پاتا ہے شہادت مین دیت مین صلاحیت امامت مین قاضی
ہونے مین عورت سے زیادہ ہے کئی نکاح کر سکتا ہے کنیز رکہہ سکتا ہے اور کچہہ نہو
تو اتنی ہی تفضیلات کافی ہے کہ مرد اول ہے عورت اوس سے پیدا ہوئی ہے جسطرح حوا
آدم علیہ السلام کے پہلو سے نکلی ہین طلاق دینے کا اختیار مرد کو ہے نہ عورت کو
پہر اگر کسی عورت نے زبردستی طلاق لیکر دوسرا نکاح کیا تو یہہ زنا ہوگا اور جو زنا کیا
تو پہر کیا پوچہنا پانچون اونگلی گہی مین ہین ف عورتون سے فاحشہ کام نسبت مرد کے
زیادہ ہوتا ہے اگر یہہ زنا نکرین تو کوئی مرد انسے زبردستی فاحشہ نہین کر سکتا ہے
جب یہی آمادہ زنا ہوتی ہین تو مرد پہس جاتے ہین جسکی بی بی زنا کرے وہ اوسکو گہر
مین مرنے تک بند کر رکہے یا حد زنا جاری کرے اب یہی حکم ہے کہ کواری کو کوڑے مارے
بیاہی کو رجم کرے ف باپ کی منکوحات سے نکاح کرنا حرام ہے نکاح کرنیوالا واجب القتل
ہے قرآن شریف مین باپ کی منکوحات سے نکاح کرنیکو منع فرمایا ہے ترد پر چودہ عورتین حرام ہین
یہہ بہی قرآن ہی مین آیا ہے سوتیلی مان سگی مان بہن بیٹی پہوپہی خالہ بہتیجی بہانجی مان
بہن رضاعی ساس ربیبہ بہو یعنی سگے بیٹے کی بی بی دو بہنین اکہٹی اسیطرح جورو
کی پہوپہی خالہ کا جمع کرنا بہی حرام ہے قرآن مین چہپی آشنائی کا بہی ذکر آیا ہے فرمایا ہے

ولا متخذات اخدان یعنی ایسی عورتوں سے نکاح نکرو جو چھپے یار کرتی ہین یہہ مرض نسبت غربا کے امرا مین بہت ہوتا ہی **ف** مرد عورتون پر حاکم ہین عورت محکوم ہی محکوم پر اطاعت حاکم کی فرض ہوتی ہے سوا کفر و شرک کے اسیطرح بی بی پر اطاعت شوہر کی بحکم قرآن و حدیث فرض ہی مشرک لوگ فرشتون کو خدا کے بیٹے ٹہیرا کر پوجتے تہے یہہ شرک عورتون ہی کے نام سے ہوا تہا اصل شرک کرنے مین بنص قرآن عورتہی کی ذات ہی اسیلیے سب سے زیادہ جہنم مین یہی ہونگی اللہ تعالے نے اپنے لیے کوئی عورت پسند نہین کی وہ بے جورو بے اولاد ہے خدا نخواستہ کارخانۂ خدائی مین اگر کبھی کسی عورت کا دخل ہوتا تو سارا معاملہ بگڑ جاتا زنا یاری آشنائی عشق حلال ہوجاتا نکاح کرنا شوہر کی اطاعت کرنا اوسکا راضی رکہنا حرام ٹہیرتا سب سے پہلے نوع انسان مین جسنے شرک کیا یہی عورت تہی حوا کی اولاد زندہ نہین رہتی تہی شیطان نے آکر کہا کہ اب جو بچہ پیدا ہو تو اوسکا نام عبد الحارث رکہنا وہ جئیگا انہون نے ایسا ہی کیا حارث نام تہا شیطان کا انسے یہہ شرک ہوا **ف** منافق عورتون کے لیے ہمیشہ کے واسطے جہنم ہے یہہ بہی ایک نفاق ہے کہ دلمین شوہر سے کوئی عورت ناخوش ہو ظاہر مین ملتی رہے لوط علیہ السلام کی بی بی اسیلیے کافر ٹہیری کہ رہتی تو لوط علیہ السلام کے گہر مین خیر خواہی کرتی کفار کی آخر عذاب آیا ہلاک ہوگئی میان کے پیغمبر ہونے نے کچھہ نفع نہ بخشا اسیطرح جورو نوح علیہ السلام کی کافرہ تہی معلوم ہوا بدعورتون کا خاوند پیغمبر کیون نہو جورو کو کچھہ قدر اوسکی نہین ہوتی ہے بچارے کسی عالم متقی کی کیا اصل و حقیقت ہے جو کوئی اپنی سادگی سے کسی عورت کے وعدون پر یقین لاکے اوسکی محبت کو سچا سمجھے وہ بڑا احمق ہے اللہ تعالے نے یہہ وصف وفا کا مردہی کو دیا ہے یہہ اور بات ہے کہ کوئی عورت دوست کو دشمن بنالے **ف** زلیخا جب یوسف علیہ السلام پہ عاشق ہوئین ملنا چاہا اوسوقت حالت کفر مین تہین معلوم ہوا زنا کا طالب ہونا علامت کفر کی ہے آتش زنا کے لیے زلیخا نے بہت کچھہ حیلہ و مکر کیا مگر اللہ نے

یوسف علیہ السلام کو بچایا آخر قید مین پڑے عورت کی محبت نے یہہ ایذا دی اگر کسی عورت
کو محبت نہو بلکہ شوہر کا بغض و کمین ہو تو پہر خدا حافظ ہے ۵

نا امیدی اوسکی دیکہا چاہیے		منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید

اسلیے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ عورتون کا مکر بڑا ہے جاہلیت والے بہی عورتون
سے اسقدر گہبراتے تہے کہ جب لڑکی پیدا ہوتی تہی خبر سنکر انکا مونہہ سیاہ ہو جاتا تہا
ناچار زندہ درگور کر دیتے تہے زندہ کو مارنا گاڑنا اسلام مین حرام ہے ف قرآن شریف
مین زکریا علیہ السلام کی بی بی کی تعریف آئی ہے تو یہہ تعریف اس بات کی تہی کہ خدا نے انکو
خوش اخلاق بنایا تہا بدزبانی طعنہ تشنیع کبہی نہین کرتی تہین اللہ تعالے نے انکو بوڑہاپے
مین بچا دیا معلوم ہوا کہ نحوست بدخلقی بدزبانی کی بچا ہونے سے بہی روکتی ہے بعض
عورتون کا یہہ خیال ہے کہ خوش اخلاق اسکا نام ہے کہ ہر مرد عورت سے بات چیت کرے
کسی سے ملنے جلنے مین کسی کے گہر جانے مین عار و انکار نہو سب چہوٹے بڑے رشتہ دارون
کے سامنے بلکہ اجنبی لوگون کے سامنے ادنی بنکر بیٹہے انہامات تکبر نکرے حالانکہ خوش اخلاقی
یہہ نہین ہے خوش اخلاقی اسلام مین اسکا نام ہے کہ کسی کی خاطر سے کوئی کام خلاف شرع
نکرے لوگون کی ایذا کا تحمل کرے بدلا نلے شوہر کی اطاعت کرے اوسکو راضی رکہے اوسپر
چلا کر نہ بولے اوس سے ناک مونہہ نہ چڑہا دے جب سب تو تواضع بیجا ہوئی سارا غصہ
شوہر پر نکلا تو یہہ کونسی خوش اخلاقی ہے اخلاق وہی ہے جو دین مین پسند ہو کہا ہے حضرت
عائشہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ رسول خدا صلعم کا اخلاق کیا تہا کہا یہی قرآن تہا یعنے
قرآن کے موافق سب کام کرتے تہے ابتو سارے کام اپنے جی کے موافق کیے جاتے ہین اسکا
نام اخلاق ہے سبحان اللہ وبحمدہ ف زانی مرد زانیہ مشرکہ عورت سے بیاہ کرتا ہے
زانیہ عورت زانی مشرک مرد سے نکاح کرتی ہے مسلمانون پر یہہ کام حرام ہے یعنی بعد
نکاح کے مرد و عورت بدستور زنا کرتے رہتے ہین قرآن شریف مین یہہ بہی آیا ہے کہ

ناپاک عورتین ناپاک مردون کے لیے ہین پاک عورتین پاک مردون کے لیے معلوم ہوا کہ پورا جوڑا یہی ہے کہ خبیثات خبیثین سے خوش رہتے ہین طیبات طیبین سے اسیطرح حال اسکے عکس کا ہے جہان کہین میان بی بی دونون ایکصفت کے ہوتے ہین ونکی خوب گزرتی ہے جب ایک اچھا دوسرا بد ہوگا ہرگز نباہ نہین ہوسکتا خواہ عورت اچھی ہو یا مرد یا بالعکس آجکل نباہ کے لیے موافقت مزاج درکار ہے نسب وشرع وشرافت کا کچھہ اعتبار نہین بڑی موافقت یون ہوتی ہے کہ دیوث بنا رہے یا بھڑوا بنجاوے یا شہدی لقچی عورتون کے آنے جانے سے منع نکرے جسطرح بی بی چاہین لوٹین پلٹین دم نہ مارسے بلکہ اگر طلاق لینا چاہے تو اونکی خوشی کے لیے فی الفور طلاق دیدے ہم روٹھے تم چھوٹے انا للہ **ف** عورتنا کو حکم ہے کہ اپنی نگاہ نیچی رکھے نامحرم کو نہ دیکھے اپنے ستر کو چھپائے رہے اپنی زینت یعنی زیور سینہ وشکم کو ظاہر نکرے سر کو چادر سے پوشیدہ رکھے شوہر باپ سسر اپنے بیٹے یا شوہر کے بیٹے یا بہن یا بہن کی اولاد یا خاص گھر کی عورتون کے سوا کسی پر اظہار اپنی زینت کا نکرے شرعی لونڈی غلام پر بھی ناف سے زانو تک کوئی چیز نہ کھلے مگر نابالغ بچے جنکو عورتون کے حال کی کچھہ بھی خبر نہین ہے پاؤن زور سے رکھکر نہ چلین کہ چھپی زینت ظاہر ہو یا زیور کی آواز سنی جاوے یہہ سارا مضمون قرآن شریف مین آیا ہے **ف** مرد کو کھانا کھانا اپنے گھر مین اپنے باپ مان بھائی بہن پھوپا پھپی ماموں خالہ کے گھر مین اونکے اذن سے درست ہے اسیطرح اپنے خزانچی و دوست کے گھر سے خواہ یکجا ہوکر کھاوین یا الگ الگ قرآن شریف مین فقط انہین چند گھرون کا ذکر کیا ہے سارے رشتہ دارون کے گھر کا ذکر نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلۂ رحم بھی انہین کے ساتھہ چاہیے **ف** قرآن شریف مین قصہ ایک عورت کا آیا ہے جو اپنے ملک کی بادشاہ تھی اسکا نام بلقیس بنت شراحیل تھا مملکت کا نام سبا تھا خدا نے اسکی عقلمندی و دینداری کی تعریف کی ہے اسنے اپنا نکاح سلیمان علیہ السلام سے

کر لیا تہا اسلیے کہ اونکو مسلمان و دیندار پایا تہا نہ اسلیے کہ وہ بادشاہ تہے کیونکہ یہ خود
بہی تو مالدار و حاکم تہے پہر اونسے اونکی ویسی ہی اطاعت کی جیسے اطاعت شوہر کی عورت کو
چاہیے ہے اس زمانے مین اگر کسی کی بی بی مالدار یا باحکومت ہوتی ہے تو وہ خاوند کو
حقیر و ذلیل سمجہکر مطلقاً خیال مین نہین لاتی رات دن شکنجے لعن وطعن ترشروئی بدخوئی
زبان درازی مین کہینچے رکہتی ہے ف حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیان گہر کا
کام کاج کیا کرتی تہین جانورونکو کنوئے پر لیجا کر پانی پلاتی تہین اس سے معلوم ہوا کہ
عورت کو گہر کا کام کاج کرنا چاہیے رسول خدا صلعم کے وقت مین بہی ازواج مطہرات زوجات
صحابہ کہانا طیار کرتین دودہ دوہتین شوہر کے لیے فرش بستر درست کر رکہتین یہہ
بات واسطے محبت شوہر کے تہی قرآن شریف مین فرمایا ہے وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ
یعنی نکاح کے سبب سے ایک کو دوسرے سے محبت و پیار ہوتا ہے حدیث مین بہی آیا ہے کہ
نکاح کی سی محبت کسی دو دوستون مین نہین ہوتی ہے مگر اب وہ زمانا آیا ہے کہ نکاح
سبب دشمنی کا ہوجاتا ہے آشنا یار عاشق تہ کار زیادہ پسند آتا ہے مگر یہہ کچہ کلیہ نہین
ہے بعض آسودہ عورتین ایسی بہی دیکہی ہین جو بالکل فرمانبردار شوہر کی ہوگئی ہین شوہر
کی ایسی اطاعت کرتی ہین جو اونکو نہین پہنچتی غرضکہ افراط تفریط دونون بُری ہین تو
ہر چیز مین محمود ہے اسیطرح بعض مرد بی بی کی محبت مین غرقاب رہتے ہین اطاعت خلاف
شرع بہی اوٹہا لیتے ہین مگر بی بی اونسے خوش نہین رہتین بعض مرد جورو کو مارتے ہین
اوسکا مال اپنی جان پر صرف کرتے ہین بی بی اونسے خوش ہین خوشی بہی کیسی کہ ایسے خاوند
کے پیچہے دین دنیا کو جواب دیدیا ہے ایک ایسی بی بی ہین کہ اگر خاوند چھوڑتا ہے تو چہوٹ
جاوے مگر کوئی کسبی تہ کار یار پرانے راز دار نہ چہوٹے ؎

جدا ہون یار سے ہم اور نہو رقیب جدا		ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

ف آنحضرت صلعم کی بی بیون نے زیادہ نفقہ مانگا تہا آسودگی چاہی تہی خدا نے

فرمایا تم انسے کہدو کہ اگر تم دنیا کی زندگی یا آرایش چاہتے ہو تو آؤ مین تمکو رخصت کردون
اور جو خدا و رسول و آخرت کو چاہتے ہو تو جو تم مین نیک ہین اونکو بڑا اجر ہے گویا اونکو
اختیار دیدیا تہا کہ چاہے رہین چاہے نہ رہین مگر یہہ اختیار شرعاً طلاق نہین ٹھیرا اس
اختیار کے بعد شوہر رجوع کر سکتا ہے ہان اگر عورت اس اختیار پر طلاق لے بیٹہے گی
تو طلاق ہوجاویگی **ف** خاص رسول خدا صلعم کی بی بیون کے واسطے یہہ حکم ہے کہ جو
انہین گناہ کرے اوسکو دونا عذاب ہوگا جو اچہا کام کرے اوسکو دونا اجر ملیگا اسلیے
کہ یہہ اور دوسری عورتین برابر نہین ہین انکو یہہ حکم بہی تہا کہ نرم آواز سے بات
نکرین اپنے گہر مین بیٹھی رہین جاہلیت کی طرح بن ٹہن کر باہر نہ چلین پہرین نماز پڑہین
زکوٰۃ دین اللہ و رسول کی اطاعت کرین سو یہی حکم بعینہ سب عورتون کے لیے اب تک
باقی ہے سوا دوچند عذاب و دوچند اجر کے اس آیت کے آخر مین عورتون کو یہہ بہی
فرمایا ہے کہ تم اپنے گہر مین قرآن و حدیث کی تلاوت بہی کیا کرو **ف** عورت کا سامنے اپنے
باپ بیٹے بہائی بہتیجے بہانجے کے آنا درست ہے اسیطرح سامنے مسلمان عورتون کے نہ کافر عورت کے
اور سامنے لونڈی غلام شرعی کے یہہ مضمون قرآن شریف مین آیا ہے جو عورت فاسق
وضع فاسق عمل ہو بی بی کو اوس سے ویسا ہی پردہ کرنا واجب ہے جیسا اجنبی مرد سے
چاہیے اسی لیے ہمیشہ سے عادت شرفا کی یہہ ہے کہ اپنے گہر کو کسبیون شہدیون
لقیون کے آنے جانے سے بچاتے رہتے ہین مگر اب یہہ حکم اکثر بی بیون نے منسوخ
کردیا ہے اپنے لیے یہہ نیا دین نکالا ہے کہ کیسی ہی عورت کیون نہو عورت کا عورت
سے کچہہ پردہ نہین بلکہ مصاحبت کے لیے ایسی ہی عورتین بہتر ہین جو کسی وقت مین
شریک فسق و فجور رہتین یا اب اوس طرح کے مذاق کی باتین کرتی یارون کا شوق
عشق بازی کا ذوق و لاقی ہین قدیم ہون یا جدید یا انکے پیچہے اگر شوہر چہوٹ جاوے
تو بلا سے مگر کہین ایسا نہو کہ یہہ علحدہ ہوجاوین انکا حق شوہر کے حق سے بہت زیادہ

ہے انکی اطاعت بلکہ خوشامد خداوند کی راضی رکہنے سے بہی بڑہکر ہے حالانکہ دین اسلام
مین سب سے زیادہ تاکید اسی بات کی ہے کہ صحبت بد سے بچو تہمت کی جگہہ سے علحدہ رہو
نیک و بد صحبت کی مثال عطار و لہار کی بتائی ہے کہ خوشبو والے کے پاس بیٹہنے سے
اور کچہہ فائدہ نہوگا تو خوشبو ہی آجاویگی لہار کے پاس بیٹہنے سے اور کچہہ نقصان
نہوگا تو کوئی دہبا داغ دہوان تو ضرور ہی لگ جاویگا ٥

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست		کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

ف قرآن مین مسلمان عورتون کو فرمایا ہے کہ جلباب پہنا کرین یعنی کرتے اور اوڑہنی
کے اوپر جسکو آجکل ملاوہ کہتے ہین یا مقنع مونہہ پر ڈالا کرین غرضکہ ایسا کپڑا ہو جس سے
سر تا پا چہپ جاوین مونہہ وغیرہ کچہہ کہلا نرہے ف قرآن شریف مین عورتون کو اس بات
سے منع کیا ہے کہ دوسری عورتون سے مسخراپن کرین کہتین وہی اچہے ہون جنپر یہہ ہنستے
ہین صفیہ سے ایک بی بی نے کہا تو یہودن ہے اوسپر یہہ آیت اوتری عورتون کی عادت
ہے کہ اپنکو اچہا دوسری عورتون کو برا کہا کرتی ہین کسیکو پہوہڑ بتاتی ہین کسیکو احمق
ٹہیراتی ہین کسیکو کچہہ کسیکو کچہہ عیب لگاتی ہین تو اس بات سے انکو منع کیا کہ گو تم سگہڑ
چالاک ہوشیار ہو فن آشنائی عشقبازی مین تمکو خوب دخل ہے وہ غافل مزاج سیدہی
غریب پہوہڑ بے وقوف ہے مگر کہین ایسا نہو کہ وہی اچہی نکلے بخشی جاوے تم رہ جاؤ بچا یا
کرو ف رسول خدا صلعم نے مطابق قرآن شریف کے عورتون سے اس بات کی بیعت لی تہی
کہ شرک نکرین زنا نکرین چوری نکرین اولاد کو نہ مارین تہمت نہ لگائین یعنی کسی کے نطفہ
کا بچا شوہر کے گلے نہ باندہین دختر کو پسر سے بدل نہ ڈالین کسی نیک بات مین نافرمانی
رسول خدا صلعم کی نکرین معلوم ہوا کہ یہہ سب عیب عورتون مین موجود ہوتے ہین اسلئے
انسے انہین کامون کے نکرنے کا عہد وپیمان لیا گیا ف قرآن شریف سے معلوم ہوا کہ
بعضی عورتین شوہرون کی دشمن ہوتی ہین ایسی عورت سے بچنے کو فرمایا ہے عورت کی

خاطر سے حلال کو اپنے اوپر حرام کرنے سے منع کیا ہے نوح علیہ السلام کی بی بی جی کافر تہی
جسطرح لوط علیہ السلام کی بی بی تہی آن دونون نے اپنے شوہرونکی خیانت کی یہہ مضمون
قرآن شریف کا ہے نوح کی عورت نے یہہ خیانت کی تہی کہ لوگون سے کہا میرا شوہر دیوانہ
ہے لوط کی بی بی چغلخوری کرتی تہی لڑکے مہمان ہوتے تو قوم کو خبر کردیتے اللہ تعالے نے کہا
نوح و لوط کچہہ انکے کام نہ آئے ان عورتون کو حکم ہوا کہ جہنم مین جاؤ فرعون کی بی بی
ایماندار تہی اوسکے شوہر کے کفر نے کچہہ اوسکو نقصان نہ پہونچایا فرعون اوسکو دہوپ
مین لٹا کر سینہ پہ چکی کا پاٹ رکہتا اوسنے صبر کیا اللہ نے جنت مین اوسکے لئے ایک
گہر بنایا وہ گہر اوسکو دنیا ہی مین نظر آیا کرتا تہا ایک یہہ بی بی تہین جنہون نے اطاعت
کافر شوہر کی کی اب کسی بی بی سے مسلمان شوہر کی اطاعت بہی نہین ہوسکتی ہے اطاعت
کیسی اگر وہ خود اسکا مطیع بنتا ہے تو بہی ہر وقت طعن لعن ہے ناک مونہہ چڑہا رہتا ہے
مریم علیہا السلام نے اپنی جان کو زنا سے بچایا خدا کا ڈر رکہا اللہ نے اس بات
کی تعریف قرآن شریف مین کی اوسوقت کی ساری جہان کی عورتون پہ اونکو
فضیلت بخشی معلوم ہوا عورت کا زنا سے بچنا بڑا عمدہ عمل صالح ہے **ف** ابولہب کی
جورو چغلخور تہی اوسکے لئے قرآن مین وعدہ جہنم کا فرمایا ہے معلوم ہوا یہہ کام عمال
نار سے ہے اسیطرح فرمایا ہے اون عورتون سے اپناہ مانگو جو گرہ میں پہونکتی ہین
یعنی جادو ٹونے کرتی کراتی ہین یہہ مرض بہی ایسا ہے کہ کم کوئی عورت اس سے خالی
ہوگی کوئی تعویذ یار کے مطیع ہوجانے کا ڈہونڈتی پہرتی ہے کوئی شوہر کے غلام
بنانے کا عمل پڑہتی پڑہواتی ہے کوئی میان بی بی مین جدائی ڈالنے کو گنڈا تعویذ
کرتی ہے یہہ سب جہنم مین جانے کے کام ہین جادو کرنا کرانا کفر ہے سحر سے ایمان
جاتا رہتا ہے **ف** جب عورت کو گانا بجانا آتا ہے اوسکا بیچنا مول لینا درست نہین
ہے یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے جب بیع درست نہوئی تو نکاح کرنا مغنیہ سے بالاولی

مستحب نہو گا **ف** رسول خدا صلعم نے مرثد نام ایک شخص کو زانیہ عورت سے نکاح کرنیکو
منع فرمایا تہا اس عورت کا نام عناق تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسبی سے نکاح نکرے
یہہ بہی منع ہے کہ کنیزون سے کہے تم زنا کرو ہمکو کہلاؤ ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنا
نہایت ہی بد کام ہے بڑا گناہ ہے جورو کی لونڈیان بہی شوہر پہ حرام ہوتی ہین مگر
جبکہ بی بی ہبہ کر دے مراد لونڈیون سے کنیز شرعی ہے نہ لا وارث وخادمہ کہ یہہ
تو بے نکاح کسیطرح پر حلال نہین ہو سکتین **ف** رسول خدا صلعم ہر بی بی کو ہر سال
اسی وسق کہجور بیس وسق جو دیا کرتے تہے یہہ حدیث بخاری مین ہے ایک روایت
مین سو وسق تمر بہی آیا ہے عمر بن خطاب نے بہی اونکو اپنے عہد خلافت مین اسیقدر
دیا نہ کم نہ زیادہ کسی کو غلہ دیا کسیکو عوض غلہ کے زمین دی مگر زیادہ نہ دیا معلوم
ہوا کہ اتنا نفقہ واسطے ایک عورت کے کافی ہے کبہی کسیکو کوئی مالا یا پارچہ صوف کی
بہی دیدیتے یہہ مالا موتیون کی یا سونے کی تہی شاید سلیمانی دانے وغیرہ ہونگے
ف غامدیہ ایک عورت تہی رسول خدا نے اوسکو زنا کرنے پر رجم کیا حمنہ بنت جحش
ایک بی بی تہین اونکو زنا کی تہمت لگانے پہ کوڑے مارے ایک قریشی بی بی کا ہاتہہ
چوری کرنے پر کاٹ ڈالا معلوم ہوا کہ حد جاری کرنے مین کسی کی رعایت مروت
نہین ہے عالی نسب والا حسب ہو یا کم قوم اب کس کا مقدور ہے کہ کسی عزیز قریب
امیر پہ کوئی تعزیر بہی جاری کرسکے حد کا تو کیا ذکر ہے شراب پینے کی تعزیر مردعورت
کے لیئے جوتے مارنا کوڑے لگانا آیا ہے گانے بجانے کی تعزیر یہہ ہے کہ اون آلات
کو توڑ ڈالے زنا کی سزا اسکو معلوم ہے سزا دینے کی قدرت بہی حاصل ہے مگر ہمائی
بند مین کوئی دہنے چلا ہے تو نہین ہے کہ انکو سزا دیجاوے یہہ خواہ سارنگی بجاوین
یا شراب پیئین یا ڈاڑہی کترا وین یا زنا کرین یا حرام کے نیچے جنا وین یا نماز نہ پڑہین
انکو کوئی کچہہ بہی نہین کہہ سکتا بلکہ جو کوئی انکو بنظر حقارت دیکہے یا ان سے نہ ملے وہ

سب سے زیادہ دشمن سمجھا جاتا ہے مگر یہہ یاد رہے کہ جو کوئی کسی کے گناہ پر راضی ہے
یا باوجود قدرت کے ساکت ہے وہ گناہ مین برابر اوسی گنہگار کے ہے دونون کو
قیامت مین یکسان سزا ملیگی کبیرہ گناہ ہو یا صغیرہ امرا اور وسار کچھہ نرے آپ ہی
گناہ نہین کرتے ہین بلکہ ساری برادری اور رعایا وغیرہ کا گناہ بہی انہین کے خزانۂ
عامرہ مین جمع ہوتا ہے اس سے زیادہ خوش اقبالی اور کیا ہوگی **ف** حدیث ابی بکرہ
مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلعم نے سنا کہ پارسیون نے کسریٰ کی دختر کو پادشاہ
کیا تو فرمایا لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی
یعنی اوس قوم کو کبہی فلاح نہوگی جس قوم کی حاکم کوئی عورت ہے یہہ اسلیئے فرمایا کہ
عورت کا دین ناقص ہے عورت کی عقل ناقص ہے جب دین ناقص ہوا تو انتظام دین کا
اوس سے نہو سکے گا بلکہ دین مین فسق وفجور زیادہ پہیلے گا جب عقل ناقص ٹہیری
تو دنیا کے کام برباد ہونگے کسی سے زیادہ بغض کسی سے کم بغض ہوگا اپنے مطلب کی
دوستی ہوگی وفاداری کا اتا پتا نہوگا دوست کو دشمن سمجہے گی دشمن کو دوست
بنا دیگی سو یہہ نقصان دین وعقل کا ہر عورت کے ساتہہ لگا ہوا ہے پیغمبر کی بی بی
یا کسی عالم کی جورو کیون نہو اسیلیئے روایت ترمذی مین اتنا اور زیادہ آیا ہے
کہ ابی بکرہ نے کہا جب عائشہ جنگ جمل مین آئین تو یہہ حدیث مجھکو یاد آئی ورنہ
قریب تہا کہ مین بہی اوس لڑائی مین شریک ہو جاتا معلوم ہوا کہ یہہ بدبختی وعدم
فلاح کچھہ کافر عورت پر منحصر نہین ہے بلکہ مسلمان عورت کا بہی یہی حکم ہے عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے بہتر وکامل تر عالم تر کون عورت ہوگی وہ اس جمل کی لڑائی مین
سردار لشکر تہین گو ناحق پر تہین اسی سبب سے آخر کو پشیمان ہوئین ندامت ظاہر فرمائی تو
اب پھر وہ کون دوسری عورت ایسی ہو سکتی ہے جسکو یہہ دعویٰ پہونچ سکے کہ مین
انتظام دین ودنیا کر سکتی ہون بلکہ عورت کی ساری عقل مکر وفریب ہوتی ہے سارا دین

ایمان ناقص ہوتا ہے اُس آخر زمانے مین اور بہی خرابی اس معاملے کی ہوئی تریا ہٹ تو شہہ
تہی اب کسی جگہہ اوسپر یہہ طرہ ہوتا ہے کہ راج ہٹ بہی آملتی ہے ع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ
ہوا + اگر عمر بڑی ہے اور جو کم عمری ہے تو بالک ہٹ بہی آموجود ہوتی ہے ایسی ہٹون کے
ساتہہ ایسے دین و عقل ناقص کے ہوتے ہوئے کہو بہلا کسطرح فلاح و صلاح اہل ملک و رعیت
کی ممکن ہے عورت کی حکومت و ولایت کا ایک نتیجہ ملازمین و رعایا وغیرہ کو یہہ بہی ملتا ہے کہ
کتنی ہی خیر خواہی جانبازی سچے دل سے ریاست کی کرو وہ سب ذراسی بات پر بلا وجہ خاک مین
ملا دیجاتی ہے دوست کو دشمن دشمن کو دوست سمجہہ لیا جاتا ہے اونکا ذکر نہین ہے جنہون
نے مطلب کی خیر خواہی کی جنکا ظاہر باطن برابر نتہا اون کا ذکر ہے جو دل توڑ کر طرفدار
محسن کے ہوجاتے ہین اوسکی قدر دانی ظاہر ہو۔ دہو کا کہا کر ہر کام مین جان لڑاتے ہین
آخر کو اونہین بہی کچہہ فلاح نہین ہوتا رسول خدا صلعم کا ارشاد سچ ہوتا ہے سب سے بدتر
انہین وہ لوگ ہین جو نہ ملازم ہین نہ پورے رشتہ دار سمجھے جاتے ہین ملازم کو اپنے
کام سے غرض ہوتی ہے دیا لیا رستہ پکڑا رشتہ دار مانگنے لینے کے یار ہوتے ہین قابو
پا دین تو ریاست سلطنت چہین لین جب تک قابو نہین ہے جانبازی ظاہر کرتے ہین
بیچ کے لوگ اون سے یہہ دونون کام نہین ہوسکتے اسلئے وہ ہر دم تہ و بالا رہا
کرتے ہین جو خرابی اونکی رہتی ہے وہ نہ کسی ملازم کی ہے نہ کسی رشتہ دار کی کہو پہر
فلاح کی کیا صورت ہے خدا ہی دنیا و دین کو درست رکہے تو رہے ورنہ جہاز تو تباہی
مین آچکا ہے ف رسول خدا صلعم نے عائشہ سے فرمایا اگر تیری خوشی یہہ ہے کہ تو مجہہ سے
ملے یعنی دن قیامت کے تو دنیا سے اتنا لے جتنا مسافر لیتا ہے خبردار کبہی پاس آسودہ
لوگون کے نہ بیٹہنا کسی کپڑے کو پرانا نہ کرنا جب تک کہ تو اوسمین پیوند نہ لگا لے اسکو
ترمذی نے خود عائشہ سے روایت کیا ہے اوس دن سے عائشہ بے پیوند لگائے کوئی
کپڑا نہ چہوڑتین معلوم ہوا کہ درستی آخرت کی زہد سے ہوتی ہے اب آسودہ عورتین

پیوندی کپڑے کا پہننا عار جانتی ہین بدفالی سمجھتی ہین وہان تو پیوند لگانے پر یہہ نشاط
یہان ایک ایک جوڑہ سیکڑون روپیہ کی طیاری کا بنتا ہے ہفتہ عشرہ سے زیادہ
نہین چلتا دیکھئے اس اسراف کا کیا نتیجہ انکو ملیگا رسول خدا صلعم فقط جمعہ عید ایلچی
کے لئے اچھا کپڑا علحدہ رکھتے تھے باقی لباس غریبانہ رہتا تہا ہلکی دار پاجامے مین تہان
کے تہان لگ جاتے ہین گوٹہ پٹھا علحدہ ہوتا ہے دس پانچ جوڑون کی قیمت مین ایک
ازار طیار ہوتی ہے شیطان نہایت ہی خوش ہوتا ہوگا کہ خوب داؤ چلگیا یہہ مضمون
کئی حدیثون مین آیا ہے کہ مین دروازہ دوزخ پر کہڑا ہوا دیکہا کہ عورتین اوس مین
سب سے زیادہ ہین ف عورت کو سر منڈانا خضاب سیاہ کرنا ہاتہہ کا غیر رنگین رکہنا
منع ہے ہند دختر عتبہ نے بیعت کرنا چاہا تہا فرمایا جب تک تو اپنے ہاتہہ کا رنگ نہ بدلیگی
مین بیعت نہ لونگا یہہ ہاتہہ کسی عورت کے نہوئے کسی درندے کے ہاتہہ ہین اخرجہ ابو
داؤد عورت ایسی خوشبو ملے جسکی بو نہ اوڑے رنگ دکہلائی دے عورت کو صفائی
بدن کے لئے استرہ لینا درست ہے ختنہ کرنا جائز ہے مگر زیادہ گہرا ختنہ نہ کرائے
ختنہ کرنے سے عورت کو حظ زیادہ ملتا ہے ایسی عورت خاوند کو دوست تر ہوتی ہے
فرمایا جب سفر سے آؤ تو رات کو گہر مین نہ جاؤ عورت استرہ لے لے بالون مین کنگہی کرلے
تب جاؤ ف انجشہ کی آواز اچہی تہی انکو منع کیا کہ تم سامنے عورتون کے شعرخوانی
نکرو یہہ شیشے کی طرح ہوتی ہین کہین یہہ شیشے ٹوٹ نہ جاوے اسکو شیخین نے انس سے
روایت کیا ہے ٹوٹ جانے کا یہہ مطلب ہے کہ مبادا بہک جاوین جب شعر پڑہنا انکے
سامنے جائز نہوا تو خود انکا شعر پڑہنا دیوان شعر کی سیر کرنا شعر کہنا بالا ولی اچہا
نہ ٹہیریگا خصوصاً بدتر یہہ ہے کہ قصے کہانی کی کتابین دیکہین پڑہین سنین جنین فساق
فجار کی عشقبازی کا ذکر ہے جہوٹی باتین لکہی ہین جہوٹ بولنا جہوٹ کا سننا دونون
برابر ہین اکثر خواندہ عورتین اسیطرح زانیہ فاسقہ عاشقہ معشوقہ ہوگئی ہین کہ انکو

بدر منیر گل بکاولی فسانہ عجائب بوستان خیال کے شغل مین رہتی ہین انا للہ قرآن شریف
مین قصے کہانی کی کتابین خریدنے سے منع فرمایا ہے ایسی کتابون کو لہو الحدیث کہا ہے
عائشہ وغیرہ جو شاعرہ تہین اونکے اشعار مین مضمون شرعی وعظ و نصیحت کے ہوتے
تھے نہ ایسے شعر جنمین مضمون غزل کا ہوتا ہے **ف** ابوطلحہ کی بی بی نے عجب کام کیا
یہہ تو کہین گئے تھے انکا بیٹا بیمار تہا وہ مرگیا ابوطلحہ آئے کہا لڑکا کیسا ہے کہا جی ٹہیر
گیا ہے مین سمجھتی ہون آرام کیا ہے ابوطلحہ نے سمجھا یون ہی ہوگا بی بی سے صحبت
کی جب صبح ہوئی کہا بچا مرگیا انہون نے یہہ حال رسول خدا صلعم سے کہا آپنے فرمایا
اس رات مین خدا تم دونون کو برکت بخشے گا چنانچہ بتدریج نو بچے ہوئے یہہ سب
قاری قرآن تھے اخرجہ البخاری ایسی بی بیان اس زمانے مین کیمیا عنقا ہین جو
اسطرح شوہرونکو آرام دین اونکا حق سمجہین اونکی راحت مین خلل انداز ہون اب تو
اپنے چین سے مطلب ہے شوہر خوش ہو یا ناخوش ہو

ایک وہ دل ہین کہ ہر اونکو فراغت حاصل		اک ہمارا دل ناشاد ہے باللہ اعوذ

ف حدیث اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ بعد اپنے مینے کوئی فتنہ زیادہ نقصان کرنے
والا عورتون سے مردون پہ نہین چھوڑا سی واہ الشیخان انکو شیطان کا جال فرمایا
ہے یہہ بہی ارشاد کیا ہے کہ انکو پیچھے ڈالو جسطرح اللہ تعالےٰ نے انکو پیچھے ڈالا ہے یعنی
تم اپنی بات مقدم رکہو انکی نہ سنو مطرف کی حدیث مین آیا ہے کہ سب سے کم جنت مین رہنے
والے یہی عورتین ہین اخرجہ مسلم **ف** دختر کا پیشاب پسر کے پیشاب سے زیادہ تر
نجس ہے بچے شیرخوار کا موت پانی چہڑکنے سے پاک ہوجاتا ہے دختر شیرخوار موت دے
تو کپڑا دہونا پڑتا ہے معلوم ہوا کہ نسبت مرد کے عورت کی ذات زیادہ تر نجس ہے اونمین
ظاہر باطن دونون طرح کی نجاست ہوتی ہے ظاہری نجاست تو یہی حیض نفاس ہے
باطنی نجاست محبت فسق ابتلائے شرک ہے عورتونکو احتلام بہی ہوتا ہے اگر تری یا دیکہ

نہادے والا فلا عورت کو حمام مین جانے نہانے سے منع کیا ہے مگر بیمار نفاس والی کو
یعنی علاج کے لیے **ف** سوت کا سوت پر رشک کرنا شیطانی حرکت ہے عائشہ نے ایکبار
رشک کیا تہا فرمایا تیرا شیطان تیرے پاس آیا صفیہ نے رسول خدا صلعم کو کہانا بہیجا
عائشہ نے رشک سے ہاتہہ مار کر برتن توڑ ڈالا فرمایا کہانے کے عوض کہانا برتن کے
عوض برتن دو اب بہی یہی حکم باقی ہے ایکبار صفیہ کو پستہ قد کہا تہا فرمایا تو نے یہہ
ایسی بری بات کہی کہ اگر اوسکو دریا مین ملائین تو ملجاوے یعنی سارا دریا خراب
ہوجاوے **ف** رسول خدا صلعم عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت چاہتے تہے یہہ چاہنا
کچہہ عشقبازی نہ تہا دلکی محبت آنکہہ کی مروت بات کی نرمی اخلاق کی زیادتی تہی جسطرح
انکو چاہتے تہے اسیطرح انکی باپ کو بہی سب مردون سے زیادہ دوست رکہتے تہے دونون
کی محبت کا ذکر ایک ہی حدیث مین آیا ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے سارے گہر والون
مین فاطمہ زیادہ تر محبوب ہین پہر اسامہ بن زید غرضکہ محبت شرعی کا رنگ دوسرا ہوتا ہے
عشق وفسق کا ڈہنگ دوسرا ہوتا ہے قرآن وحدیث مین کسی جگہہ لفظ عشق کا صحیح
طور پر نہین آیا ہے عشق کی ابتدا کفر سے نکلی ہے عورت ہی نے نکالی ہے اسیلیے حدیث
مین جہان اور فتنون کو گنا ہے وہان ایک فتنہ جورو کا بہی بتایا ہے یہہ خبر بہی دی
ہے کہ تمہاری چہوکریان زنا کرینگی تمہاری بی بیان حد سے باہر ہوجاوینگی یہہ
معجزہ اب ہر جگہہ موجود ہے بی بیون کی طغیانی کا حال بیان سے باہر ہے الا ما شاء
اللہ تعالے **ف** خائنہ زانیہ کی گواہی کسی معاملے مین درست نہین ہے حفصہ نے
اپنی ایک لونڈی کو جسنے انپر جادو کیا تہا قتل کر ڈالا **ف** شوہر کا اطاعت کرنا جورو
کے لیے آثار قیامت سے ہے یہہ قیامت اب تو مدت سے قائم ہے **ف** عورت کا جہوٹ
بولنا حق مین سوت کے درست نہین جو سزا جزا ہر جہوٹ پر مقرر ہے وہی گناہ اس
جہوٹ کا بہی ہے رسول خدا صلعم نے ایسی عورت کو مکار فرمایا ہے مرد کا جہوٹ بولنا

عورتا کے راضی کرنے کے لیے درست ہے نیہ اسلئے درست ہے کہ عورت سچی بات سے ناخوش
جھوٹی بات سے خوش ہوتی ہے ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میں اپنی بی بی سے جھوٹ
بولوں فرمایا جھوٹ بولنے میں کچھ بہتر نہیں پھر کہا بھلا وعدہ کروں کچھ کہوں فرمایا آمیں
گناہ نہیں یعنی صریح جھوٹ نہ بولے وعدہ کرنے کا مضایقہ نہیں ہے عورتوں کی عجب
خلقت ہے جھوٹی بات خوشامد کی تقریر کو سنکر خوش رہتی ہیں سچی صاف بات پر مکدر
ہوجاتی ہیں بلکہ دشمن بنجاتی ہیں اگر عقل ہوتی تو سچے آدمی کو سب سے زیادہ دوست رکھتیں
گو سچ برا لگتا ہے سچ کا انجام نجات ہے جھوٹ کا انجام ہلاک ہے **ف** جو عورت مردانہ جوتا
پہنے وہ ملعون ہے یہ مضمون حدیث ابی داؤد میں آیا ہے جوتے پر کچھ موقوف نہیں ہے
عورت کو کسی لباس میں بھی مشابہت کرنا مرد سے موجب لعنت کا ہوتا ہے رسول خدا
صلعم نے عورت کو منع کیا ہے کہ وہ گیروئے رنگ کا کپڑا پہنے +

فصل بیان میں صلہ رحم وغیرہ کے

قرآن وحدیث میں صلہ رحم کی بہت تاکید آئی ہے بخاری نے باب البر والصلۃ کو
اس آیت سے شروع کیا ہے ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا پھر ایک حدیث بروالدین
کی لکھی ہے پھر وہ حدیث لکھی ہے جسمیں ذکر ماں کا تین بار پھر باپ کا چوتھی بار آیا ہے
اس سے معلوم ہوا کہ سب سے مقدم صلہ رحم ماں باپ کا ہے ابن بطال نے کہا مقتضی حدیث
مذکور کا یہ ہے کہ ماں کا تگنا حق ہے قرطبی نے کہا ماں کا حق اولاد پر باپ سے مقدم
تر ہے بخاری نے ادب مفرد میں یہ روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ان
اللہ یوصیکم بامہاتکم ثم یوصیکم بامہاتکم ثم یوصیکم بامہاتکم ثم یوصیکم
باٰبائکم ثم یوصیکم بالاقرب فالاقرب رواہ احمد وابن ماجۃ ایضا وصححہ
الحاکم یعنی اللہ نے تین بار تمکو وصیت ماں کی کی اور چوتھی بار باپ کی پانچویں بار

اوسکی کی ہے جو زیادہ تر قریب ہے ایسا ہی حدیث بہز بن حکیم مین بہی آیا ہے مسلم کی حدیث مین لفظ ادناک فادناک وارد ہے حدیث ابی رمثہ مین یون آیا ہے مینے سنا رسول خدا صلعم کو فرماتے تہے امک واباک ثم اختک واخاک ثم ادناک ادناک اخرجہ الحاکم یعنی پہلے مان باپ کا صلہ کر پہر بہن بہائی کا پہر جو زیادہ تر قریب ہو عیاض نے کہا بعض علما رنے تردد کیا ہے دادا اور بہائی مین اکثر نے یہہ کہا کہ دادا مقدم ہے بہائی پر شافعیہ بہی یہی کہتے ہین کہ پہلے دادا ہے پہر بہائی پہر جو مان باپ دونون سے زیادہ قریب ہو تیہہ اوسپر مقدم ہوگا جو فقط مان یا فقط باپ سے قریب ہے پہر قرابت وذوی رحم انمین محارم غیر محارم پر مقدم ہین پہر سارے عصبات پہر سسرال والے پہر ولا پہر ہمسایہ ان کا مقدم ہونا سب پر کئی حدیثون سے ثابت ہے جو مان باپ سے نیکی کرتا ہے اوسکی دعا قبول ہوتی ہے جو انکی نافرمانی کرتا ہے وہ مرتکب کبایر ہے اللہ تعالے نے مان کی نافرمانی کو حرام کیا ہے مان باپ اگر مشرک ہون تو بہی اونسے سلوک کرنا درست ہے عمر بن خطاب نے ایک حلہ اپنے بہائی کافر کو دیا تہا

فائدہ رحم کا اطلاق اقارب پر ہوتا ہے اقارب وہ ہین کہ اسکے اور اوسکے بیچ مین نسب ہے خواہ وہ اسکا وارث ہو یا نہو محرم ہو یا نہو یہی قول راجح ہے کسی نے کہا فقط محارم مراد ہین اگر یہی مراد ہونگے تو اولاد چچا کی اولاد ماموں کی خارج رہیگی حاصل احادیث کا اس مقدمہ مین یہہ معلوم ہوا کہ صلہ رحم مین سب سے زیادہ مقدم مان باپ ہین پہر جو ان دونون کا قریب رشتہ دار ہو جیسے دادا دادی نانا نانی خدا دادی کا بہن بہائی حقیقی نانا کا بہن بہائی حقیقی پہر اسکے سگے بہن بہائی پہر سگے چچا ماموں پہر اونکی اولاد پہر اسے رشتہ دار اگر مقدور ہو بشرطیکہ سبب نکاح صحیح سے پیدا ہوئے ہون اسلئے کہ حرام کی اولاد درحقیقت اولاد اس شخص کی نہین ہے جب اولاد نہوئی تو نسب نہوا تو پہر صلہ رحم کیا رہا شوہر سے اوسکا رشتہ

سب رشتون پر مقدم ہے اسلئے کہ جو اطاعت و رفاقت بی بی پر شوہر کے لیے واجب ہے
وہ کسی رشتہ دار کے لیے نہین ہے بیشک کہ شوہر مفلس کو زکوۃ دیسکتی ہے اوسکے ہوتے
ہوئے دوسرے مفلس کو زکوۃ بہی ندے اس کام مین زکوۃ بہی فرض ہو یا نفل ادا
ہوجاتی ہے صلہ رحم بہی ہوجاتا ہے اسکا اجر دوگنا ہے ابن مسعود کی بی بی نے رسول
خدا صلعم سے پوچہا تہا کہ میرا شوہر کہتا ہے کہ تم مجھکو زکوۃ دو مین محتاج ہون فرمایا
درست کہتا ہے تو جب شوہر غیر سید کو زکوۃ دینا مقدم ٹہیرا تو صلہ رحم اوسکا بالاولی
مقدم ہوگا **فائدہ** صلہ رحم اسکا نام ہے کہ جسکا نفقہ اسپر واجب نہین ہے اوسکے
ساتھ سلوک احسان کرے جنکا نفقہ واجب ہے وہ سب پر مقدم ہین مان باپ کا نفقہ
اولاد پر اوسیوقت واجب ہوتا ہے کہ جبکہ اسکے پاس ہو اونکے پاس کچہہ نہو وہ
محتاج ہون یہ مالدار ہو اسیطرح نفقہ اولاد کا بعد بلوغ کے مان باپ پر اوسیوقت
واجب ہوتا ہے کہ جبکہ اولاد مفلس ہو والدین آسودہ ہون غرضکہ صلہ رحم ایک
چیز ہے سواے وجوب نفقہ کے صلہ رحم کچہہ بہی نہین ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دے
گہر بنا دے اونکا قرضہ ادا کرے اونکی شادی بیاہ کیا کرے بلکہ اونسے باخلاق پیش
آنا علیک سلیک رکہنا یہہ بہی صلہ رحم ہے کیونکہ ورنہ رشتہ دار اور غیر لوگ برابر
ہوتے ہین اگر یہہ بات نہو تو ہر آدمی کا نسب و رشتہ آدم و حوا سے ملا ہوا ہے کسی
طرح جدا نہین ہو سکتا خواہ کافر ہو یا مسلمان اسلیے صلہ رحم مین وہی مقدم تر ہین جو
نہایت ہی رشتہ مین اس سے نزدیک ہین اونہین اولاد مان باپ پر دادا پرنانی پر
بہن بہائی ہین انکے سوا جو ہین وہ بعید ہین پہر یہہ صلہ رحم جب درست ہوگا کہ اپنے
مال ذاتی سے مدد کرے اگر حاجت مال کی ہو اور وہ مال کسی خلاف شرع کام مین صرف بہی نہو کسی
فسق فجور اسراف و ریا مین نہ او شہرت دینہ گناہ پر مدد کرنا ٹہیریگا ثواب کے عوض گناہ ہوگا مال ذاتی ہر شخص کا وہ ہے
جسمین اسکو شرعا تصرف درست ہو نہ یتیم المال کا مال اسکا ذاتی مال نہین ہے اور نہین جو مال ایسے کہ قرض کیا جاویگا جسکا حکم

شرع مین ہے تو واجب شرعی ادا ہوگا ورنہ مؤاخذہ آخرت باقی ہے اور جنکو دیا ہے اونکا
گناہ اسکے ذمے مین ہے ملوک وسلاطین بیت المال کا مال اکثر ایسی جگہہ صرف کرتے ہین
جسکا کچھہ نفع دین دنیا مین اسلام کو نہین ہوتا تھا لانکہ یہہ مال خاص واسطے مصالح
مسلمین کی جمع کیا جاتا ہے اسیلیے بعض شخص سے کسیطرح کی مدد اسلام مین یا ترقی مصالح
ملک مین پائی جاتی تھی اوسکو رسول خدا صلعم سے زیادہ دیتے تھے گو غیر محض ہو
جس سے کسیطرح کا فائدہ حاصل نہوتا اوسکو بقدر ضرورت دیتے زیادہ نہ دیتے
گو رشتہ دار ہو قرآن شریف مین دو ہی رشتے بتائے ہین ایک رشتہ نسب کا
یہہ رشتہ مان باپ سے ہوتا ہے دوسرا رشتہ سسرال کا یہہ رشتہ نکاح سے قائم
ہوتا ہے بعضے لوگ مان کے رشتے پر جھکتے ہین بعضے باپ کے رشتے پر بعضے سسرال
کے رشتے پر یہہ جھکنا ٹھیک نہین ہے اللہ تعالے نے ہر رشتے کے لئے ایک حد مقرر
کردی ہے اوس حد سے تجاوز کرنا نہ چاہیئے اگر تجاوز ہوگا تو ظلم ٹہیریگا ظلم کی
جو سزا مقرر ہے وہ ضرور ہی ملیگی مگر اس زمانۂ اخیر مین جسطرح سارے احکام اسلام
کے مٹ گئے ہین نہ کوئی اونکو دریافت کرتا ہے نہ کوئی ادہر چلتا ہے اسیطرح یہہ
مسائل نکاح وحقوق زوجین وصلۂ ارحام بہی دونون طرف سے غریب ہوگئے ہین
فقط نفسانیت وحمیت جاہلیت باقی رہگئی ہے اللہ تعالے انجام بخیر کرے **ف**
اپنے صلۂ رحم سے اپنا جی خوش ہوتا ہے رسول خدا صلعم کی قرابت سے صلۂ رحم کرنے
مین رسول خدا صلعم خوش ہوتے ہین بلکہ اللہ تعالے راضی ہوتا ہے قرآن شریف
مین اسکا ذکر آیا ہے قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنی مین تم سے
عوض اس ہدایت کے کچھہ نہین مانگتا اتنا مانگتا ہون کہ تم میرے قرابت والون سے
دوستی ومحبت رکھو لفظ قربیٰ عام ہے سارے قریش کو شامل ہے پہر سادات بالاولیٰ
اسکے مستحق ہین اسلیے کہ یہہ خاص الخاص قریب رسول خدا صلعم ہین آپکے خلفاے

راشدین وملوک اسلام اپنے اقارب واولاد وناموس سے صلہ رحم اہلبیت رسالت کو زیادہ کیا
کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا امام حسن امام حسین کو باوجود صغر سنی
کے زیادہ دیا عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنی امیہ نے سادات کی بڑی تعظیم وحرمت کی جیسا بیان
خلیفہ مامون نے اپنی بیٹی ام الفضل نام کا نکاح امام محمد جواد بن علی رضا بن موسی کاظم
سے کر دیا تھا بعد شادی مدینہ مین آ گئے انکو بہت کچھ مال ومنال دیکر رخصت کیا یہان
آکر انہون نے دوسرا نکاح کرنا چاہا ام الفضل نے اپنے باپ خلیفہ بغداد کو لکھا انہون نے
جواب دیا کہ تیرے شوہر کو اختیار ہے جیسے تیری شادی اوسنے اسلئے نہین کی ہے کہ حلال
کو اوپر حرام کر دون پھر مامون نے انکے باپ علی رضا کو بجاے اپنے خلیفہ کرنا چاہا تھا
مگر قوم عباسیہ نے نہ مانا مجبور ہو گئے حاصل یہہ ہے کہ اگرچہ بعض بنی امیہ وعباسیہ دشمن
اہلبیت تھے مگر اوسپر بھی انکی عادت صلہ رحم تعظیم تکریم مین کسیطرح کا فرق نکرتے تھے
امام حسن نے سادہ کاغذ پر مہر معاویہ کر کر لاکھون روپیہ کا سالانہ اپنے لئے اپنی اولاد
کے لئے لکھ لیا معاویہ نے سب قبول کیا سلاطین کے پیش امام پیش سواری وغیرہ
سادات ہی ہوتے تھے ہندوستان مین جتنے خاندان سادات کے ہین انکے آبارو
اجداد کو ملوک اسلام محنت وعجبت تمام ولایت سے لائے تھے ہزارون لاکھون کی
معاش دیکر انکو اس ملک مین بسایا تھا اگر صلہ رحم رسول خدا صلعم یا تعظیم اہلبیت یا واسطے
حقوق رسالت منظور نتھا تو یہہ کام کسلئے کیا مگر اب یہہ سب زیادہ ذلیل وخوار ہین انکے سلف
حنفیہ نے کمال قدر شناسی سے مال زکوٰۃ کو جو لوگون کا میل کچیل ہے حلال کر دیا ہے اور
کوئی حق انکا نہین بتایا انکی اب یہہ حقیقت رہگئی ہے کہ اگر کسیکو کچہ صدقہ خیرات ملگیا تو
خیر ورنہ دربدر خاک بسر پہرتے ہین حالانکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین نے
تم مین دو چیز کو چھوڑا ہے ایک قرآن دوسری اپنی اولاد مین دیکھونگا کہ تمنے میرے
پیچھے ان سے کیسا برتاو کیا تہہ دونون مجہسے جدا نہونگے یہانتک کہ پاس میرے حوض کوثر پر آوین

ستو اب امت نے ان دونون کو رستہ بتایا سب بڑے حقدار ہر سلطنت و اقلیم مین وہ ہین
جو بڑے فاسق فاجر ہین یا رشتہ دار ہین یا اگلے پچھلے آشنا و یار ہین سبحان اللہ وبحمدہٖ
اب کسی کا کوئی حق شرعی کسی پر باقی نہین رہا ہے نہ مان باپ کا اولاد پر نہ میان کا بی بی
پر نہ بی بی کا میان پر نہ خدا اور رسول کا امت پر اب تو وہی حق ہے جو اپنی سمجھ مین آجاتا
ہے بلکہ جو کوئی کسی کا حق موافق شرع کے بتاتا ہے تو وہ خودغرض دشمن بدخواہ ٹہیر جاتا
ہے مطلبی کہلاتا ہے لالچی سمجھا جاتا ہے سب سے اچھا وہ ہے جو ہماری سی کہے خواہ یہہ کہنے والا
مرد ہو یا عورت پھر اس کہنے مین خواہ انکا ایمان جاوے یا کہنے والے کا کچھ غرض نہین

فائدہ بھلا یہہ کہین ہو سکتا ہے کہ فاسق فاجر مرد عورت برابر اونکے ہون جو انکی
طرح نہین ہین فاسقون فاجرون کا تو مرنا جینا دونون برابر ہین اللہ تعالے نے
قرآن شریف مین فرمایا ہے امحسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین
آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کیا خیال رکہتے ہین
وہ لوگ کمائی ہین جنہون نے برائیان اسبات کا کہ ہم کردینگے اونکو برابر اون لوگون
کے جو ایمان لائے ہین اور کیے اونہون نے کام اچھے برابر ہے جینا اونکا اور مرنا
برے دعوی ہین جو یہہ کرتے ہین یعنی انکا یہہ دعوی کہ فاسق و صالح جینے مرنے مین
برابر ہے بالکل غلط ہے ہم ایسا نہین کرینگے بلکہ مومن کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے فاسق
کا خاتمہ خراب ہوتا ہے مومن بہشت مین جائیگا فاسق دوزخ مین اپنے مونہہ کی کہائیگا
اس مضمون کی آیتین اور بھی قرآن شریف مین آئی ہین یہہ جگہہ بڑے خوف کی تہی
مگر اب بجاے اوسکے اہل صلاح کو فاسق لوگ بنظر حقارت دیکہتے ہین قل اعوذ یا تبلاتے
ہین عالمانہ صورت و سیرت سے نفرت کرتے ہین حالانکہ یہہ کلمہ کیسا صریح کفر ہے اسلیے
کہ لفظ قل اعوذ کو بطور حقارت کہا جاتا ہے اس سے ایمان طعن کرنیوالے کا جاتا رہتا
ہے نعوذ باللہ منہ اس بلا مین کچھ مرد ہے جاہل فاسق مرد ہی مبتلا نہین ہین بلکہ عورتین

انسے بھی زیادہ تر مبتلا ہین تیہ اوسی کو پسند کرتی ہین جو داڑہی تراشے یا منڈا وے یا
چڑہاوے خلاف شرع لباس پہنے ہروقت ناز نخرے کرے لوچ دکھاوے حلال حرام سے
اوسکو کچہ کام نہو مکروہ مباح کا کیا ذکر ہے تیہ حال اون عورتون کا ہے جو آپ کو اشراف
صاحب حسب سمجھتی ہین اون عورتون کا توکچہ ذکر نہین ہے جنکا نہ نسب درست ہے
نہ حسب یا انکے خاندان مین فسق سوروثی چلا آتا ہے یا بازاری وضع بے باک چالاک
سفاک ہین الحاصل آفات اس تیرہ صدی چودہ صدی کی اتنی نہین ہین کہ بیان
مین آسکین آنتودین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہوگیا ہے جسطرح ہاتہ پر آگ کی چنگاری
رکہنا یہ مضمون حدیث شریف کا ہے اللہ تعالے نے بعد رسول خدا صلعم کے اگرچہ
بھیجنا وحی کا موقوف فرما دیا ہے مگر اتنا بھی بتا دیا ہے کہ دنیا مین پہچان جنتی دوزخی
کی یہی ہے کہ جیکے کام حتی الامکان موافق سنت و قرآن کے ہین شرک سے دور
ناموری سے علیحدہ نفاق وریا سے الگ ہے خدا سے ڈرتا ہے جہانتک بن سکتا ہو
جبراً قہراً گناہون سے واہیات باتون سے خرافات کامون سے بچتا رہتا ہے وہ
بظاہر لائق جنت ہے جو شخص نام کا مسلمان کلمہ گو ہے نہ دین سیکھتا ہے نہ کبائر سے
بچتا ہے نہ بری صحبت سے احتراز کرتا ہے عبادت مین اوسکا جی نہین لگتا عیش و عشرت
مین خوشی خاطر کہیل تماشے مین رات دن رہتا ہمیشہ تیری میری غیبت کرتا ہے عیب جوئی
مین غیر سنے مین رہتا ہے اسراف مال کرتا ہے گو لولی لنگڑی نماز بھی پڑہ لیتا ہو وہ
بظاہر لائق دوزخ کے ہے حدیث شریف مین آیا ہے کل میسر لما خلق لہ یعنی ہر شخص
سے دنیا مین اوسیطرح کے کام بنتے ہین جو جس کام کے لئے بنایا گیا ہے بہشت مین جانیوالا
بہشت کیسے کام کرتا ہے ایسے ہی اعمال کے پیچھے ستو باندہکر پڑا رہتا ہے جو آخرت مین
اوسکے کام آوین تو دوزخ مین جانیوالا ویسے ہی کام کرتا ہے جو لائق دوزخ کے ہین
وہ انہین دہندون مین رہتا ہے کبھی توجہ طرف توبہ و عمل صالح کے نہین کرتا اگر

عمر گذشتی ہے گناہ بڑہتے ہین ہان یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ اعتبار عمل کا خاتمہ پر ہے
مگر خاتمہ بہی اوسیکا غالبًا اچہا ہوتا ہے جو اپنے فسق وفجور پر نادم ہے ہر وقت اوسکا
ترک کرنا چاہتا ہے پہر چاہے یکایک ترک ہو یا نہو نہ اوسکا جو ہر دن دین کے کام
مین سست دنیا کے کام مین چست رہتا ہے اس بہروسے پہر رہنا کہ مرتے وقت توبہ
کرینگے صدقہ خیرات کرنیکو کسی سے کہہ جاوینگے ابہی تو جوانی ہے ایام عیش وکامرانی
ہے اگلی عمر تو بے لطفی مین گذر گئی اب رہی سہی کو کیون تباہ کرین دو چار نکاح کرکے مزے
اوڑہاوین یا نئے پرانے آشناؤن سے ملکر چین اوڑاوین محفلون جلسون مین وقت
بہلائین یہہ خود ایک علامت خاتمہ بد کی ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے ایسون کی تو
قبول نہین ہوتی توبہ تو اونکی قبول ہوتی ہے کہ جن سے بہول چوک مین اگر کبہی کوئی گناہ
ہوجاتا ہے تو وہ جہٹ پٹ توبہ کرلیتی ہین استغفار کرنے لگتی ہین ؎

توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

اب ہر مرد وعورت اپنے حال کو ان آیات واحادیث پر عرض کرکے حساب لے کہ وہ ان
دونون قسمون مین سے کونسی قسم کا آدمی ہے جس قسم کے اعمال اپنی ذات مین زیادہ پاوے
سمجہ لے کہ میرا انجام ویسا ہی ہوگا جو اوس قسم والے کا انجام ہے کیونکہ قیامت مین
ہر قسم کے گروہ کو الگ الگ کہڑا کرینگے نیکون کا حشر ہمراہ نیکون کے ہوگا فاسق فاجر دن
کا حشر ہمراہ فسق والون کے ہوگا وامتازوا الیوم ایہا المجرمون اے مجرمو تم الگ
ہوجاؤ ان نیکون مین اپنی ٹانگ نہ اڑاؤ دنیا مین جو مرد وعورت جس قسم کے مرد وعورت
کا ہمنشین ہے فاسق کا یا مومن کا اوسکا حشر اوسیکے ساتہ ہوگا ہر دوست اپنے دوست
کے ہمراہ رہیگا اچہا دوست ہو یا برا عورت ہو یا مرد یہہ بہی غنیمت ہے کہ اگر کوئی
مرد عورت بہت سی طاعت نکرسکے تو جتنا گناہ سے بچ سکے بچے کہ یہہ بہی ایک صورت نجات
کی ہے کیونکہ مضرت کا دور کرنا نفع حاصل کرنے پر مقدم ہوتا ہے گناہ کی لذت باقی نہین

رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہے طاعت کی تکلیف بہی باقی نہین رہتی مگر اجر اوسکا باقی رہجاتا
ہے افسوس اوس شخص کے حال پر ہے جسکی عمر روز بروز گہٹتی ہے گناہ بڑہتے ہین ؛

فصل بیان مین حدود وسبت مذ زنا وشراب وغیرہ کے

حدیث ابی ہریرہ وزید بن خالد مین آیا ہے کہ ایک شخص کا بیٹا ایک شخص کے پاس مزدور
تہا اوسنے اوسکی عورت سے زنا کیا رسول خدا نے فرمایا تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک
سال کے لئے شہر سے نکالدینا لازم آیا اوس عورت کے لئے فرمایا اگر اقرار کرے تو اوسکو
رجم کرو یہہ حدیث متفق علیہ ہے معلوم ہوا جسکا نکاح نہین ہوا ہے اوسکی حد زنا پر یہی
ہے کہ اوسکو سو کوڑے مارین ایک سال کے لئے شہر سے نکالدین جسطرح حدیث زید
بن خالد مین نزدیک بخاری کے آیا ہے اور جس مرد عورت کا نکاح ہوچکا ہے پہر اوسنے
زنا کیا یہہ زنا کسی دلیل سے یا حمل سے یا اقرار زانی وزانیہ سے ثابت ہوا تو اوسپر رجم
ہے یہہ مضمون حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے حدیث مذکور متفق علیہ ہے یہہ حد کواری بیاہی
عورت کی کئی حدیثون مین آئی ہے چنانچہ اسی بنیاد پر رسول خدا صلعم نے ماعز بن مالک
کو اور زن غامدیہ کو رجم کیا ماعز مذکور کا قصہ کئی حدیثون مین آیا ہے کنیز اگر زنا
کرے تو اوسکو کوڑے مارینگے ایک دو زنا پر تیسری بار اوسکو فروخت کردینا چاہئے
ایک عورت سے ایک مرد نے زبردستی زنا کیا تہا رسول خدا صلعم نے اوس عورت سے کہا
تو جا اللہ تجہکو معاف کریگا اوس مرد کو رجم کیا اسکو ترمذی وابوداؤد نے وائل بن
حجر سے روایت کیا ہے معلوم ہوا عورت مجبور پر حد نہین ہے عمرو بن العاص کہتے ہین
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جس قوم مین زنا پہیلتا ہے وہ قوم قحط مین گرفتار ہوتی
ہے رواہ احمد جانور سے صحبت کرنے مین حد نہین ہے مگر اوس جانور کو قتل کرڈالنا
چاہئے رواہ الترمذی عن ابن عباس مرفوعاً جس پر حد لازم آئی ہے اوسکے بچانے

مین سفارش کرنا حرام ہے رسول خدا نے فرمایا جو شخص حائل ہوا درمیان شفاعت اور
کسی حد کی حدود خدا سے وہ مخالف ہوا خدا کا **فائدہ** شراب پینے پر رسول خدا
صلعم نے شاخ کہجور اور جوتون سے پٹوایا ہے چالیس بار یہ مار پڑی متفق علیہ من حدیث
انس ایک روایت مین شرابی کو تین بار کوڑے مارنے کا چوتھی بار قتل کرنیکا حکم فرمایا
اسکو ترمذی و ابوداؤد نے جابر سے روایت کیا ہے لاٹھی چھڑی جوتون سے مارنا
مونہہ پر خاک ڈالنا بھی آیا ہے برا بھلا سخت سست کہنا بھی آیا ہے مگر قتل بار چہارم کا
منسوخ ہے حدیث ابن عمر مین وارد ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہر نشے والی چیز شراب
ہے ہر مسکر حرام ہے رواہ مسلم حدیث جابر مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اللہ پر عہد
ہے اس بات کا کہ جو کوئی شراب پیئے گا اوسکو جہنمیون کا عرق پلا دیگا اسکو بھی مسلم نے
روایت کیا ہے شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہین ہوتی چوتھی بار کے پینے مین
پھر توبہ بھی قبول نہین ہوگی دوزخیون کا لہو پیپ پلایا جاویگا اسکو اہل سنن نے ابن
عمر سے روایت کیا ہے جس چیز کا بہت وزن نشہ لاوے اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے
رواہ احمد عن عائشۃ حدیث ام سلمہ مین ہر چیز سست کرنیوالی کو بھی حرام فرمایا ہے
رواہ ابوداؤد جیسے افیون و چور و غیرہ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
تین آدمیون پر جنت حرام ہے ایک جو ہمیشہ شراب پیئے دوسرا جو عاق ہو تیسرا دیوث جو
اپنی بی بی کو زنا کرنے دیتا ہے رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد
ابن عباس کی حدیث کا لفظ یہ ہے کہ ہمیشہ شراب کا پینے والا جب خدا سے ملیگا تو بت پرست
ٹھیریگا رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح ابی موسی اشعری کہتے تھے میرے نزدیک
شراب پینا اور اس کہم کا پوجنا یکسان ہے رواہ النسائی جن لوگون نے شراب پی ہے
پھر توبہ نکی وہ حکم مین بت پرست و مشرک کے ہین جنت سے محروم رہین گے دوزخ میں کافرون
کا پیپ پیتا رہین گے اسکو ابن حبان نے بھی اپنی صحیح مین ابن عباس سے مرفوعاً یون روایت

کیا ہے من لقی اللہ مُدمِنَ خمر لقیہ کعابد وثن ابن عمر نے کہا رسول خدا صللم نے
فرمایا ہے لعنت کرے اللہ شراب پر شراب پینے والے پر شراب پلانے والے پر خریدنے
والے پر بیچنے والے پر نچوڑنے والے پر بنانے والے پر اوٹھانے والے پر جسکی طرف
اوٹھا کر لیجاوین اوسپر رواہ ابوداؤد واللفظ لہ وابن ماجہ دوسری روایت مین
اوسپر بہی لعنت آئی ہے جو قیمت شراب کی لیکر کہاتا ہے یہہ سب دس آدمی ہوئے جو زبان
رسول خدا صللم پر ملعون ہین شراب کا پینا سور کا کہانا دونون برابر ہین یہہ مضمون بہی
حدیث مغیرہ بن شعبہ مین آیا ہے ابو داؤد نے اسکو روایت کیا ہے ابو امامہ کہتے ہین
رسول خدا صللم نے فرمایا ایک قوم اس امت کی طعام شراب لہو ولعب پر رات بسر کریگی
صبح کو یہہ سب بندر سور ہو جاوینگے انہین خسف وقذف بہی ہوگا آسمان سے پتھر پڑینگے
جسطرح قوم لوط پر پڑے تہے آندہی کا عذاب بہی آویگا جسطرح قوم عاد پر آیا تہا
یہہ اسلیے کہ انہون نے شراب پی حریر پہنا گانے والیان جمع کین سود کہایا قطع رحم
کیا رواہ احمد مختصرا وابن ابی الدنیا والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جس نے
زنا کیا یا شراب پی چہین لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جسطرح کوئی انسان اپنا
کرتہ سر سے اوتار ڈالے رواہ الحاکم ابو موسے نے کہا رسول خدا صللم نے فرمایا تین
آدمی ہین جو جنت مین نجاوینگے اونمین ایک شرابی ہے جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اسکو اللہ
نہر غوطہ سے پلاویگا پوچہا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو زانی عورتون کی شرمگاہ
سے بہتی ہے انکی شرمگاہ کی بدبو دوزخیون کو ایذا دیگی رواہ احمد وابو یعلی وابن
حبان فی صحیحہ والحاکم وصححہ عمار بن یاسر کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صللم نے
فرمایا ہے تین آدمی ہین جو کبہی جنت مین نجاوینگے ایک دیوث دوسری مردانی عورت
تیسرے دائم الخمر صحابہ نے کہا بہلا دائم الخمر تو معلوم ہے دیوث کسکو کہتے ہین فرمایا دیوث
وہ شخص ہے جسکو کچہ پروا نہو کہ کون اوسکی جورو کے پاس آتا ہے پوچہا مردانی عورت

کون ہے فرمایا جو مردون کی طرح بنے رواہ الطبرانی منذری نے کہا اسکی سند مین
مجھکو کوئی راوی مجروح معلوم نہین ہے اس حدیث کے بہت شواہد ہین تیہ بھی فرمایا ہے
کہ بچو شراب سے یہ کنجی ہے شر کی رواہ الحاکم عن ابن عباس مرفوعاً وقال صحیح الاسناد
حدیث حذیفہ کا یہ لفظ ہے کہ شراب گر ہے سارے گنا ہونکا عورتین جال ہین شیطان
کی ذکرہ رزین حدیث عثمان مین شراب کو ام الخبائث فرمایا ہے یعنی ساری نجاستون
کی ماں ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی ہاروت ماروت شراب ہی پیکر زنا
مین پھنس گئے تھے یہ قصہ حدیث ابن عمر مین نزدیک احمد وابن حبان کے آیا ہے جب
شراب نے فرشتون کو اپنی شر سے باقی نہ چھوڑا تو پھر کسی آدمی کی کیا ہستی ہے خصوصاً
عورت کی جو نہ عقل رکھتی ہے نہ دین بے وقوف ذات ہوتی ہے صحابہ شرابخواری کو
برابر شرک کے ٹھیراتے تھے اسکو طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے رجال سند کے
رجال صحیح ہین انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑا دنیا کو
اور وہ مست تھا داخل ہوگا قبر مین اور وہ مست ہوگا قبر سے بھی مست ہی اوٹھیگا دوزخ
مین بھی مست ہی جاویگا وہان ایک نہر ہے پیپ ولہو کی وہ نہر اوسکا کھانا پینا ہوگا
جب تک کہ آسمان وزمین ہے رواہ الاصبہانی والطفہ فی مسند ابی یعلی ایضاً
یعنی ع چو مست بمیرد مست خیزد ؛ دوسری روایت انس مین مرفوعاً یون
آیا ہے کہ جب حلال سمجھ لیا میری امت نے پانچ چیزون کو تو اب یہ ہلاک ہوگی ایک
ظاہر ہونا لعنت کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا ریشم کا چوتھے اختیار کرنا گانیوالیون
کا پانچوین اکتفا کرنا مردون کا مردون سے عورتون کا عورتون سے رواہ البیہقی
اب یہ پانچون کام امت مین بڑی دھوم دہام سے ہوتے ہین رافضی صحابہ پر لعنت
کرتے ہین بی بیان شوہرون پر لعنت کرتی ہین مردون سے زیادہ عورتین شراب
پیتی ہین خصوصاً آسودہ گھروالیان انمین ایسی بھی ہین جنکے یہان ماں باپ دادا

دادی نانا نانی کے وقت سے زناکاری شراب خواری بھنگ نوشی بے شرمی لعنت بازی چلی آتی ہے انکے مرد حریر پہنتے ہین گھرین ڈومنیون میراثنون کا دخل رہتا ہے خود بھی گاتے بجاتے اپنے ہین آدرون سے گواتے نچواتے ہو اسطہ ہین ایسے مرد تو اکثر اغلام کرتے ہی ہین انکی بی بیان بھی کبھی استحانا عورتون سے مشغول ہوجاتی ہین کہ تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد **فائدہ** مسلمان کا خون کرنا حرام ہے مگر تین بات پر منجملہ اوسکے ایک زنا کرنا ہے رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی یعنی جان سی عزیز چیز اس زنا پر لے لیجاتی ہے رسول خدا نے فرمایا ہے اے کسبیو عرب کی مین ڈرتا ہون تمپر زنا وچھپی شہوت سے رواہ الطبرانی باسناد صحیح عن عبد اللہ بن یزید چھپی شہوت یہ ہے کہ مثلاً شوہر ستے کے جبکو رغبت طرف صحبت کے نہین ہے مگر یہی شہنی پھرے ہمصرون مین بیٹھکر ہنسے بولے چلے کرے گانا بجانا کرے کھیل تماشے مین رہے ایسی عورت کو بھی حکم زانیہ کا ہے کیونکہ اگر یہ چھپی شہوت نہین ہے تو وجہ اس آرایش پیرایش کی باوجود نفرت کے شوہر سے کیا ہے اسلیے اس حدیث مین رسول خدا صلعم نے ایسی عورتون کو بلفظ کسبی خطاب کیا ہے لفظ حدیث کا یا بغایا العرب ہے مراد وہی عورتین ہین جو شوہرون سے بھاگتی ہین چھپ کر زنا کرنا چاہتی ہین حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ زنا سے محتاجی آتی ہے رواہ البیہقی یعنی جسکو زنا کی عادت ہوجاتی ہے مرد ہو یا عورت وہ اپنا مال حرامکاری مین صرف کرتا ہے دنیا مین تو مال گیا فقر آیا پھر وقت محتاجی کے کوئی اوسکو نہین پوچھتا ع تحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ❖ پھر آخرت مین ایمان الگ گیا بلکہ جس سلطنت ریاست مین زنا کا رواج ہوجاتا ہے آخرکو وہ دولت وحکومت زائل ہوجاتی ہے بہت جگہ ایسا ہی دیکھا گیا ہے رسول خدا صلعم نے خواب مین دیکھا کہ ایک تنور ہے جسکا سونہہ تنگ پیٹ بڑا اوسمین آگ بھڑک رہی ہے جب شعلہ اوٹھتا ہے تو وہ لوگ بھی اوسکے ساتھ اوٹھتے ہین قریب ہے کہ باہر نکل

بھاگین جب شعلہ بجھ جاتا ہے تو وہ اوس تنور مین گر پڑتے ہین یہہ زانی عورتین
زانی مرد ہین دوسری روایت کا لفظ یہہ ہے کہ وہ اوس تنور کے اندر فریاد واویلا
غل غپاڑا کرتے ہین ننگے مرد عورت جمع ہین نیچے سے آگ انکو اوپر کیطرف اوچھالتی ہے
یہہ حدیث بخاری کی ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے تین شخص ہین
جنسے خدا دن قیامت کے بات نکریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکیطرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھے
گا بلکہ اونکو عذاب الیم ہوگا ایک بوڑہا زانی یعنی مرد ہو یا عورت دوسرا بادشاہ دروغگو
یعنی مرد ہو یا عورت تیسرا فقیر متکبر رواہ مسلم والنسائی اسکو طبرانی نے بہی اوسط
مین اس لفظ سے روایت کیا ہے لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی الشیخ الزانی ولا العجوز
الزانیۃ یعنی اللہ دن قیامت کے طرف بوڑہے مرد زانی بوڑہی عورت زانیہ کے
نظر رحمت نکریگا جب رحمت کی نظر نہ کی تو ضرور ہے کہ قہر و غضب کی نظر کریگا مرد عورت
جب پچاس کے اندر آگیا شرعًا بوڑہا ٹھیرا اب اگر زانی ہے تو اوسکی سزا یہی ہے جو مذکور
ہوئی بلکہ جو چالیس برس سے آگے بڑھا وہ بہی بوڑہا ہے ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت ۔۔۔ مزاج تو از حال طفلی نگشت

مگر اب تو بوڑہے مرد بوڑہی عورتین جوانون سے زیادہ شوق زناکاری کا رکھتے ہین
چالیس کا کیا ذکر ہے پچاس کے لگ بھگ تک بہی وہی اوج موج رہتی ہے خصوصًا
خوشامدیون نے امیرونکو سمجھا رکھا ہے کہ امیر مرد ہو یا عورت بوڑہا نہین ہوتا یعنی تم
مرتے دم تک شراب پیئے جاؤ زنا کرتے رہو دل خوش رکھو بوڑہے تو غریب لوگ ہوتے
ہین جنکو کوئی سامان عیش عشرت کا میسر نہین ہے بریدہ نے کہا رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے ساتون آسمان ساتون زمینین بوڑہے زانی پر لعنت کرتے ہین بدبوان کی
شرمگاہ کی سارے اہل نار کو ستاویگی رواہ البزار یعنی خواہ مرد ہو یا کوئی عورت
حدیث انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مقیم زنا پر ایسا ہے جیسے بت پرست رواہ

وعید یا منذری نے کہا جب شرابی مثل بت پرست کے سامنے خدا کے جاویگا تو اسمین کچہہ
شک نہین ہے کہ زناکاری شرابخواری سے کہین بڑہ کر سخت و بدتر ہے تیمونہ کہتی
ہین مینے رسول خدا صلعم کو سنا فرماتے تھے یہہ امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جبتک کہ
انمین زنا نہ پہیلیگا جب زنا پہیلا ولد الزنا پیدا ہیئے تو اب قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان
سب پر عذاب ڈالے رواہ احمد واسنادہ حسن وابو یعلی ایضا بنحوہ یہہ عذاب بعض
سلطنتون پر آپکا ہے سنتی تہے یا شیعہ حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جس عورت
نے داخل کیا کسی قوم مین ایسے شخص کو جو انمین سے نہین ہے تو یہہ عورت نزدیک خدا
کے کچہہ بہی نہین ہے اللہ اسکو جنت مین داخل نکریگا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن
حبان فی صحیحہ رسول خدا صلعم تو یون فرماتے ہین مگراب سلاطین ورؤسا کے یہان
یہہ ہوتا ہے کہ جس عورت نے انکے باپ یا چچا یا دادا یا کسی بہائی بند سے زنا کرکے بچا جنا
ہے اوس عورت کی بہت قدر ہوتی ہے اسلیئے کہ اوسنے اونکو خوش رکہا اونسے حرام
کرایا اونکے لئے بچا جنا خواہ اونکے نطفے کا تہا یا دوسرے کا تہہ رشتہ سچے رشتے سے بہی
بڑہکر سمجہا جاتا ہے زنا تو برا ہی ہے مگر زن ہمسایہ سے زنا کرنا اور بہی بدتر ہے حدیث
ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ بڑا گناہ یہہ ہے کہ آدمی اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا
کرے رواہ الشیخان واہل السنن اس گناہ کو اس حدیث مین ہمراہ شرک وقتل
ولد کے ذکر فرمایا ہے گویا یہہ گناہ شرک وقتل کے جوڑ کا ہے مقداد بن اسود کا لفظ
یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر کوئی آدمی دس عورتون سے
زنا کرے یہہ گناہ ہلکا ہے اوس گناہ سے کہ زن ہمسایہ سے حرام کرے رواہ
احمد ورواتہ ثقات والطبرانی فی الکبیر والاوسط ہمسایہ کی حد چالیس گہر
تک ٹہیرائی ہے امرا کو دیکہو ہمسایہ کا کیا ذکر ہے جو اہل قرابت انکے ہمسائیگی مین رہتے
ہین یا محارم انکے گہر مین آتی جاتی ہین یہہ اونہین کو نہین چہوڑتے بے تکلف حق مسکے

اداکرتے ہین سچ ہے الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات **فائدہ** ابن عباس
کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اے جوانو قریش کے بچاؤ تم اپنی شرمگاہون کو تم
زنا مکرو جو کوئی اپنے ستر کو بچا دیگا اوسکے لیے جنت ہے رواہ الحاکم والبیہقی وقال
الحاکم صحیح علی شرطهما بیہقی کی روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو بچا رہا جوانی
مین یعنی زنا سے وہ بہشت مین داخل ہوگا اسیطرح حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے
کہ جس عورت نے اپنی شرمگاہ بچائی شوہر پر قناعت کی جس دروازے بہشت سے چاہے
جنت مین جاوے سہل بن سعد کی حدیث مین یہہ فرمایا ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے
اوس چیز کا جو درمیان اوسکے جبڑے اور دونون پاؤن کے ہے یعنی زبان و
شرمگاہ کا مین ضامن ہون واسطے اوسکی جنت کا رواہ البخاری واللفظ له والترمذی
وغیرہما عورتون کی نہ تو زبان تھمتی ہے نہ شرمگاہ بچتی ہے ادہر تو لعن طعن بدزبانی
شرابخواری غیبت جھوٹ کا زور رہتا ہے اودہر زناکاری ساحقت وغیرہ کا شور
اللهم احفظنا ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا جسکو خدا نے زبان و فرج
کی شر سے بچایا وہ داخل جنت ہوا رواہ الترمذی وحسنه ابورافع کا لفظ یہ ہے
من حفظ ما بین فقمیه وفخذیه دخل الجنة رواہ الطبرانی باسناد جید
مراد فقمین سے جبڑا ہے ایک روایت طبرانی مین یون آیا ہے حضرت نے فرمایا کیا مین
تمکو ایسے دو کام نہ بتاؤن کہ جو کوئی اونکو کرے وہ بہشت مین جاوے کہا ہان
فرمایا زبان و فرج کو نگاہ رکھو **فائدہ** بعضی عورتین شوہرون کو زہر دیتی
ہین یا دوسرے کے ہاتھ سے دلوا دیتی ہین حالانکہ قتل نفس کبائر مہلکات مین سے
ہے اسکو رسول خدا صلعم نے ہمراہ شرک وسحر وربا وغیرہ ذکر کیا ہے اخرجه الشیخان
وابوداود والنسائی حکم جادو کرنے کا یہ عورتین جادو ٹونون مین بھی بہت
رہا کرتی ہین کوئی جادو شوہر کے غلام بنانے کے لیے کرتی کراتی ہے کوئی شوہر کو

ہلاک کرنے کے لیے حالانکہ حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ ساری دنیا کا مٹ جانا
اللہ پر آسان ہے مومن کے ناحق قتل کرنے سے رواہ ابن ماجہ باسناد حسن و
رواہ البیہقی والاصبہانی مومن بھی کون جس سے مکلف ہوا ہے ترمذی روایت
مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر سارے آسمان و زمین والے کسی ایک مومن کے
خون مین شریک ہونگے تو اللہ اون سبکو دوزخ مین ڈالیگا رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن غریب طبرانی کا لفظ صغیر مین اس جگہ اسطرح پر ہے کہ لو ان اهل السموات
والارض اجتمعوا علی قتل مسلم لکبهم اللہ جمیعا علی وجوههم فی النار ابن عمر کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لزوال الدنیا اهون علی اللہ من قتل رجل مسلم
رواہ مسلم والنسائی والترمذی یعنی ساری دنیا کا زوال آسان ہے خدا پر
مگر قتل کرنا مرد مسلمان کا آسان نہین یہہ حکم اجنبی مسلمان کا ہے پہر جس مسلمان سے
ایسا رشتہ قوی ہو کہ اوسکی اطاعت اس عورت پر فرض ہے جیسے شوہر تو اوسکے
قتل کرنے کا کہو کسقدر گناہ ہوگا ابی ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے جو آدہا لفظ بہی
کسی مومن کے قتل مین مدد دیوے منہ سے نکالکر مدد کی تو جب وہ اللہ سے ملیگا اوسکی دونون
آنکھون کے بیچ مین یہہ لکہا ہوگا کہ یہہ خدا کی رحمت سے نا امید ہے رواہ ابن ماجہ
والاصبہانی جو عورتین حمل ساقط کر دیتی ہین بچے مین جان پڑ چکی ہوتی ہے تو اس
گناہ کی سزا بہی برابر قتل ہی کے ہے جیسے ایک مسلمان کو تلوار سے زہر سے الماس سے
قتل کیا ویسا ہی یہہ قتل ہی ہوا احلال کا تو کچھہ گناہ ہی نہ پوچہو زنا کرنے والیان حمل الزنا
سو اکثر گلا گھونٹ کر یا زہر کی گھٹی پلا کر قتل کر ڈالتی ہین یا حمل ہی مین ادویہ گرم کا استعمال
کرکے ساقط کرنا چاہتی ہین ایسے زنا کے سوا ایک گناہ عظیم اس قتل کا بہی ثابت ہو جاتا ہے

فائدہ بعضی عورتین شوہر سے یا کسی اور سے لڑ بہڑ کر اپنی جان ہلاک کر دیتی ہین
حرام موت مر جاتی ہین انکے لیے ابد الآباد تک جہنم مقرر ہو چکی ہے زہر کہا کر مرین یا اپنی

پیکر یا کنوئین مین گر کر یا ہتہیار سے پیٹ مار کر یہہ مضمون حدیث شیخین مین روایت ابی ہریرہ سے آیا ہے ایسے مرد وعورت پر حکم نماز جنازہ پڑہنے کا نہین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حرکت کفر کی ہے اسلام سے باہر کر دیتی ہے ایک شخص نے اپنی جان کو قتل کیا تہا رسول خدا صلعم نے فرمایا حرمت علیہ الجنة یعنی بہشت اسپر حرام ہوگئی رواہ البخاری ومسلم عن جندب بن عبد اللہ معلوم ہوا ایسے شخص کے حق مین یہہ کہنا کہ وہ جنتی ہے درست ہو سکتا ہے **فائدہ** عورتون مین ایک مرض یہہ بہی ہوتا ہے کہ چہوٹے گناہون کا ڈر نہین رکہتی ہین اونکے انجام سے بالکل غافل ہے پڑا رہتی ہین حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ شیطان اس بات سے نا امید ہو چکا ہے کہ زمین عرب مین بت پرستی کیجاوے لکن وہ تم سے حقیر کامون پر راضی ہو جاویگا یہہ حقیر کام دن قیامت کے ہلاک کرنے والے ہین رواہ احمد والطبرانی والبیہقی وابویعلی واللفظ لہ سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے تم بچتے رہو چہوٹے حقیر گناہون سے جب ان حقیر کامون پر پکڑ ہوگی تو یہہ تمکو ہلاک کر دینگے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح حدیث عائشہ مین اس لفظ سے آیا ہے اے عائشہ تو بچا آپکو محقرات ذنوب سے کہ انکے لئے ایک طالب ہے طرف سے خدا کے رواہ النسائی واللفظ لہ وابن ماجة وابن حبان فی صحیحہ ایک روایت مین بجاے ذنوب لفظ اعمال بہی آیا ہے رسول خدا صلعم حضرت عائشہ کو بہت چاہتے تہے اسلئے اونکو یہہ بتادیا کہ تم چہوٹے کامون حقیر گناہون کو ہلکا نہ سمجہو انسے بچتی رہو انپر بہی پکڑ ہوگی پہر جو کوئی عورت بڑے گناہون سے بہی نہ بچی تو اوسکے انجام کا خدا ہی حافظ ہے **فائدہ** حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا بچو سات چیزون سے جو ہلاک کرنے والی ہین پوچہا وہ کیا ہین فرمایا شرک کرنا ساتہہ خدا کے جادو کرنا قتل کرنا اوس جان کا جسکو خدا نے حرام کیا ہے مگر حق سے کہانا سود کا کہانا مال یتیم کا بہاگنا دن

لڑائی کی تہمت لگانا بہا ہی ایماندار غافل مزاج عورت کو متفق علیہ ابن عمر کی حدیث مین
فرمایا ہے چار چیزین ہین کہ جس کسی مین ہون وہ خالص منافق ہے جسمین ایک ہو اسمین
ایک ہی خصلت نفاق کی ہے جب تک کہ وہ اوسکو چھوڑ نہ دے امانت مین خیانت
کرنا بات چیت مین جھوٹ بولنا عہد کرکے توڑ ڈالنا جھگڑے مین گالی بکنا متفق علیہ
اکثر عورتون مین یہ چارون خصلتین جمع ہوتی ہین ورنہ دو ایک تو ضرور ہی پائی
جاتی ہین حذیفہ کہتے ہین نفاق تو زمانۂ رسول خدا صلعم مین تہا اب تو کفر ہے یا ایمان
اسکو بخاری نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ آجکل کا نفاق بمنزلہ کفر کے ہے ابوامامہ
نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے حیا و کم سخنی دو شعبے ہین ایمان کے بدزبانی و تیزی
بات کی دو شعبے ہین نفاق کے رواہ الترمذی یہہ دونون شعبے یعنی بذا و بیان
عورتون مین زیادہ ہوتے ہین جسطرح دو شعبے اول یعنی حیا و عی مردون مین زیادہ
ہین حدیث ابی ثعلبہ مین مرفوعاً آیا ہے سب سے زیادہ دشمن تم مین نزدیک میرے اور
زیادہ دور مجھسے وہ شخص ہے جو بداخلاق ہے جسکی زبان فر فر چلتی ہے سونہہ بہر کے
باتین کرتا ہے رواہ البیہقی یہہ وصف بہی زنان آسودہ مین سب سے زیادہ ہوتا ہے
انکی زبان انکے قابو مین نہین ہوتی رات دن بکواس کیا کرتی ہین حدیث جابر مین ہے
کہ راگ سے دلمین نفاق پیدا ہوتا ہے رواہ البیہقی رسول خدا صلعم فرماتے ہین آدمی
بعضا کلمہ ناراضی خدا کا مونہہ سے نکال بیٹھتا ہے کچھ اوسکی پروا نہین کرتا مگر اوسکے سبب سے
جہنم مین جا گرتا ہے رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ ایسے کلمے زبان سے عورتون کے
اکثر رات دن نکلا کرتے ہین جہنم مین سب سے زیادہ یہی قوم ہوگی تیہ بہی فرمایا ہے کہ صدیق
کو لائق نہین کہ لعنت کرے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ دوسری روایت ابی الدرداء
مین ہے کہ لعنت کرنے والے نہ گواہ ہونگے نہ شفیع دن قیامت کے رواہ مسلم سخن چین
بہشت مین نجاویگا یعنی وہ شخص جو چہپ کر لوگون کی بات سنتا ہے متفق علیہ سخن چینی

جو شخص لوگون کے بیچ مین پڑکر اچھی بات کہکر صلح کرادے وہ جھوٹا نہین ہے یہہ حدیث
ام کلثوم کی بہی متفق علیہ ہے مقداد بن اسود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے خاک ڈالو
مونہہ مین تعریف کرنے والون کے یعنی خوشامدیون کے جو جھوٹی مدح کیا کرتے ہین رواہ
مسلم یہہ مرض ملوک وامرا ورؤسا مین ہر جگہہ موجود ہے انکے پاس بدون خوشامد
وجھوٹ بولنے کے کام نہین چلتا بدترین مردم نزدیک اللہ کے دن قیامت کے وہ
شخص ہے جسکو لوگ بسبب اوسکی شر و فساد کے چھوڑ دین متفق علیہ من حدیث عائشہ
آنحضرت صلعم نے فرمایا خرابی ہے اوس شخص کی جو باتین بناکر لوگون کو ہنساتا ہے ویل لہ
ویل لہ رواہ احمد والترمذی والدارمی عن حکیم ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے مومن نہ طعن کرتا ہے نہ لعن نہ فحش بکتا ہے نہ زبان درازی کرتا ہے رواہ
الترمذی والبیہقی معلوم ہوا کہ طعن ولعن وبدزبانی خلاف طریقۂ ایمان ہے فاسق
کی مدح کرنے سے خدا کو غصہ آتا ہے عرش ہلجاتا ہے اسکو بیہقی نے انس سے روایت کیا ہے
امیر لوگ راتدن فاسق بہائی بندون اپنے دوستون کی تعریف کیا کرتے ہین خدا کو
غصے مین لاتے ہین عرش کو ہلادیتے ہین برے ہمنشین سے تنہا بیٹھنا اچہا ہے اسکو ابوذر
نے مرفوعاً ذکر کیا ہے اخرجہ البیہقی چپکا رہنا ساٹھہ برس کی عبادت سے بہتر ہے اسکو بہی
بیہقی نے عمران بن حصین سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا بدتر بندے وہ ہین جو چغلخوری
کیا کرتے ہین دوستون مین جدائی ڈالتے ہین رواہ احمد والبیہقی عن عبادہ حدیث
ابی سعید وجابر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا غیبت زنا سے بہی بدتر ہے پوچھا
کسنے کہا اسلئے کہ آدمی زنا کرکے توبہ کرتا ہے اللہ اوسکی توبہ قبول فرماتا ہے غیبت والے
کی مغفرت نہین ہوتی جبتک کہ وہ نہ بخشے جسکی اسنے غیبت کی ہے ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ غیبت والے کے لئے توبہ نہین ہے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اگرچہ دنیا کے
مرد بہی غیبت مین مبتلا رہتے ہین مگر سب سے زیادہ یہہ بیماری عورتون مین ہوتی ہے

غیبت گویا انکی عبادت ہے سو یہی عبادت انکو توبہ سے محروم رکھکر جہنم مین لیجاتی ہے غیبت زندے کی ہو یا مردے کی دونون کا ایک ہی حکم ہے غیبت وہی بات ہے جو بری لگے گو سچی ہی کیون نہو جو سچی نہین ہے وہ افترا و تہمت و بہتان ہے اوسکی سزا الگ ہے غیبت کا کفارہ یہہ ہے کہ اوسکے لیے جسکی غیبت کی ہے استغفار کرے اللهم اغفر لنا وله کے اسکو بیہقی نے انس سے روایت کیا ہے مگر سند اس حدیث کی ضعیف ہے **فائدہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے باز رہین یہہ لوگ فخر کرنے سے اپنے باپ دادون پر جو مر گئے ہین وہ کوئلا ہوئے جہنم کے یا حقیر تر ہین اللہ پر گبریلے سے جو نجاست کو لتکاتا پھرتا ہے اللہ تعالے نے تم سے عیب اور فخر جاہلیت کو دور کر دیا ہے اب تو مومن تقی ہے یا فاجر شقی سب آدمی بنی آدم ہین آدم مٹی سے بنے ہین رواہ الترمذی و ابو داود یعنی جب کہ سب بنی آدم کی حقیقت و اصل مٹی ٹھیری تو اب فخر کس بات کا ہے اگر ہے تو بزرگی ایمان کی ہے یا بدبختی فسق و فجور کی جبکے باپ دادے کافر یا فاسق فاجر تھے اونپر بڑائی مارنا اونکی تعریف کرنا لاحاصل ہے وہ تو جہنم کے کوئلے ہوگئے تمہاری تعریف و فخر سے کیا ہوگا تم جاہل ٹھیرو گے یا زبردستی بیدین دیندار یا عالم پرہیزگار تھے تو انکا ذکر کرنا مضائقہ نہین مگر جنکا خاتمہ خلاف ہوا کفر شرک بدعت پر یا فسق و فجور یعنی زناکاری شراب خواری تعزیہ سازی گور پرستی وغیرہ پر ہوا ہے اونکی تعریف کرنا جاہلیت مین قدم رکھنا ہے ابراہیم علیہ السلام کے باپ رسول خدا صلعم کے ماں باپ کفر پر مرے تھے انکو کیا وہ بتا لگ سکتا ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا لوط کی جورو دونون کافر تھے انہین انکا کیا نقصان ہوا آدمی اپنے ایمان کو درست کرے دوسرے کے حال سے کیا غرض تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون یعنی اونکے اعمال اونکے لیے ہین تمہارے اعمال تمہارے لیے اونکے اعمال کا سوال تم سے نہوگا امراء و روساء کو ایک مرض یہہ بھی ہوتا ہے کہ رات دن اپنے آباء و اجداد کی تعریف

بیان کیا کرتے ہین کوئی اونکا اگر سچا ذکر بھی بُری طرح پر کرے تو کہا جانے کو طیار ہوجاتے ہین دشمنی کرنے لگتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ وہ فاسق فاجر تھے یا مشرک کافر اونکی موت اوسی حال مین ہوئی ہے کوئی شراب پیتے ہوئے مرا کوئی تعزیہ بناتے مرگیا کسی نے مرتے دم تک زنا کرنا نچھوڑا کوئی سود کہایا کیا کوئی کسی اور گناہ کبیرہ مین مبتلا تھا ایسی حالت مین مسلمان کو یہہ چاہیئے کہ انکو برانکہے تو ہرگز اچھا بھی نکہے سکوت کرکے ٹال جاوے خود خدا کا دشمن کیون بنے وہ تو اپنے اعمال کو پہونچ گئے ہین اونکے بُرا کہنے بہلا کہنے سے اب کچھہ فائدہ نہین ہے ہم اپنی حالت درست کرین اپنی نجات چاہین

فائدہ ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسنے مدد کی اپنی قوم کی ناحق بات پر اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ گرپڑے پڑا ہوا اپنی دم ہلاوے رواہ ابوداؤد واثلہ بن الاسقع نے پوچھا عصبیت کیا چیز ہے فرمایا یہہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر رواہ ابوداؤد اسیر لوگ ہر ناحق کام مین ظلم کی بات مین اپنی قوم و قرابت کے مددگار بنجاتے ہین اسیکا نام عصبیت و تعصب و جہالت ہی جبیر بن مطعم کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو طرف عصبیت یعنی حمایت کے بلاوے نہ وہ جو اس عصبیت پر لڑے یا مرے رواہ ابوداؤد اس جگہہ گویا اسلام کی نفی کی ہے اس کام پر اللھم احفظنا دوستی دشمنی ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے اللہ کے لئے چاہیے نہ اپنے جی کے لیے پورا ایمان یہی ہے جب ناحق کی طرفداری ٹہری قوم کی حمایت ہوئی تو یہہ اسلام کا ہیکو ہوا خدا و رسول سے نسبت ہوئی رسول خدا صلعم نے ابوذر سے فرمایا تو جانتا ہے کہ بڑی مضبوط رسّی ایمان کی کیا ہے کہا اللہ و رسول کو معلوم ہے فرمایا دوستی کرنا راہ خدا مین محبت رکہنا اللہ کے لیے دشمن ہونا واسطے خدا کے رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی جب کسی سے محبت ہو یا دشمنی اپنا ہو یا بیگانہ اجنبی ہو یا رشتے دار تو اللہ ہی کے لیے ہو نہ اپنی رشتے داری برادری ذاتی مطلب

واسطے مگر اس مقدمے مین بھی سارے امرا ور ؤسا رخلاف حکم خدا و رسول کرتے ہین انکی دوستی و دشمنی غالبًا مطلب تک ہوتی ہے جب مطلب نر ہا دوستکو دشمن کر لیتے ہین اپنی قرابتکے لیے اپنا دین برباد کر دیتے ہین حدیث انس مین آیا ہے آدمی اوسیکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے اوسکو وہی ملیگا جو اوسنے کمایا ہے یعنی اچھا یا بُرا رواہ الترمذی معلوم ہوا جو مرد عورت جس کسیکو زیادہ دوست رکھتا ہے جو کچھ عمل کرتا ہے حشر اوسکا اونہین کے ساتھ ہوگا اچھون کے چاہنے والے اچھون کے ساتھ برون کے چاہنے والے برون کے ساتھ مبعوث ہونگے تو فاسقون کا حشر فاسقون کے ہمراہ ہوگا صلحا کا حشر صلحا کے ساتھ ہوگا اے اللہ ہمکو ایمان پر استقامت دے اچھون کے ساتھ رکھ فسق و فجور سے بچا نیکون کے ہمراہ اوٹھا اپنی محبت اپنے رسول کی محبت دے اللھم آمین ٭

فصل بیان مین فاسقون کے

فسق شرع مین اسکو کہتے ہین کہ آدمی اللہ تعالےٰ کی اطاعت سے باہر ہو جاوے خواہ کفر کرکے یا کوئی گناہ کرکے معتزلہ کے نزدیک فاسق نہ مومن ہے نہ کافر خوارج کے نزدیک کافر ہے شافعیہ کے نزدیک مومن ہے قرآن شریف مین کسی جگہ فاسق سے کافر مراد ہے کسی جگہ منافق کسی جگہ مرتکب صغائر و کبائر فسق کا ذکر قرآن پاک مین بہت جگہ آیا ہے سورۂ بقر مین فرمایا ہے وما یضل بہ الا الفاسقین یعنی جب اللہ تعالےٰ کوئی مثال بیان کرتا ہے تو ایمان والے اوسکو حق جانتے ہین فسق والے اوسکا انکار کرکے گمراہ ہو جاتے ہین یہان فاسق سے مراد کافر ہین دوسری جگہ فرمایا ہے وما یکفر بھا الا الفاسقون یعنی انکار نہین کرتے ہماری آیتون کا مگر فاسق یعنی یہ کفر فاسقون ہی سے ہوتا ہے معلوم ہوا کہ فسق و کفر مین بہت قریب کا رشتہ ہے فسق کفر

بعد نوبت کفر کی پہنچتی ہے اسلیئے تیسری جگہہ فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو بیحیائی
و فسق و لڑائی نکرے چوتھی جگہہ فرمایا ہے کہ لین دین مین کوئی کسی کو ضرر نہ پہونچاوے اگر
پہونچاویگا تو یہہ فسق ہوگا آل عمران مین کہا ہے اللہ تعالے نے پیغمبرون سے اسبات
کا عہد لیا ہے کہ جب رسول خدا صلعم تمہارے پاس آئین تم اونپر ایمان لانا اونکی مدد
کرنا پھر جو کوئی بعد اس اقرار کے پھر جاویگا وہ فاسق ہوگا معلوم ہوا کہ خدا سے کسی بات
کا عہد کرکے پھر جانا فسق ہے فسق کفر کا بھائی ہے توبہ کرکے پھر بار بار گناہ کرنا یہہ بھی
فسق ہے اہل کتاب کے حق مین کہا ہے منھم المؤمنون واکثرھم الفاسقون یعنی ایمان
انمین کم ہین فاسق بہت ہین معلوم ہوا کہ ایمان و فسق کا مقابلہ ہے فاسق کے ایمان
مین خلل ہوتا ہے وہ پکا ایماندار نہین ہے مائدہ مین پانسے کھیلنے سے منع فرماکر یہہ کہا ہے
کہ یہہ کام فسق ہے جس کسی کھیل مین ہار جیت ہوتی ہے وہ اسمین داخل ہے جیسے نرد
چوپڑ بلکہ شطرنج ایسے کھیل کھیلنے والے فاسق ہین موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا کہ تم
جبارین سے لڑو بنی اسرائیل نے انکا ساتھہ نہ دیا کہا تم جاؤ تمہارا رب جائے ہم یہان
بیٹھے ہین تو سپر موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب درمیان میرے اور اس قوم فاسق
کے جدائی کر یعنی انکے گناہ مین مجھے نہ پکڑ معلوم ہوا کہ فسق سبب عذاب کا ہوتا ہے دنیا
مین ہو یا آخرت مین اس دعا کے جواب مین خدا نے فرمایا انپر بیت القدس مین جانا
حرام ہے یہہ چالیس برس جنگل مین پڑے مارے پھرینگے تو اس قوم فاسق پر کچھہ رنج نکر
معلوم ہوا کہ جب فاسقون پر کوئی بلا آفت آوے تو اوسپر رنج نکرے اگرچہ اپنی ہی قوم
کیون نہو اسلیئے کہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی اونپر رنج کرنے سے منع کیا
دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص موافق کتاب خدا کے حکم نہین کرتا ہے وہ فاسق
ہے یہہ آیت حق مین انجیل والون کے اوتری ہے پھر تیسری جگہہ رسول خدا صلعم کو ارشاد
کیا ہے کہ تو حکم موافق قرآن کے کرا ور بچ اس بات سے کہ کہین یہہ تجھکو اس حکم کرنے سے

باز رکہین اللہ تعالےٰ انکو عذاب کرنا چاہتا ہے انکے بعض گناہون پر اکثر یہہ لوگ
فاسق ہین معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی شخص کو قرآن کے موافق حکم کرنے سے روکے وہ لائق
عذاب ہے عذاب کفر پر ہوتا ہے نہ ایمان پر اس سے یہہ نکلا کہ فسق کا ناتا کفر سے زیادہ
ہے ایمان سے کم ہے پہر اہل کتاب کو ایک جگہہ یہہ خطاب کیا ہے کہ تم مین فاسق لوگ بہت
ہین پہر یہود کے حق مین کہا کہ اگر یہہ خدا و رسول و کتاب خدا پر ایمان لاتے تو کافرون
سے کبہی دوستی نکرتے لکن اکثر انہین فاسق ہین معلوم ہوا کہ ابتدا فسق کی اہل کتاب سے
ہوئی ہے پہر اسلام مین بہی یہہ بلا پہیل گئی انا للہ یہہ بہی معلوم ہوا کہ کافرون سے
مرد ہون یا عورت دوستی رکہنا فسق ہے ایسا فسق آخر کفر تک پہونچا دیتا ہے ایک جگہہ
سورہ مائدہ مین فرمایا ہے کہ اللہ قوم فاسق کو راہ پر نہین لگاتا یعنی جنکے جی مین فسق
رچ گیا ہے وہ ہدایت کی راہ پر نہین آتے اپنے فسق مین لگے رہتے ہین سورہ انعام
مین فرمایا ہے اوس جانور اور اوس چیز کو نہ کہاؤ جسپر نام اللہ کا نہین لیا گیا یہہ کہانا
فسق ہے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کے نام پر نہو اوسکو نہ کہاوے اگر کہاویگا تو فاسق ہوجاویگا
اسیطرح یہہ بہی فرمایا ہے کہ جس چیز پر نام غیر خدا کا پکارا جاوے وہ چیز بہی نہ کہاوے یہہ
بہی فسق ہے اکثر عورتین بلکہ مرد نذر غیر خدا کو کیا کرتے ہین کوئی کسی پیر کی نذر کرتا ہے کوئی کسی
قبر کی کوئی کسی نیک بی بی کی کوئی شیخ سدو زین خان کی اس قسم کی سب نذرین داخل فسق
ہین ایسے محل مین فسق کفر ہوجاتا ہے اسلئے کہ اسمین شرک کی بو آتی ہے سورہ اعراف مین قوم
نوح و ہود و عاد و ثمود و صالح و لوط و شعیب کے حق مین ارشاد کیا ہے کہ اکثر کو انہین سے ہم
فاسق پایا یہی سبب ہوا اونپر عذاب اوترنے کا دنیا مین اس امت کے فاسقون پر بہی عذاب
اوتریگا مگر آخرت مین فسق و کفر مین گو بڑی دوری ہے فاسق سے وہی معاملہ کیا جاویگا
جو لائق اہل کفر کے ہے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا ساوریکم دار الفاسقین تم کو دکہاتے
ہین تمکو گہر فاسقون کا مراد اس گہر سے شہر مصر ہے فاسقون سے مراد اس جگہہ کافر ہین

پہر سورۂ توبہ مین ارشاد کیا واللہ لا یہدی القوم الفاسقین اللہ ہدایت نہین کرتا قوم
فاسق کو یعنی جب فسق کسی قوم کی عادت ہوجاتی ہے تو پہر انکو راہ ہدایت کی نہین ملتی جب
راہ ہدایت کی نہ ملی تو گمراہ رہے انجام بخیر نہوا جنت سے محروم دوزخ کے مخدوم ٹہیرے
دوسری جگہہ ارشاد کیا کہ تو کہدے انسے تم خرچ کرو خوشی یا ناخوشی سے تم سے یہہ خرچ کرنا
قبول نہوگا تم ہو قوم فاسق مفسرین نے کہا ہے یہہ آیت عام ہے حق مین ہر اوس شخص کے
جو اپنا مال اللہ کے لئے خرچ نہین کرتا غیر اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے دکہانے سنانے کو
فاسق فاجر عورتون کو روپیہ دینا چیز دینا اونکا نوکر چاکر رکہنا یہہ سب داخل فسق ہے
اللہ تعالے اس صرف کو کسیطرح قبول نہین کرتا خواہ اپنی خوشی سے اسجگہہ صرف کیا ہے یا
ناخوشی سے کسیکی مروت و خاطر سے یا اگلی دوستی سے اوسکو تنخواہ یا سالانہ دیاجاتا
ہے اگرچہ جی نہین چاہتا بعضی عورتین جو آسودہ حال ہوتی ہین وہ اپنے اگلے یارون
کو تنخواہ دیتی ہین گو اب آشنائی کا کام وںسے نہین لیا جاتا یہہ سراسر فسق ہے بڑا گناہ
ہے یہہ لوگ روپیہ خرچ کرکے گناہ مول لیتے ہین یہہ بہی فرمایا ہے کہ منافق لوگ فاسق
ہین یعنی جو رشتہ کفر کو فسق سے ہے وہی رشتہ نفاق کو بہی فسق سے ہے فاسق منافق
بہی ہوتا ہے منافق وہ ہے کہ دلمین کچہہ ہو اور ظاہر کچہہ کرے فاسق کا کام بدون نفاق
کے نہین چلتا اگر نفاق نکریگا مزے فسق کے نہین اوٹہا سکتا کہلم کہلا فسق مین یہہ بات
ضرور ہے کہ میان بی بی مین فساد ہوگا دل بے فسق کئے باز نہین آتا اسلئے نفاق کرنا
پڑتا ہے کہ سانپ مرے لاٹہی نہ ٹوٹے اسیلئے بعد اسکے یہہ فرمایا ہے کہ اللہ نے منافق
مردون عورتون کافرون سے وعدہ کیا ہے کہ یہہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے یہہ جہنم
انکے لئے کافی ہے انپر خدا کی لعنت ہے انکے لئے عذاب دائمی ہے پہر منافق کے جنازہ پر
نماز پڑہنے سے رسول خدا کو منع فرمایا کہا انہون نے اللہ و رسول سے کفر کیا ہے یہہ مرے
اور اس حال مین کہ فاسق تہے معلوم ہوا کہ نفاق ایک شاخ ہے کفر کی اور فسق سے پیدا ہوا

خاتمہ ہے کچھ لوگون نے غلط عذر بیان کرکے حلف اپنی صفائی کا کیا تھا اسلیئے کہ رسول خدا
صلعم راضی ہوجاوین انکی طرف کسیطرح کا شک نکرین اللہ تعالے نے صحابہ کو فرمایا اگر تم انسے
راضی ہوجاؤگے تو ہوجاؤ مگر اللہ اس قوم فاسق سے کبھی راضی نہوگا معلوم ہوا کہ فسق
والے یہہ بھی کرتے ہین کہ دوسرے کی راضی کرنے کو حلف کرلیتے ہین سو وہ دوسرا راضی
ہوجاتا ہے مگر خدا ایسے آدمی سے ناراض ہی رہتا ہے بعضی عورتین قسم کھاکر اپنی صفائی شوہر
سے کرلیتے ہین اگر یہہ حلف سچا نہین ہے تو خدا کی ناراضی انسے قائم ہے گو بچارا شوہر صاف ہوگیا
سورۂ توبہ مین فرمایا ہے تو کہدے اگر تمہارے باپ بیٹے بھائی عورتین برادری مال جو تمنے
کمائے ہین اور سوداگری جسکی بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو
تمکو زیادہ عزیز ہین اللہ ورسول اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو انتظار کرو جب تک
بھیجے اللہ حکم اپنا اللہ راہ نہین دکھاتا قوم فاسق کو معلوم ہوا جسکو یہہ چیزین پسند ہین
اللہ ورسول کی رضامندی پر مقدم ہین وہ فاسق ہے فاسق کو ہدایت نصیب نہین ہوتی
آسودہ لوگ ہمیشہ انکی خاطرداری کو اللہ ورسول کے حکم پر مقدم رکھتے ہین خصوصًا آسودہ
عورتین سو یہہ سب فاسق ہین سورۂ یونس مین ارشاد کیا ہے کہ ثابت ہوگیا حکم تیرے رب
کا فاسقون پر کہ یہہ ایمان نہ لاوینگے یعنی فسق وایمان مین بیر ہے جب فسق آیا ایمان گیا
یا کم ہوگیا حدیث مین آیا ہے زنا کرنے کے وقت ایمان زانی سے الگ ہوجاتا ہے تو ایسا
تھوڑا ناپورا ایمان کہو کسطرح عذاب جہنم سے بچاسکتا ہے یا دنیا کی آفت سے چھڑا سکتا ہے
جب کسی شہر گاؤن قصبہ والے فسق کی دھوم دھام مچاتے ہین تو ضرور ہی ادنپر کوئی آفت
نازل ہوتی ہے ریاست وسلطنت وحکومت ودولت اسلام اکثر گھرون خاندانون سے
اسی وجہ سے جاتی رہی کہ مال ودولت پاکر فسق کرنے لگے خدا نے قصدا انکو تباہ کردیا اور
گھر کو مٹادیا نمونہ اسکا خاندان سلاطین تیموریہ ہند مین آنکھون سے دیکھا سورہ بنی
اسرائیل مین فرمایا ہے جب ہم چاہتے ہین کہ کھپا دین کوئی بستی حکم بھیجتے ہین وہان کے عیش

کرنیوالون کو سو وہ فسق کرتے ہین اوسمین یہی ثابت ہوجاتی ہے اونپر بات تب اوکہا مارتے ہین ہم اونکو خوب سا معلوم ہوا کہ جب کسی ریاست وسلطنت کی تباہی منظور ہوتی ہے تو وہان کے رئیس سلطان اپنے عیش مین فسق کرنے لگتے ہین جب اونہون نے فسق کیا تو تباہی اونکی ثابت ہوجاتی ہے سورہ کہف مین ابلیس کو فاسق کہا ہے ففسق عن امر ربہ معلوم ہوا کہ فسق ایکطرح کی شیطانیت ہے فاسق شیطان ہوتا ہے عورت کو تو حدیث مین کہین شیطان کہین شیطان کا جال فرمایا ہے پہر اگر اسپر وہ عورت فاسق بہی ہوئی تو سمجہو کہ نہم آباد ہوگئی سورہ زخرف مین فرعون کی قوم کو قوم فاسق فرمایا ہے اسلیے کہ فرعون نے کہا مین بادشاہ مصر ہون میرے محل کے نیچے نہرین بہتی ہین یہہ موسیٰ ایک حقیر ذلیل ضعیف آدمی ہے اسکی کیا عزت ہے یہہ تو بات بہی اچہی طرح نہین کرسکتا قوم نے اوسکا کہنا مانا اوسپر خدا نے کہا انہم کانوا قوما فاسقین معلوم ہوا نیک آدمی کو حقیر ذلیل سمجہنا آپکو بادشاہ یا عزت دار سمجہنا فسق ہے سو وہ عورتین غریب خاوند کو ذلیل وحقیر سمجہتی ہین دولت وحکومت کے غرے مین کچہ ہستی اوسکی نہین جانتین ایسی عورتین فاسق ہوتی ہین فاسق کا اطلاق کافر منافق ابلیس فرعون پر آیا ہے ابلیس نے خوب ہی اپنا قابو پایا ہے یہہ فسق انکو ایکدن وہین پہونچائیگا جہان سارے منافق کافر ابلیس پہونچین گے سورہ احقاف مین ارشاد کیا ہے نہین ہلاک ہوتی مگر قوم فاسق مفسرین نے کہا ہے مطلب اس آیت کا یہہ ہے کہ خدا کے عذاب سے وہی لوگ ہلاک ہوتے ہین جو خدا کے نافرمان ہین گناہون مین پہنسے رہتے ہین دوسری جگہہ یون کہا ہے کہ اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کسیطرح کی کوئی خبر لا دے تو تم اوسکو خوب ٹہونک بجالو ایسا نہو کہ ناسمجہی سے اوسکی خبر کے بہروسے پر کچہہ کر بیٹہو پہر آخرکو پشیمان ہو اس حکم مین مرد وعورت دونون برابر ہین فاسق عورت کی بات کا کچہہ بہروسا نہین ہے وہ ضرور ہی اوس خبر دہی مین ارادۂ فساد رکہتی ہے خصوصاً

جو عورتین ایسی خبر پہونچاویں جسکے سبب سے میان بی بی مین فساد پڑے اور وہ فاسق بھی ہون تو مسلمان بی بی کو کبھی اوسکی خبر پر یقین کرنا نہ چاہیئے وہ بیشک مکار فریبن ہے تہمت دیکھا ہے کہ جہان کہین بی بی خاوند سے الگ ہو گئی ہے اوسکا سبب یہی تہا کہ بیچ کی فاسق عورتون نے ایسا بہڑکایا کہ پہر زندگی بہر ملنے ندیا انا اللہ تیسری جگہہ فرمایا ہے اللہ نے تمکو محبت ایمان کی دی ہے تمہارے دلمین ایمان بس گیا ہے تمکو کفر و فسق و عصیان برا لگتا ہے یعنی ایماندار مرد عورت کو کبھی فسق نہ بہاویگا اگر بہایا تو سمجھو کہ اوسکو اپنے ایمان کی کچہہ بھی محبت نہین کہ ڈرتے یا جاوے مزا تو ہاتہہ سے نہ جاوے ایسی ہی صورت مین خدا نے یہہ بھی کہا ہے کہ برا ہے نام فسق کا بعد ایمان کے یعنی جب مومن ہو گئے اول ہی سے ایمان لائے یا گناہ سے توبہ کر ڈالے تو اب فاسقون مین اپنا نام لکہوانا بہت برا کام برا نام ہے اللہ تعالے کسی مسلمان کو بعد ایمان و توبہ کے بدنام نکرے دنیا مین تو سب کی نظرون مین حقارت ہوتی ہے گو کوئی خوف یا خوشامد یا مروت یا مطلب سے نہ کہے مگر دلمین تو ضرور یہی بہر شخص سمجہہ لیتا ہے کہ یہہ وہی مرد وہی عورت ہے جسنے پہر فسق اختیار کیا اسکا کچہہ بہروسا نہین ہے سورہ ذاریات مین قوم نوح علیہ السلام کو قوم فاسق فرمایا ہے آخر انکے فسق و فجور نے اپنے اوپر طوفان بلا ہی لیا کہ سب ڈوب کر مر گئے پانی سے آگ مین جا پڑے سورہ حدید مین فرمایا ہے کیا وہ وقت ابھی نہین آیا ہے کہ ایمان والون کا دل اللہ کے ذکر کے لئے جھکے قرآن پر چلے تیہہ اوسطرح کے نہون جیسے پہلے انسے اہل کتاب تھے کہ جب ماندہ اونکا لنبا ہوا دل اونکے سخت پڑ گئے انمین اکثر یہی فاسق تہے یہہ نصیحت ہے اہل اسلام کو کہ تم کتاب والون کی طرح نہو جاؤ کہ زیادہ جینے کے سبب سے تمہارے دل سخت ہو جاوین تمکو خدا یاد نہ آوے جیسے وہ فاسق تہے اوسیطرح تم بھی فاسق بنجاؤ خدا نے تو یہہ نصیحت کی مگر اکثر لوگون نے اس نصیحت کو بالاے طاق رکہہ دیا ہے خصوصاً اکثر عورتون نے کہ بہہ مثل اہل کتاب کے فاسق ہو گئی ہین انکا میل جول اہل کتاب کی عورتون سے زیادہ

رہتا ہے خوب ہی ٹھنڈا ٹھنڈا ملگیا ہے حالانکہ خاص حق مین عیسائیون کے یہہ ارشاد فرمایا
ہے وکثیر منھم فاسقون یعنی اکثر انمین فاسق ہین پہر جنکے مرد فاسق ہوئے تو اونکی عورتون
کا کیا حال ہوگا جسکو تجربہ ہے وہ ان نیکبختون کا حال خوب ہی جانتا ہے سورۂ حشر مین
فرمایا ہے تمنے جو درخت باغ اجاڑے ہین اللہ کے حکم سے اجاڑے ہین اللہ ان فاسقون
کو ذلیل کرنا چاہتا ہے حدیث مین آیا ہے زانی مرد عورت ایک آگ کے تنور مین بند ہونگے
انکی شرمگاہون کی بدبو سے سارے اہل محشر کو ایذا پہونچیگی دیکہو یہہ کیسی ذلت ورسوائی
ہے زنا کچہہ حرام کرنے ہی پر موقوف نہین ہے آنکہہ زبان کان سے بہی زنا ہوتا ہے زنا کا
ذکر بہی گناہ ہے ایسی باتون کا کسی سے سننا بہی فسق ہے ایسی عورتون کے پاس بیٹہنا بہی
فسق ہے بڑا زنا نہ سہی چہوٹا زنا تو ضرور ہی ہے دوسری جگہہ یون ارشاد کیا ہے تم ویسے
نہ ہوجاؤ جیسے وہ لوگ ہوگئے جو خدا کو بہول گئے پہر خدانے اونکی جانون کو اون سے بہلادیا
یعنی وہ اچہے کام کرنے سے باز رہگئے یہی لوگ ہین فاسق معلوم ہوا کہ فاسق وہی ہے جسکو
خدا یاد نہین آتا وہ اپنے گناہون مین ایسا سرشار ہے کہ کبہی اوسکو دہیان نیک کام کا
نہین ہوتا یا ہوتا ہے تو کم ہوتا ہے مگر رات دن کا شغل یہی کہیل تماشا بناؤ سنگہار چہیڑ چہاڑ ہنسی
دل لگی صحبت فساق فجار مو ساتہہ رہتا ہے سو جسطرح یہہ خدا کو بہول گئے اوسیطرح خدا
انکو بہول گیا جسکو خدانے بہلادیا وہ بے بیشک ہلاک ہوا سورۂ صف مین پہر مکرر سہ کرر
فرمایا ہے کہ اللہ قوم فاسق کو راہ پر نہین لگاتا بہت دیکہا ہے کہ جن عورتون مردون کی
ابتدا حالت فسق مین ہوئی ہے اونسے مزا اوس صحبت کا نہین جاتا وہ لاکہہ توبہ کرین مگر
پوری پوری راہ پر نہین آتے بار بار طرف فسق کے رجوع کرتے ہین ایسی توبہ کا خدا
حافظ ہے سچہ توبہ نہوئی خدا سے ٹہٹہا ہوا توبہ تو وہی ہے کہ جس صحبت کو ترک کیا جن باتون
پر پشیمان ہوئے اب دوبارہ اوسکی ہوا بہی لگنے نہ دے چہ جائیکہ اسکے کہ پہروہی اوچ بیچ
ہو ایک زنا نہ کیا چوری نہ کی تو کیا ہوا سورۂ منافقین مین پہر بارہ چارم یہی فرمایا کہ ان اللہ

لا یہدی القوم الفاسقین معلوم ہوا کہ فسق سے پہرنا بڑی مشکل بات ہے اللہ ہی بچاوے
تو پہرے ورنہ فاسق اگر ایک گناہ کو چہوڑتا ہے تو دوسرے گناہون مین مشغول اوسکے یا اوس
سے بڑہ کر ہین پہسا رہتا ہے پہر ہدایت پانے کی کیا امید کیا شکل خصوصاً آسودہ فاسقون
سے تو یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ وہ توبہ کرکے بہی فسق سے بچ سکین یہہ اور بات ہے کہ خدا
کسیکا ہاتہہ پکڑے بچالے یہہ بڑے نصیب والون کو میسر ہوتا ہے جنکی آخرت بخیر ہونے
کو ہوتی ہے سورۂ انبیاء مین قوم لوط علیہ السلام کو فاسق فرمایا ہے انکا فسق یہہ تہا
کہ یہہ عورتون کے عوض بے ریش لڑکون سے صحبت کرتے تہے اس گناہ پر عذاب نازل
ہوا انکی قوم ہلاک ہوگئی انکی بی بی صاحبہ کٹناپن کرتی تہین جب کہین سے کوئی لڑکا
خوبصورت انکے گہر آکر مہمان ہوتا یہہ قوم کو خبر کر دیتین کہ لو شکار آیا اسی دہوکے مین
جب ایکبار قوم نے فرشتون پر جو امرد کی شکلون مین آئے تہے ہاتہہ بڑہانا چاہا تو عذاب
الہی آگیا ع شکار کرنے کو آئے شکار ہوکے چلے ۔ بی بی صاحبہ بہی عذاب مین پہنس گئین
کٹناپن رکہا رہا غرضکہ جسطرح مرد کا مرد سے صحبت کرنا حرام قطعی ہے فاعل مفعول واجب القتل
ہوجاتے ہین اسیطرح عورت کا عورت سے صحبت کرنا حرام ہے دونون کی سزا ایک ہی ہے
قوم لوط نے عورتون کو چہوڑکر لڑکون سے اغلام کرنا شروع کیا تہا اس امت مین عورتون
نے مردونکو چہوڑکر عورتون سے شہوت رانی نکالی ہے پہر انمین جو زیادہ چالاک ہین وہ
کبہی کسی مرد سے کبہی کسی لونڈی نوعمر سے کبہی کسی کسبی فاحشہ سے اپنا جی خوش کرلیتی ہین
یہہ بہی کوئی بات ہے کہ آسودہ عورت ایک مرد یا دو مرد پر نکاح سے یا آشنائی سے قناعت
کرکے بیٹہے میان کی خاطر یا خدا کے خوف سے اپنے مزے مین خلل ڈالے جوانی برباد کرے نصیب
بنجاوے نہین بلکہ جسقدر ہوسکے داد بیحیائی و فحش و فسق کی دے یہہ تو تمنے سن ہی رکہا
ہے کہ گناہ کبیرہ سے کوئی کافر نہین ہوتا ہے مغفرت ضرور ہی ہوجاویگی مگر یہہ بہی معلوم
ہے کہ گناہ کبیرہ کو اسلام مین کفر کا قاصد ٹہیرایا ہے فسق کے ساتہہ ہی پیغام کفر بہی نہ

لگتا ہے ۹

قاصد ترے بار بار آئے		اک ہفتہ مین تین چار آئے

اس آیت کو پڑہکر ذرا اپنا انجام سمجہ لو بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئك اصحاب النار هم فیها خالدون ہان جسنے کمائی برائی اور گہیر لیا اوسکو خطاؤن اوسکی نے یہی ہین آگ والے یہہ ہمیشہ اوسمین رہین گے بعض علمارنے کہا مراد اس برائی سے شرک ہے بعض نے کہا بلکہ کبیرہ گناہ ہے کچہہ ہی ہو انجام اس برائی کا آخر دوزخ ہی ٹہیر چکا ہے گناہ بہی جب ہر طرف سے گہیر لیتے ہین تو اوسکا خاتمہ بہی غالبا اچہا نہین ہوتا جسطرح مشرک کا خاتمہ بالخیر نہین ہوتا ہے بعضے گناہ ایسے ہین جنکو برابر شرک کے ٹہیرایا ہے جیسے جہوٹ بولنا جہوٹی گواہی دینا ریا کرنا اکثر مرد عورت ان گناہون مین مبتلا رہتے ہین خصوصاً بدعورتین خاوند کے خوش کرنے کو تو ضرور ہی سو جہوٹ بولتی ہین جہوٹی گواہی دینے کو طیار ہوجاتی ہین جب رات دن کا یہی شغل رہا تو بہرحال مصداق اس آیت شریف کی ہوجاتی ہین سورہ نور مین تہمت زنا لگانیوالون کو فاسق فرمایا ہے یعنی جو کسی پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگائے وہ فاسق ہے مگر پارسا ہونا شرط ہے اگر ایسی عورت کے حق مین جو فاسق فاجر مشہور ہے یا فسق کے کامون مین رہتی ہے یہہ بات موںہہ سے نکل گئی کہ یہہ بدکار ہے تو اس کہنے سے یہہ شخص فاسق نہوگا عورت کا پردہ نکرنا یا شہر مین پہرنا یا نامحرم کے سامنے آنا یا بدذات عورتون کی صحبت مین بیٹہنا یا شراب پینا یا عشقبازی کی باتین کرنا یہہ سب داخل فسق ہے جب اسنے اپنا پردہ آپ پہاڑ ڈالا تو پہر دوسرے پر کیا الزام ہے پہر یہہ فرمایا کہ اللہ تعالے نے اون لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے ہین عمل نیک کئے ہین یہہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہم تمکو زمین کا خلیفہ امام بادشاہ رئیس کردینگے پہر آخر مین یہہ ارشاد کیا کہ جو کوئی اس نعمت کی قدر نکریگا وہی فاسق ہے دیکہو اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر امیر کبیر

فاسق ہوتے ہین اسلیئے کہ انکو کچھہ قدر اس نعمت خدا کی نہین ہوتی کہ خدا نے انکو یا
بخشی یا دشاہ کیا امیر بنا یا یہہ امیر دولتمند ہو کر سبسے زیادہ فسق کرنے لگتے ہین اتنا
فسق غریب غربا اور عورتون مردون سے نہین ہوتا خصوصاً وہ غریب لوگ جنکے ہاتھہ
بالکل خالی ہین یا خدا سے زیادہ ڈرتے ہین یا عالم دیندار ہین جنکے پاس مال دولت
کچھہ نہین ہے محنت مزدوری سے پیٹ بھرتے ہین نوکری چاکری سے جورو بچون کو
پالتے ہین وہ کیا خاک راتدن فسق کرینگے یہہ ہوس یہہ ارادہ یہہ عالی ہمتی تو معلم الملکوت
نے اونہین کو بخشی ہے جو جہنم کے سردار دوزخ کے اہلکار بنا چاہتے ہین اللہ تعالے
ایسی آسودگی سے بچاوے جو آسودہ حال کو جہنم تک پہونچاوے ایسی تباہی بہی نہ دے
کہ کبھی اکر کفر کی بات موتھہ سے نکلنے لگے اسلیئے بیچ کے لوگ سبسے اچھے رہتے ہین خیر
الامور اوساطہا

بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل ست		گر بدولت رسی و مست نگردی مردی

سورۂ نمل مین ارشاد کیا ہے کہ ہمنے موسی علیہ السلام کو نو نشانیان دیکر پاس فرعون
اور اوسکی قوم کے بہیجا تہا یہہ سب فاسق تہے یہہ فسق انکا کفر تہا اتنی نافرمانیان خدا
کی کین اتنے گناہ کیئے ایسے دنیا کے مزے مین پہسے کہ آخر کو دریا مین ڈبا دیئے گئے
ڈوبتے ہی سیدے جہنم کو چلے گئے اغرقوا فادخلوا نارا معلوم ہوا کہ فسق موجب غرق و حرق
ہوتا ہے ایک تو یہہ قوم تہی کہ پانی سے آگ مین گئی ایک ابراہیم علیہ السلام تہے کہ آگ مین
جاکر باغ مین پہونچے وہ آگ انکے لیئے سہاگ ہو گئی یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم
معلوم ہوا دنیا کی راحت کا انجام آگ ہے دنیا کی مصیبت کا انجام راحت ہے خصوصاً
جبکہ بنیاد اوس راحت کی خواہش نفس دلکی آرزو پر ہوا اور بنا اس مصیبت کی رضامندی
خدا پر ہو سورۂ قصص مین بیسوین پارہ فرعون اور اوسکے گروہ کے حق مین یہہ ارشاد
کیا ہے انہم کانوا قوما فاسقین یعنی یہہ ایک فاسق فاجر قوم تہی انکو بلفظ فاسق اسلئے

تعبیر کیا ہے کہ اگر فقط کافر یا شرک کہا جاتا تو یہ بات سمجھ مین نہ آتی کہ سوا شرک و کفر
کے اور بھی کوئی گناہ ہوتا ہے جب فاسق ٹھیرایا تو معلوم ہوا کہ سارے افعال بد سارے
گناہ بھی انسے ہوتے تھے کچھ نرا شرک ہی نہ تھا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فسق بہت بری
بیماری ہے جہانتک ہو سکے اس ناپاک بیماری کے علاج کرتا ہی رہے ورنہ پھر آخر کو
یہہ بیماری تپ دق ہو جاتی ہے جان لیکر جاتی ہے ع

چون منحبط شد اعتدال مزاج	نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

سورۂ سجدہ مین کھولکر سنا دیا ہے افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون
کیا بھلا جو شخص مومن ہے وہ برابر فاسق کے ہو سکتا ہے ہرگز یہہ دونون برابر
نہین ہو سکتے مومن خدا کا دوست خدا کا بندہ ہے فاسق خدا کا دشمن شیطان کا
دوست ہے یہہ آیت حق مین علی مرتضے اور ولید کے اوتری ہے علی رضی اللہ عنہ کو
مومن فرمایا اوسکو فاسق ٹھیرایا یہہ اسبات پر ہوا کہ ولید نے انسے کہا تھا میرے
دانت تم سے زیادہ تیز ہین مین دل کا زیادہ بہادر ہون میری زبان تمہاری بات
سے زیادہ چلتی ہے مین حاضر جواب ہون خدا نے کہا بھلا کہین تو اور علیؓ برابر ہو سکتا
ہے تونے جو اپنی بڑائی ماری یہہ تو سارے عیب ہین تو فاسق ہے وہ اگر کم سخن ہین
یا حاضر جواب نہین ہین یا اونکے دانت تیری طرح تیز نہین ہین تو یہہ اونکے لئے ہنر ہے
دانت کی تیزی سے مراد یہہ ہے کہ زیادہ کہاتا تھا لفنگا تھا اب بھی بعض مرد عورت حاضر
جوابی زیادہ بکواس کو ہنر سمجھتے ہین حالانکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ یہی زبان کی کاٹ
چھانٹ انکو اوندھے مونہہ دوزخ مین ڈالیگی صبر و سکوت عجب نعمت ہے جسکو خدا اچھا جانتا
ہے اوسکو یہہ دولت بخشتا ہے یہہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ بلا بولنے پر مقرر ہے دنیا
مین اکثر آفتین اسی زبان کی بدولت آتی ہین دوست دشمن ہو جاتے ہین مال آبرو
جان پر جاتی ہے میان بی بی سے بی بی میان سے چھوٹ جاتی ہے اس کمبخت کا جرم تو

ایسا چھوٹا ہے مگر جرم بہت ہی بڑا دوسری جگہ اسی سورت مین یہہ فرمایا ہے واما الذین فسقوا فماواھم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا وقیل لھم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم بہ تکذبون یہہ پہلی آیت ہے قرآن شریف کی جسمین ذکر فسق کا آیا ہے گویا حکم اخیر فسق و فاسقون کا سبکو سنا دیا مقدمہ نمبر زیر تجویز سے خارج ہوا اب چاہو فاسق بنے رہو چاہے مسلمان ہو جاؤ کفر کو فسق سے تعبیر کرنے مین نہایت ہی سخت وعید ہے خدا محفوظ رکھے ترجمہ اس آیت کا یہہ ہے کہ رہے وہ لوگ جو فاسق ہین سو اونکا ٹھکانا آگ دوزخ ہے جب یہہ ارادہ کرینگے کہ دوزخ سے باہر نکلجاوین تو پھر اسیکے اندر واپس پھیرے جاوینگے انت یہہ بات کہی جاوے گی کہ اب چکھو تم مزا عذاب دوزخ کا جسکو تم جھٹلاتے تھے یعنی تمکو یقین نہ تھا کہ عوض اس فسق کے تم نار جہنم مین ڈالے جاؤگے لو اب تو یقین ہوا واقع مین فاسقون کے لئے یہہ بہت بڑی بشارت ہے کہ انکے فسق چند روزہ کا ایسا عمدہ انجام دائمی ہوا انکے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یان تو آرام سے گزرتی ہے		عاقبت کی خبر خدا جانے

مگر ان احمقون کو یہہ نہین معلوم کہ یہان جو فی الحال آرام سے گزرتی ہے مرتے دم تک بھی یہہ آرام قائم رہیگا یا نہین بڑے بڑے بادشاہ بڑے بڑے رئیس جو فسق وفجور سے آرام مین گزرانتے تھے دم بھر مین خدانے اونکو خاک مین ملا دیا نہ وہ عیش رہا نہ وہ آرام اکثر جگہہ تو یہی ہوتا ہے شاذ نادر ام کا ذکر نہین ہے قرآن شریف مین فرمایا ہے وضرب اللہ مثلا قریۃ کانت امنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون تعالی اللہ نے کہاوت ایک بستی تھی چین امن سے چلی آتی تھی اوسکو روزی فراغت کی ہر جگہہ سے پھر ناشکری کی اللہ کے احسانون کی پھر چکھایا اللہ نے اوسکو مزا کہ اونکے تن کے کپڑے

ہوئے بھوک اور ڈر بدلا اوسکا جو کرتے تھے معلوم ہوا جس ریاست سلطنت مین فسق فجور
ہوتا ہے اللہ کی نعمت و احسان کا شکر ادا نہین کیا جاتا تو آخر کو اونکا رزق چھین
لیا جاتا ہے محتاجی اونکو فاقہ ستی گھیر لیتی ہے ایسے بہت سے شہر ہین جنکا یہی حال ہوا
فسق نے دولت و حکومت کو زائل کر دیا پھر وہ ریاست و حکومت خدا نے انسے لیکر
دوسرے دنکو دیدی یہہ اپنے ساتھہ حسرت لیگئے سب عیش و آرام چھوڑ کر خالی ہاتھہ
چلے گئے قال تعالے کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ
کانوا فیھا فاکھین کذلک واورثناھا قوما آخرین کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور
کھیتیان اور گھر خاصے اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب
ہاتھہ لگا یا ہمنے ایک اور قوم کو معلوم ہوا کہ جب گناہ حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہین
فسق و فجور کی کثرت ہوتی ہے تو انجام اوسکا یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالے اوس
نعمت و گھر و باغ و زراعت وغیرہ کو سپرد دوسری قوم کے کر دیتا ہے یہہ نتیجہ ہی خدا
کی ناشکری کا انجام ہے ان لوگون کے فسق و فجور کرنے کا ان دونون آیتون
کا مصداق ہر ملک مین موجود ہے جو سلطنت اسلام کی بعد قوت و عزت کے زائل
ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ اون لوگون نے عیش حلال کو چھوڑ کر حرام لذت اختیار
کی آخر خدا کی ایسی مار پڑی کہ وہ خاندان کے خاندان ستیا ناس ہوگئے جسکو ان
آیتون مین شک ہے وہ ایسا کر دیکھے معلوم ہو جاویگا کہ خدا تعالے سچا ہے یا نہین
خدا کی مار مین آواز نہین ہوتی ہے تیسری آیت مین خوشخبری سنائی ہے اون لوگون
کو جو نجات پانے والے ہین فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ
الدنیا الا متاع الغرور جو کوئی سرکا دیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا بہشت مین
وہ مراد کو پہونچا دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس واللہ اعلم ٭

خاتمہ بیان مین گیارہ مردون کے جنکا حال روبرو رسول خدا صلعم کے زبان سے گیارہ عورتون کے بیان کیا گیا تھا حضرت نے سنا کچھ انکار نہ فرمایا

یہہ قصہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے اسکو حدیث ام زرع کہتے ہین یہہ حدیث بخاری ومسلم وشمائل ترمذی وغیرہا مین آئی ہے بہت دلچسپ حکایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا گیارہ عورتین بیٹھین آپسمین سبھون نے ایک ضبوط عہد و اقرار کیا کہ اپنے شوہرون کا حال کچھہ بھی نہ چھپاوین ایک نے کہا میرا شوہر گویا ہے ایک دبلے اونٹ کا گوشت ہے سخت پہاڑ کی چوٹی پر نہ زمین برابر ہے کہ اوسپر چڑہا جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ کوئی اوسکو اوٹہا لاوے یعنی بخیل و بدخلق و نالائق و بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا مین اپنے شوہر کا حال ظاہر نہین کر سکتی مجھے ڈر ہے کہ مین کہین اوسکو چھوڑ ندون یعنی بڑا قصہ ہے مجھہ سے بیان نہو سکیگا اگر اوسکا حال کہونگی تو سب کھلا چھپا عیب اوسکا ظاہر کرونگی یعنی اوسکا حال ناگفتہ بہ ہے تیسری عورت نے کہا میرا شوہر لنبا ڈھیلا ہے اگر کچھہ بولتی ہون تو طلاق دیجاتی ہون چپکی رہتی ہون تو ادہر مین چھوڑی جاتی ہون یعنی احمق ہے نہ طلاق دیتا ہے نہ روٹی کپڑے کی خبر لیتا ہے چوتھی نے کہا میرا شوہر ایسا ہے جیسے مکے کی رات نہ گرم ہے نہ ٹھنڈی نہ کسیطرح کا خوف نہ کسی طرح کا رنج یعنی بہت اچھا ہے اوسکی صحبت مین کوئی برائی رنج نہین ہے پانچوین عورت نے کہا میرا شوہر گہر مین آتا ہے تو چیتے کی طرح سو رہتا ہے کچھہ رنج نہین دیتا گہر سے باہر جاتا ہے تو شیر کی مانند ہے یعنی شجاع بہادر جو چیز دیتا ہے اوسکا حساب نہین پوچھتا حلیم کریم رحیم ہے چھٹی عورت نے کہا میرا شوہر جب کہاتا ہے تو سارا کہانا صاف کر جاتا ہے جب پیتا ہے تو سارا پانی سمیٹ جاتا ہے جب

سوتا ہے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالتا ہے اپنا ہاتہہ میرے کپڑے مین نہین ڈالتا کہ رنج
دکہہ معلوم کرے یعنی کہا پیکر اوڑہ لپیٹ کر پڑ رہتا ہے نہ گہر بار کی خبر لے نہ بال بچون
کا حال پوچہے نہ میرے دکہہ درد سے خبر ہو بیل کیطرح سوا کہانے پینے سونے کے کچہہ
خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچہتا تہا نوین نے کہا میرا شوہر جماع کرنے سے عاجز
ہے یا گمراہی کے اندہیرے مین ہے یعنی نامرد شریر ہے ہر بیماری یعنی سارے جہان کے
عیب اوسکے اندر موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ یا تو تیرا سر پہوڑے یا ہاتہہ توڑے
یا سر اور ہاتہہ دونون مروڑے یعنی باوجود ان سب عیبون کے غصہ ناک بہی
ہے مارنے پیٹنے ٹہونکنے کو ہردم طیار رہتا ہے آٹہوین عورت نے کہا میرا شوہر ایسا ہے
کہ اگر اوسکو چہوؤ تو جیسے خرگوش کو چہوا اوسکے پسینے کی خوشبو ایسی ہے جیسے زرنب
کی زرنب ایک گہاس خوشبودار کا نام ہے یا ایک قسم کا عطر ہوتا ہے یا زعفران کو کہتے
ہین یعنی نرم اندام نازک بدن خوشبودار ہے ظاہر کا بہی اچہا باطن کا بہی اچہا نوین
نے کہا میرا خاوند بڑے ستون والا بڑی راکہہ والا لنبے پرتلے والا گہر کی مجلس سے نزدیک
رہنے والا ہے یعنی اونچے محل مین رہتا ہے غریبون کو کہانا بہت کہلاتا ہے ہمیشہ
باورچیخانہ اوسکا گرم رہتا ہے لنبا ہتہیار باندہتا ہے مجلس مین بیٹہتا ہے یعنی
سخی ودانا ہے لنگر اوسکا جاری رہتا ہے دسوین عورت نے کہا میرے شوہر کا نام
مالک ہے کون مالک جو میری اس تعریف سے بہی بہتر ہے اوسکے پاس بہت اونٹون
کے شترخانے ہین جو چرنے کو کم جاتے ہین یعنی بسبب ضیافت و مہمانی کے بہت اونٹ
ذبح ہوا کرتے ہین جنگل مین چرنے کو کم جاتے ہین جب اونٹ کے باجے کی وہ آواز
سنتے ہین تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین گیارہوین عورت نے کہا میرے شوہر کا
نام ابوزرع ہے کیسا ابوزرع جسنے میرے کان زیور سے بہر دئے میرے بازو چربی
سے پُر کر دئے یعنی مجہکو موٹا کیا تجہے خوش رکہا میرا جی اوس سے بہت خوش رہا اوسنے

مجھے بھیڑ بکری والون مین پایا تھا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے پھر مجھکو گھوڑے اونٹ
کھیت خرمن والون مین لاکر رکھا یعنی مین نہایت ذلیل و تنگ تھی اوسنے مجھکو باعزت
مالدار کر دیا تھا مین اوسکے سامنے بات کرتی ہون تو مجھکو برا نہین کہتا اوسکے پاس سوتی
ہون تو صبح تک سویا کرتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا پیتی ہون تو خوب آسودہ
ہوکر پیتی ہون یعنی کھانے پینے کا بہت آرام ہے ابو زرع کی مان کیسی ہی مان ہے جسکے کوٹھے
کوٹھے بڑے بڑے ہین جسکا گھر کشادہ ہے ابو زرع کا بیٹا کیسا بیٹا جسکے سونے
کی جگہہ یعنی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازک بدن ہے اور ایک دست حلوان کا
اوسکو سیر شکم کر دیتا ہے یعنی کم خوراک ہے بہت نہین کھاتا ابو زرع کی بیٹی کیا بیٹی
مان باپ کی تابعدار اپنے کپڑے سے بھرپور یعنی کھاتے بدن اپنی سوت کی جلانے والی
یعنی اپنے شوہر کی پیاری اسلئے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے یا اوسکا حسن وجمال
وحسن خلق ایسا ہے جسکو سوت دیکھکر اوس پر حسد کرتی ہے لونڈی ابو زرع کی کیسی
لونڈی جو ہماری بات نہ پھیلاوے ہمارا کھانا اوٹھا کر کہین نلیجاوے ہمارے گھر
کو کوڑے کچرے سے نہ بھرے بلکہ صاف ستھرا رکھے ابو زرع باہر نکلا دودھ کی مشکین متھی
جاتی تھی اوسنے ایک عورت کو دیکھا اوسکے ساتھ دو بچے تھے جیسے دو چیتے یعنی
خوبصورت تھے وہ دونون اوسکی گود مین اوسکے دونون انار یعنی چھاتیون
سے کھیلتے تھے پھر ابو زرع نے مجھکو طلاق دیکر اوس عورت سے نکاح کر لیا مینے بھی بعد
اوسکے ایک مرد سردار سے اپنا نکاح ثانی کیا جو گھوڑے پر جلد چڑھے ہاتھ مین نیزہ لیے
یعنی سپاہی آدمی ہے شام کو بہت سے چوپائے چراگاہ سے پاس میرے لاتا یعنی اوسکے
پاس گاؤ بکری اونٹ بہت تھے جو شام کو چرکے گھر مین آتے تھے مجھکو ہر ایک جانور کا ایک
جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع تو کھا اور اپنے لوگون کو کھلا سو اگر مین ہر وہ چیز جو
اوسنے مجھکو دی ہے جمع کرون تو چھوٹے سے چھوٹے برتن ابی زرع کو نہ پہونچے گی یعنی

دوسرے خاوند نے بھی بہت بڑا آرام دیا بہت کچھ مال اسباب بخشا مگر یہہ سارا مال اسکا
برابر ایک ادنی مال ابو زرع کے نہین ہوسکتا یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند
کے احسان سے کمتر ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مجھہ سے رسول خدا صلعم نے فرمایا کنت
لک کابی زرع لام زرع یعنی مین تیرے لئے محبت والفت مین ویسا ہی ہون جسطرح
ابو زرع حق مین ام زرع کے تھا یہہ ترجمہ ہے ترمذی کی حدیث کا اس حدیث کی شرح
علماء نے علحدہ بھی لکھی ہے سب شروح سے جامع تر وہ شرح ہے جو سراج وہاج شرح
مختصر صحیح مسلم بن حجاج مین لکھی گئی ہے اس حدیث کے فوائد جنکا تعلق مروت و زوجیت
سے ہے بہت ہین یہہ اردو رسالہ اس لائق نہین ہے کہ وہ سب فوائد لفظیہ و معنویہ اسمین
لکھے جاوین جو کچھہ اس رسالہ مین بطور اختصار لکھا گیا ہے وہ کیا کم ہے کہین کوئی کم
عورت بلا سے کسی قدر اوسکے موافق چلے تو اوسکی نجات آخرت و درستی دنیا کے لئے
کافی و وافی شافی ہے یہہ رسالہ ماہ شوال ۱۳۰۱ھ ہجری کو عشرۂ اوسط مین لکھا گیا ایک
ہفتہ کے اندر ختم ہوا ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات الباقیات والصلوۃ
والسلام علی رسولہ محمد سید الکائنات وعلی آلہ واصحابہ اہل التقوی
والطہارات ومن تبعہم بالاحسان الحسنات

تمت

خاتمۃ الطبع رسالہ نکاح از مولوی حافظ سید اعظم حسین صاحب سندیلوی

خدای برتر کو ثنا سے بے انتہا و سپاس بے حد اور رسول برحق اور آل و اصحاب رسالت پر رحمت بے پایان و درود بیحد۔ اما بعد مستفیدان ملت کو نوید افادت و رہروان ابتدا کو مژدہ ہدایت کہ رسالہ ہوش افزو حکمت آموز موسوم بہ **صلاح ذات البین بہ بیان ما للزوجین** کہ سراسر حقوق زوجین کی تشریح بکمال تفصیل سے با وصف اختصار کرتا ہے اور مرد و زن کو مرحلہ حق شناسی کیطرف راہنما ہے بعد اختتام تالیف و کمال تہذیب بفرمان مؤلف عالی ہمت آفاضت طینت کاشف مکنونات حافظ معلومات حصن حصین دولت و اقبال رکن رکین شوکت و اجلال گرمی ہنگامہ شہریاری رونق بازار کامگاری صورت آرائے اعمال عقدہ کشای آمال عالیجناب معلی القاب نواب مستطاب سید **محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر** زید المجد و التفاخر بزمانہ حکومت و عہد ریاست فرمانروا سے عدالت دستور دانش منشیر سکندر شکوہ بانوے سعادت عنوان دارائے دولت و ریان شہریار روشن ضمیر تنہا سے ہدایت پذیر فرخندہ خصال نوشابہ مثال کرم گستر رعیت پرور عاجز نواز ظالم گداز نیسان کرم عمان بہمن شمشیر ظفر اقبال ہنر علیا حضرت عالی علم جناب نواب **شاہجہان بیگم صاحبہ** کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال ادام اللہ اقبالہا بالعز و الاقبال بہ تصحیح تمام و حسن اہتمام خان سودت نشان محاسن آثار مکارم کردار محمد احمد خان صوفی اعانہ العلی الولی مطبع مشہور را نام مفید عام واقع تحت آباد اکبرآباد مین چھپکر شائع چارسو سے روزگار ہوا اور بشارت افزاے بصران بصیرت و طالعہ

میر صدیق حسن خان سکندر فطرت	جسکی تدبیر سے آسان ہے جہان کی تسخیر
اوس سے کرتے ہین سوال آکے فقیر اور غنی	اوسکے دامن کو پکڑتے ہین صغیر و کبیر

اوسکا انعام کرے پیر کو شادی سے جوان / اوسکی تہدید کرے مرد جوان سال کو پیر

اوسکے انصاف نے دی داد سیا کی جہان / پاسے فتنہ کو کیا زلف بتان نے زنجیر

حق سے حاصل اوسے وہ قرب کہ حیرت سے کرین / سرِ افلاک سروشانِ مقرب تکبیر

اوسکے حساد کی صورت نظر آتی ہے جہان / دیکھتا ہے نظرِ رشک سے اعمیٰ کو بصیر

شیر نر کو کرے ارشاد اگر لطف اوسکا / اپنی چربی سے کرے مالشِ پائے نخچیر

اوسکے سرمایۂ دولت کو جو دیکھے وہ گنے / ہفت گنجینۂ پرویز کو اک نقد حقیر

کیا عجب اوسکی ہدایت سے نہ ہند و ملک / جابجا چین مین کرین جا کے مساجد تعمیر

اوسکی تدبیر ہے تقدیر خدا کی پیرو / اسکے عادات ہین اخلاق نبی کی تصویر

زال صد سال کو ہمت جو کبھی وہ بخشے / پور دستان کو کرے روز وغا زندہ اسیر

خلق کو اوسکے اشارہ سے دیا کرتا ہے / بخشش عام کی ہر صبح خبر خاص بشیر

بیٹھکر صدر امارت پہ ز روے ہمت / اوسکو یکسان نظر آتا ہے حصیر اور سریر

زرفشان خلق پہ لیکن نہین خواہان سوال / حکمران ملک پہ لیکن نہین محتاج وزیر

قدر سے اوسکے زر علم افاضل رائج / مدح سے اوسکی مس بخت سخنور اکسیر

اندنون جمع کیا اوسنے رسالہ یہ عجیب / جسکی تعریف مین قاصر ہے زبان تقریر

حبذا نامہ نامی کہ خرد کرتی ہے / آیت رہبری مرد و زن اوسکو تعبیر

منضبط اوسمین حقوق زن وشوہر ہین تمام / اوسی صورت سے کہ دیتا ہے خبر خیر خبیر

کہین آیات سے احکام خدا کی تشریح / کہین اخبار سے ارشاد نبی کی تفسیر

نکتہ فہمی نے نکالی ہے کہین بال کی کھال / کہین تحقیق نے معنی سے نچوڑا ہے عصیر

دیکھکر نقل نہین عقل کو اوس مین حجت / ہوکے مومن زن وشوہر کو نہین اوس سے گریز

ہے حقیقت مین وہ یک بحر مطالب بہ محیط / گرچہ ایجاز عبارت سے ہی مانند غدیر

ہاتف غیب کا ایما ہے کہ یہ ہے تاریخ / واب ارشاد حقوق زن وشوہر تحریر

۱۳ھ

نثر خاتمه الطبع و تقریظ ریختهٔ خامهٔ عاجز احمد خان صوفی مهتمم مطبع مفید عام آگره

الحمد لله والمنة که این رسالهٔ مقبول کونین موسوم به اصلاح ذات البین به بیان مال الزوجین
که هر سطرش چون سلک لآلی آبدار است و حروفش تابنده تر از ثابت و سیار با سعد زمان پیرایهٔ اختتام
در بر کشیده سرکشش دیدهٔ اولی الابصار گردیده نظرها از دیدنش سیراب و دلها از شنیدنش فیض یاب هم ذکور
را تعویذ بازو و هم اناث را سلسلهٔ زیب گلو اگر هر دو نیک بنگرند و پند هایش بعمل آرند سرمایهٔ عیش و
کامرانی است و بهره وری انشاط جاودانی اگر شوهر فایده بخش دین است هم زوجه را گلدستهٔ دست رنگین
یکی را آویزهٔ گوش است و دیگری را سرمایهٔ هوش اگر هر دو بر مضامینش دیده کشایند دولت دنیا
و عقبیٰ دریابند ورنه فقد خسر الدنیا والآخرة بکف گرفته ازین دار فانی بگذرند و بار حقوق ظلم
که بهین ثمرهٔ زندگانی است بر گردن خویش برند یا رب تا صبا است شوهر زوجه غنچه را گره کشا است
و تا صبا و غنچه در حجلهٔ چمن بهار افزا است تا نظرها شیرازه بند اوراق کتاب باد بالنبی و آله الامجاد

نافع بانو و شوی است کتاب نواب — آنکه دین نبوی زنده بعالم کرده
بهر آنکس که بود واقف احکام نکاح — جمله آیات و احادیث فراهم کرده
زن و شوهر که بیک رشته دو گوهر بستند — بیخ پرواز دل آن هر دو غلط غم کرده
نسخه یافت که ناسور کهن دور شود — زخمها را به عصیان کوشش مرهم کرده
فتنه بنشست و نزاع زن و شوهر بنشست — طرفه اصلاح ازین نثر بعالم کرده
حرفها بر ورق از کان جواهر آورد — منفسا نیم ازین قیمت آن کم کرده
دامن از مایهٔ گهر از کف آن بحر نوال — جیب و دامان ز گهر بیشتر انظم کرده
ابر احسان تو ای حاتم دوران امروز — باغ امید جهان تازه و خرم کرده
صوفی از میکده برخیز که آلوده شدی — بنده آن است که عصیان بجهان کم کرده

تمت

صحتنامہ اصلاح ذات البین بہ بیان ما للزوجین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۸	عن	عین
۵	۱۱	ہاتھ کی	ہاتھ
۳۴	۱۹	بتنجسن ما	بتنجس با
〃	۲۱	مین	ہین
۴۴	۱۸	جو	+
۵۷	۲۰	مرفوعاً	اوسکے باپ اپنے باپ سے مرفوعاً
۶۶	۱۱	خطیری	حطیری
۶۷	۲۰	وعن	عن
۸۴	۱	استبرا	استبرار
۸۹	۱۹	چھوڑ دے	چھوڑ دین
۹۲	۱۵	آن	ہان
۹۳	۱۰	مرد کا	عورت کا
۹۷	۵	اظہار شیت	اظہار زینت
〃	۷	کچھ پروا	کچھ پروا
۹۹	۱۰	جانتی	چاہتی
〃	۱۱	ولا تو تو	ولا تو توا
۱۰۱	۹	پورا	پوری
۱۰۳	〃	للعن	الملعن
۱۰۵	۱۹	بیسوان	تیئیسوان
۱۰۸	۴	ہوتی ہے	ہوتا ہے
۱۰۹	۱	اخذان	اخذان
〃	۴	نصر	نصّ
۱۱۲	〃	شکنجے	شکنجہ
۱۱۶	۱۱	کی تہی	کی نہتی
〃	۱۷	کہ اون	کہ
۱۲۲	۳	بہتر	بہتری
۱۲۳	۱۳	اور اوسکی	اور اونکی
۱۲۷	۱۱	عملو	عملوا
۱۳۱	۱۱	پھر توبہ	توبہ
۱۳۵	۹	بوڈی	بوڑہی
۱۴۰	۴	بگنا	بکنا
۱۴۶	۱۴	غیر خدا کو	غیر خدا کی
۱۵۰	۱۳	ذاریّات	ذاریات
۱۵۱	۱۵	بیشک	شک
۱۵۵	۴	بیماری کی	بیماری کا
〃	۲۱	جان پہ	جان

فہرس

صفحہ	مضمون
۴	مقدمہ اس بیان مین کہ مرد طرف اجنبی عورت کے نہ دیکھے۔
۶	فصل اس بیان مین کہ اجنبی عورت سے تخلیہ کرنا نہ چاہیے۔
۸	فصل بیان مین عورت نیک و عورت بد کے
۱۳	فصل اس بیان مین کہ بہتر عورت کون ہوتی ہے۔
۱۶	فصل بیان مین عورتونکی مذمت کے
۱۸	فصل اس بیان مین کہ دیکھنا طرف عورت مخطوبہ کے درست ہے۔
۲۱	فصل بیان مین عشرت کے ہمراہ عورت کے
۲۴	فصل بیان مین حق زوجہ کے۔
۲۶	فصل بیان مین عتیق ہونے عورت کے
۳۴	فصل اس بیان مین کہ عورت کو وقت طلب شوہر کے انکار کرنا منع ہے۔
۳۹	فصل اس بیان مین کہ جو عورت حق شوہر بجا نہ لاوے اسکے وہ اول سے نکاح ہی نہ کرے۔
۴۵	فصل اس بیان مین کہ نفقہ اہل وعیال کا شوہر پر واجب ہے۔
۵۱	فصل اس بیان مین کہ جسکا نفقہ جسپر واجب
"	ہی اوسکا ضایع کرنا بڑا گناہ ہے۔
۵۳	فصل بیان مین پرورش کرنے لڑکیونکے
۵۶	فصل اس بیان مین کہ نام اولاد کا اچہا رکہے برا ہو تو بدل دے۔
۵۷	فصل بیان مین تادیب و تعلیم اولاد کے
۵۹	فصل اس بیان مین کہ اپنا نسب غیر سے ملانا یا کسی اور کا غلام بننا گناہ عظیم ہے
۶۳	فصل اس بیان مین کہ جسکے تین یا دو یا ایک بچے مرے اوسکو بہشت ملیگی۔
۶۷	فصل اس بیان مین کہ عورت کو اسکے شوہر پر بہڑکانا یا غلام کو سید سے بہکانا منع ہے۔
۶۸	فصل اس بیان مین کہ بے سبب طلاق لینا عورت کا موجب دخول نار ہے۔

صفحہ	مضمون
۷	فصل اس بیان مین کہ ظاہر کرنا راز کا میان بی بی دونون کو درست نہین ہے ۔
۶۱	فصل اس بیان مین کہ ولی کا نکاح مین اعتبار ہے ۔
۷۷	فصل بیان مین مہر کے ۔
۷۸	فصل بیان مین ولیمہ کے ۔
۸۲	فصل بیان مین وقوع طلاق کے
۸۴	فصل بیان مین جواز نکاح کے ۔
۸۹	فصل بیان مین حقوق بی بی کے
صفحہ	مضمون
۹۵	فصل بیان مین حقوق شوہر کے
۱۰۷	فصل بیان مین بعض فوائد متفرقہ کے
۱۲۲	فصل بیان مین صلہ رحم وغیرہ کے ۔
۱۳۰	فصل بیان مین حدود و مذمت شراب وزنا وغیرہ کے ۔
۱۴۳	فصل بیان مین فاسقون کے ۔
۱۵۸	خاتمہ بیان مین گیارہ مردون کے جنکا حال روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے بیان کیا گیا حضرت نے سنا کہا انکا رنفرمایا ۔